قندوز

غوطہ

شام

یہ جہاد کی فضائیں تجھے یاد کر رہی ہیں!

افغانستان

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے نصائح

حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرما دیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ کی کتاب کو امام بنالو اور اس کے قاضی اور فیصلہ کرنے والا، حَکَم ہونے پر راضی رہو کیونکہ اسی کو تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے پیچھے چھوڑ کر گئے ہیں۔ یہ ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش مانی جاتی ہے اور ایسا گواہ ہے جس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔ اس میں تمہارا اور تم سے پہلے لوگوں کا تذکرہ ہے اور اس میں تمہارے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ ہے اور اس میں تمہارے بعد والوں کے حالات ہیں۔

جو بندہ بھی کسی چیز کو اللہ کے لیے چھوڑ دیتا ہے اللہ اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز اس کو وہاں سے دیتے ہیں جہاں سے ملنے کا اسے گمان نہیں ہوتا اور جو بندہ کسی چیز کو ہلکا سمجھ کر اسے وہاں سے لے لیتا ہے جہاں سے لینا ٹھیک نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ سخت چیز وہاں سے دیتے ہیں جہاں سے ملنے کا اسے گمان نہیں ہوتا۔

مومن چار حالتوں کے درمیان رہتا ہے۔ اگر کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اگر کوئی نعمت ملتی ہے تو شکر کرتا ہے اور اگر بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہے اور اگر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو انصاف والا فیصلہ کرتا ہے۔ اور ایسے مومن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نور علی نورٌ (النور:۳۵)۔ یہ مومن پانچ قسم کے نوروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کا کلام نور ہے اور اس کا علم نور ہے۔ یہ اندر جاتا ہے تو نور میں جاتا ہے۔ یہ باہر نکلتا ہے تو نور سے باہر نکلتا ہے اور قیامت کے دن یہ نور کی طرف لوٹ کر جائے گا۔ اور کافر پانچ قسم کی ظلمتوں (اندھیروں) میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کا کلام ظلمت ہے، اس کا عمل ظلمت ہے اور اندر جاتا ہے تو ظلمت میں اور باہر آتا ہے تو ظلمت سے اور قیامت کے دن یہ بے شمار ظلمتوں کی طرف لوٹ کر جائے گا''۔

ابو نعیم فی الحلیۃ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی ایک پہاڑی درہ میں ایک چشمہ پر پہنچے، چشمہ میٹھا اور صاف دیکھ کر ان کو پسند آیا اور دل میں کہا کہ یہ جگہ عبادت کے لیے بہت اچھی ہے۔ میں لوگوں سے الگ ہو کر یہیں قیام کر لوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے خیال کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسا نہ کرو! اس لیے کہ ایک شخص کا اللہ کے راستہ (جہاد) میں کھڑا ہونا اپنے گھر میں رہ کر ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے تھوڑی دیر بھی، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔ (ترمذی)

جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۳

رجب / شعبان ۱۴۳۸ھ مارچ / اپریل 2018ء

اس شمارے میں

اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

nawai.afghan@tutanota.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawai-afghan.blogspot.com

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اے انبیاء علیہم السلام کے وارث، اے علمِ دیں کے حامل!

ناطقِ وحی صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نے اپنے فرمانِ مبارک إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ[1] میں حرصِ مال، ترکِ جہاد، دنیاپرستی اور عیش کوشی کے وبال کو پالنے کے نتیجے میں ذلت کے مسلط ہو جانے سے پوری طرح خبردار کر دیا تھا... امت کے اخیار، علمائے صادقین، امراء وخلفاء، ائمہ فقہاء ومحدثین اور عامۃ المسلمین نے بھی جب تک دنیا سے بے رغبتی کو اپنا شعار بنائے رکھا، فوزِ آخروی کے حصول کی تگ ودو میں خود کو کھپایا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کیا، خیر وشر کے پیمانوں کو وحیٔ الٰہی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں پہچان کر رکھا، خیر کی قوتوں کی بارآوری اور شر کے فتنوں کی سرکوبی کے لیے جہاد وقتال کے فرض کو نبھایا تو دین کی بہاریں قائم رہیں، اہلِ اسلام کی عظمت وشوکت اور عروج واقبال کی تاریخ رقم ہوتی رہی، توحید کا ڈنکہ کُل جہان میں بجا، شریعتِ اسلامی کا نفاذ ہوا، کلمۃ اللہ سربلند ہوا اور دنیا بھر کا کفر سرنگوں ہوا... لیکن مرورِ دہر کے سبب منظر نامہ بدلا، مسلمانوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے منہ موڑا، دین کی بے توقیری عام ہونے لگی، اسلاف کے کردار پسِ پشت ڈالے جانے لگے تو امت کو حاصل ہونے والی سطوت جبروت بھی رخصت ہوئی، شان وشوکت قصہ ماضی بنی، اور پُر شکوہ خلافت وسلطنت بھی جاتی رہی، کل تک نصف سے زائد دنیا پر حکومت کرنے والے جگہ جگہ غلام بنائے گئے اور پھر پانچ درجن کے قریب ''آزاد ڈربوں'' میں بند کر دیے گئے... اس ذلت آمیز روش کو اپنانے اور نسل در نسل اپنی زندگیوں کو اسی ڈگر کے مطابق گزار دینے کا نتیجہ ہے کہ آج عالمِ کفر کی طرف سے امت مسلمہ پر توڑا جانے والا ظلم وجور اپنی انتہاؤں پر ہے... امت پر چھائی ذلت وبے چارگی کی شبِ تاریک کے خونی اندھیرے گہرے ہوتے جارہے ہیں... سرزمینِ شام میں روسی ملحدین اور روافض نے غوطہ، حلب، ادلب اور دوما میں اہلِ سنت کی خواتین، بچوں، بزرگوں اور نوجوانوں کو کیمیائی ہتھیاروں اور ظالمانہ بم باریوں سے کچل کر رکھ دیا ہے، غزہ کو صیہونی فوجیوں نے اہلِ غزہ کے لیے قید خانے میں تبدیل کر دیا ہے، کشمیر میں مشرک وناپاک ہندوؤں نے مسلمانانِ کشمیر کی زندگیاں اجیرن کر رکھی ہیں اور اُن کے خون سے اپنی پیاس بجھا رہے ہیں، برما وسری لنکا میں بودھ بھکشوؤں نے کمزور اہلِ اسلام کو تہہ تیغ کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

اِن سب پر امت کا درد رکھنے والے ہر حساس مسلمان کی آنکھیں لہو رو رہی تھیں اور دل شدتِ غم سے بھرے ہوئے تھے کہ رجب المرجب کا مہینہ آن پہنچا، وہ مہینہ کہ جس کا چاند دیکھتے ہیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمایا کرتے تھے کہ ''اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَب، وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ''۔ اسی مہینہ میں ہمارے خطہ برصغیر وخراسان میں مدارس کا تعلیمی سال مکمل ہوتا ہے اور علمِ دین کے تکمیلی مراحل طے کرنے والوں نیز حفظ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والوں کی دستار بندی کی جاتی ہے... ایسی تقاریب پاکستان وہندوستان کے ہر چھوٹے بڑے مدرسہ میں منعقد ہوتی ہیں... جب کہ افغانستان میں بھی طلبائے دین کے اعزاز میں ایسی تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے... اس سال بھی ہر مدرسہ اور دارالعلوم میں یہ تقاریب ہو رہی ہیں، لیکن ان میں ایک منفرد تقریب افغانستان کے صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں دارالعلوم ہاشمیہ عمریہ میں منعقد ہوئی، جو اپنے آغاز میں تو ایک معمول کی دستار بندی کی تقریب تھی لیکن اپنے اختتام تک امت مسلمہ کے لیے ایک رستے ہوئے زخم اور اندوہ ناک والم ناک داستان میں بدل چکی تھی۔

---

[1] ''جب تم بیع عینہ (سود کی ایک قسم) کرو گے، بیلوں کی دُمیں پکڑ لو گے، کھیتی باڑی ہی پر مطمئن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس وقت تک اس کو دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں پلٹ آؤ''۔ (سنن ابوداؤد حدیث ۳۴۶۲)

۱۵ رجب المرجب کو قندوز کے اس قدیم اور تاریخی مدرسہ میں یہ تقریب ہونا قرار پائی۔ جس میں دورہ حدیث سے فراغت پانے والے طلبائے دین اور قرآن مجید کو اپنے سینوں میں منتقل کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے حفاظ کی دستار بندی ہونا تھی۔ عین اُس وقت جب پنڈال طلبائے دین، علمائے کرام، طلبہ کے والدین واساتذہ اور رشتہ داروں سے بھر چکا تھا، معصوم حفاظ ُاجلے اور سفید براق پیرہن زیب تن کیے، سروں پر چمکتی نفیس پگڑیاں پہنے، نورانی اور بھولے بھالے چہروں پر لطیف ونظیف مسکراہٹیں لیے قرآن حفظ کرنے کی خوشیوں میں اپنے والدین، اساتذہ اوراعزہ اقربا کے ہمراہ شریک تھے کہ گن شپ ہیلی کاپٹروں اور بم بار طیاروں نے مدرسہ کونشانہ بنانا شروع کیا اور وہ پنڈال جس کا ہر گوشہ چند ہی لمحے پہلے تلاوت و اذکار، سبحان اللہ والحمدللہ کی تسبیحات سے معمور تھا، عطر وخوشبویات کی مہک سے معطر تھا، وہاں آن کی آن میں انسانی چیتھڑوں کے انبار لگنے اور خون کی ندیاں بہنے لیں، بارود کی بُو چہار سُو پھیل گئی... عینی شاہدین کے مطابق بم باری کے نتیجے میں ننھے حفاظ ُمعصوم بچے ذبح شدہ مرغیوں کی طرح پھڑ پھڑا رہے تھے اور مکمل طور پر خاک وخون میں نہا گئے اوراپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر گئے... اس سانحہ میں تین سو سے زائد حفاظ، علمائے کرام اور طلبائے دین شہید ہوئے...

یہ ہیں احوالِ امت! جن پر آنکھیں خون روئیں اور سینوں میں موجود دل ُملال والم کی شدت سے پھٹ جائیں تو اُنہیں اس کا حق ہے... ایسے میں ہم اپنے ''آزاد ڈربے'' کی طرف دیکھتے ہیں تو یہ غم وحزن دوچند نہیں بلکہ ہزار چند ہو جاتا ہے... اس ملک کو ''مدینہ ثانی'' کا ٹائٹل دیا جاتا ہے، کبھی اسے ''اسلام کا قلعہ'' گردانا جاتا ہے، کبھی اسے ''امت کی امنگوں کا ترجمان'' بتایا جاتا ہے... اوراس ریاست اور نظام کو یہ سب القابات وتمغے کسی عام فرد کی طرف سے نہیں بلکہ یہاں کے علمائے دین کی طرف سے عطا کیے جاتے ہیں... ان سب پر بحث پھر کسی وقت، فی الحال تو اس ملک کے علمائے دین کو اس طرف متوجہ کرنا ہے کہ ''اسلام کے قلعہ'' میں اسلام کی حقیقی اجنبیت کو آپ بھی یقینی طور پر محسوس کرتے ہیں، لیکن آپ اس کے باوجود بھی اپنے ہاں اسلام کو اجنبی وغریب بنا دینے والی ریاست اور نظام کے گن گاتے ہیں اور صرف گن ہی نہیں گاتے بلکہ کبھی ''نیشنل ایکشن پلان'' کی دل وجان سے حمایت کرکے اور کبھی ''پیغامِ پاکستان'' جاری کرکے اس مجرم نظام کے حامی وانصار بننے میں ذرا نہیں جھجکتے!

امت کے بگاڑ کے دور میں علما کی ذمہ داریاں دوسروں سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہیں، کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت کے حق دار ہیں، خیر کی طرف دعوت دینے والے اور معروف کا حکم کرنے کے پابند ہیں، بلاشبہ علما ہی امت کا روشن دماغ ہیں کہ جس کی وجہ سے امت حق وباطل کے درمیان تفریق کرتی ہیں لیکن بصد احترام عرض ہے کہ اتنا یاد رکھیے کہ اِن علمائے سے مراد علمائے صادقین ہیں، ہر باطل اور طاغوت کے سامنے استقامت کا پہاڑ اور عزیمت کی چٹان بن کر کھڑے ہو جانے والے علما! وہ علمائے عزام کہ جنھوں نے دارالحدیث میں قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباق پڑھاتے ہوئے بھی زندگیاں بِتائی، اللہ اوراُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سے سرِ مُو انحراف کرنے والوں کی نکیر کرنے اوراُن کے سامنے نہی عن المنکر کا فریضہ کماحقہ ادا کرنے کے ذریعے سے اللہ اوراُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا نبھائی اوراس راستے میں آنے والی تمام آزمائشوں پر صبر پیہم کو اپنا مزاج بنایا، دنیا کے تھوڑے سے فائدے کے بدلے آخرت کا سودا کرنے کا خیال بھی قریب نہ پھٹکنے دیا... پھر خواہ جرم حق گوئی کی پاداش میں اُنہیں کال کوٹھڑیوں کو آباد کرنا پڑے، اندھے کنوؤں میں قید ہونا پڑے یا شہادت کی خلعتِ فاخرہ کو گلے لگانا پڑے، وہ ایک لمحہ بھی اضمحلال وکمزوری دکھائے بغیر استقامت واستقلال کے ساتھ اِن تمام مراحل سے گزر گئے!

علمائے ربانیین تو کبھی ایک ساعت کے لیے بھی اس پر راضی نہ ہونے پائیں گے کہ کفار ُامت مسلمہ کی سرزمین پر قابض ہو جائیں اورامت کے وسائل پر ڈاکے ڈال کر لوٹ کھسوٹ کرلے جائیں... ہرگز نہیں! بلکہ وہ تو ہر مشکل وقت میں امت کی صفوں کو ترتیب دیتے اوران صفوں کی امامت کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں، امت کو معرکہ آرائی پر تیار کرتے ہیں، قرآن وحدیث کے محکم دلائل سے اُن کی سیدھی اور سچی راہ کی طرف رہ نمائی کرتے ہیں... اور بلاشبہ یہ تمام خصوصیات اور صفات ہمارے اسلاف اوراکابر میں بدرجہ اتم موجود تھیں... علمائے صادقین کے لیے یہی وہ صفات ہیں جنہیں اپنا

کر دنیا میں اِن اسلاف واکابر کی جانشینی کا حق ادا ہو سکتا ہے اورآخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی میں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جھرمٹ کے سائے میں اِن عظیم اسلاف واکابرین کی معیت نصیب ہو سکتی ہے!لہٰذا یہ علمائے ربانیین کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے کفر وطاغوت سے خوف کھائے بغیر احقاقِ حق کا فریضہ سرانجام دیں!

اے علمائے مکرم! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ کو حکم دے کر امت کے لیے سبق بیان کرتے ہیں کہ وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ[2]... اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظالموں کی طرف ہکلا ساجھکاؤ بھی منظور نہیں اور یہاں آپ نے اپنا سارے کا سارا وزن ہی ظالموں کے پلڑے میں ڈال دیا اور اس پر بجائے تاسف وملال کے، خوشی سے پھولے نہیں سما رہے...ہائے کاش! اپنا سینہ کاٹ کر اور دل چیر کر آپ کے سامنے رکھ سکتے کہ کیسے کیسے گھاؤ لگ گئے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو...اے علما! اے وارثانِ نبی! اے منبر ومحراب کی عظمتوں کے امین! اے وہ کہ امت جن کی راہ تک رہی اور اے وہ کہ جن کی طرف سے نفیر عام کو امت ترس گئی! ذرا سوچیے، سمجھیے، غور تو کیجیے! بڑا لہو بہہ گیا، کیسے معصوم اور گلاب جیسے کھلتے اور تروتازہ چہرے لہو میں نہا گئے ہیں۔ قرآن کو سینوں میں محفوظ کیے کتنے ہی فرشتہ صفت معصوم اور نوعمر حفاظ صلیبیوں، یہودیوں اور اُن کے غلاموں کی بہیمیت کا نشانہ بن گئے ہیں! لیکن این انتم یامعشر العلماء؟

بئر معونہ میں ۷۰ حفاظ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دنوں تک قنوت نازلہ کا اہتمام فرمایا... آج شرق وغرب میں امت لٹ گئی، مدارس برباد اور مساجد ویران ہو گئیں... لیکن "ورثائے انبیاء" کی طرف سے اگر کچھ آیا تو بس "پیغام پاکستان" ہی آیا... آپ کے ہاں سے تو قنوت نازلہ بھی رخصت ہو چکی... شہر شہر قریہ قریہ 'جمعہ کے اجتماعات میں جاکر دیکھ لیجیے، شاید ہی کوئی مسجد ہو جہاں اللھم انصر المجاہدین کی دعائیں ہوتی ہوں۔ دوسری طرف یہود ونصاریٰ کے رہبان واحبار 'اس صلیبی جنگ میں شریک ہونے والے فوجیوں کے لیے خصوصی دعائیہ تقریبات کا اہتمام کرتے ہیں، شام وافغان میں مسلمان بچوں کے چیتھڑے اڑانے کے لیے داغے جانے والے میزائلوں پر مذہبی چڑھاوے چڑھاتے اور اپنی مذہبی شعار کے مطابق اُن کی بلائیں لیتے ہیں... صلیبی علما 'صلیب کے ساتھ ہیں...اورآپ کے ہاں سے نماز جمعہ سے بھی مجاہدین کی نصرت کی دعائیں مفقود ہو گئی ہیں!

عالمی کفر، ائمۃ الکفر، صلیب وصیہون کے مذہبی پیشوا، کلیسا وسیناگوگ کے بدکردار احبار ورھبان 'سب کے سب پوری طرح متفق اور یکسو ہیں کہ دنیا بھر میں برپا یہ جنگ 'اسلام کے خلاف جنگ ہے! لیکن سترہ سال گزر جانے کے باوجود بھی اس کھلی صلیبی جنگ کی حقیقت اگر کسی کی نظروں سے مخفی ہے تو وہ امت کی دینی رہ نمائی کے دعوے دار علمائے کرام کی نظروں سے مخفی ہے! اسے آپ سادگی کا نام دیں، فقہ الواقعہ سے عدم واقفیت سمجھیں، مجرم "مسلم" افواج کے پروپیگنڈے اور خفیہ ایجنسیوں کے ہرکاروں کی جانب سے کذب وافترا پر مبنی کہانیوں اور رپورٹوں کا شاخسانہ قرار دیں یا جان بوجھ کر حقائق سے چشم پوشی کہیں... بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ علمائے دین 'جنہوں نے عالمی کفر کی یلغار کے مقابلے میں كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ کے شرعی حکم کو پورا کرتے ہوئے میادینِ جہاد سجانے تھے اور حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ کا نبوی فریضہ سرانجام دینا تھا' کی اکثریت نے دنیا بھر کے باطل اور طواغیت کے سرداروں کو سہارا دینے والے نظاموں کو مضبوط کرنے اور عامۃ المسلمین کے سامنے اِن مفسد ومجرم نظاموں کو "اسلامی" بناکر پیش کرنے ہی میں اپنی تمام کی تمام صلاحیتیں کھپا دیں... بلاشبہ یہ ایسا سانحہ ہے جو اپنی الم ناکی کے اعتبار سے قندوز میں شہید ہوئے معصوم حفاظ کے خون اور غوطہ ودوما میں کیمیائی گیسوں سے گھٹ گھٹ کر اور سسک سسک کر دنیائے فانی کو چھوڑتے نونہالوں کی بے بسی وبے کسی سے کم نہیں!

---

[2] "اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہونا نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی۔ اور اللہ کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں (اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے) تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی"۔

جب ہم مسلم سرزمینوں پر قائم نظاموں کو دنیا بھر کے کفر وطواغیت کو سہارا دینے والا بتلاتے ہیں تو اس پر بہت لَے دَے ہوتی ہے اور اعتراضات اور ''خوارج ودہشت گردوں کے بیانیہ'' کے فتاویٰ کی بوچھاڑ ہو جاتی ہے... لیکن محکم دلائل اور حجت کے میدان میں کوئی بھی اس کا رد کرنے کی ہمت نہیں کرتا... جب بیّن حقائق' واضح ودوٹوک انداز میں سامنے ہوں تو آخر کوئی ہمت کرے بھی کیسے؟ یہ محض الزام نہیں ہے بلکہ اس نظام کا ایسا جرم ہے جس پر پورا نظام اور اس کے کارپرداز فخر کرتے ہیں اور اکڑ اکڑ کر اسے بیان کرتے ہیں... قومی سلامتی کے مشیر جنرل (ر) ناصر جنجوعہ نے ۷/اپریل۲۰۱۷ء کو کہا کہ ''امریکہ پاکستان کی قربانیوں کے باعث سپر پاور ہے''... اسی ''فخریہ کارنامے'' کو ٹھیک ایک سال بعد یعنی ۲۸مارچ۲۰۱۸ء کو پاکستانی فوج کے ترجمان (ڈی جی آئی ایس پی آر) میجر جنرل آصف غفور نے پریس کانفرنس میں کہا 'کوئی شک نہیں امریکہ سپر پاور ہے لیکن امریکہ ہمارے مثبت کردار کی وجہ سے سپر پاور بنا''... اللہ کی طاقت اور قوت کو ایمان کا حصہ بنانے کی بجائے 'اُس کے خلاف برسر جنگ طاغوتِ اکبر امریکہ کو ''سپر پاور'' بنانے میں اپنے ناپاک کردار کو بیان کرنا، کیا اس سے بڑھ کر بھی دین اور شریعت سے کوئی غداری ہو سکتی ہے؟ اے علمائے دین! آپ اپنے عافیت کدوں کو بچانے کی فکر میں غلطاں ہیں لیکن مجاہدین نے اس مجرم ومفسد نظام کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے! اور اس اعلانِ جنگ کی وجوہات مجاہدین کے اعلامی ذرائع سے تو متعدد بار سن چکے ہوں گے، ذرا مجرموں کے سرداروں کی زبانی بھی سن لیجیے! ۳تا۵/اپریل۲۰۱۸ء کو 'نیکٹا' کی جانب سے اسلام آباد میں انسدادِ دہشت گردی پر منعقد کی گئی تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز جنرل (ر) ناصر جنجوعہ ہی نے کہا: ''امریکہ کا ساتھ دینے پر طالبان نے پاکستان پر حملہ کیا''...

اے علمائے کرام! کیا امتِ مسلمہ پر کفر وطاغوت کے اماموں کو مسلط کرنے کی خاطر اپنے تمام تر ریاستی نظام کو جھونک دینے والوں کے بارے میں شریعتِ مطہرہ وہی حکم رکھتی ہے جو ''پیغام پاکستان'' کی صورت میں ۱۸۲۹ علما کی تصدیق سے سامنے آچکا ہے؟ کیا ایسے صریح اور غیر مبہم کفر کے خلاف صف بستہ ہو کر جنگ کرنے والے امت کے محسنین سے متعلق دینِ مبین وہی حکم دیتا ہے جسے ''پیغامِ پاکستان'' کے عنوان سے آپ نے جاری کیا ہے؟ کیا ''پیغام پاکستان'' وہی فتویٰ نہیں کہ جس کا تحسین آمیز تذکرہ 'کفر کے عالمی سرغنوں کے سامنے پاکستانی فوج کے سربراہ قمر باجوہ نے ۱۷فروری ۲۰۱۸ء کو جرمنی کے شہر میونخ میں ہونے والی ''میونخ سیکورٹی کانفرنس'' کے موقع پر ''خلافت کے بعد جہادازم'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کیا! پھر کیا یہ وہی فتویٰ نہیں جو پوری دنیائے کفر کی جانب سے سراہا جارہا ہے... کیا یہ وہی فتویٰ نہیں کہ جس کی تعریف میں صلیبی برطانیہ کی فوج کا سربراہ جنرل سر نکولس پیٹرک رطب اللسان ہے؟ ۶/اپریل ۲۰۱۸ء کو نکولس پیٹرک نے پاکستانی فوج کے سربراہ قمر باجوہ سے ملاقات کی، ''پیغام پاکستان فتویٰ'' کو سراہا اور کہا کہ ''اس کے بھی انتہا پسندی پر قابو پانے کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے''...

اے علمائے کرام! آپ روتے کیوں نہیں؟ کفِ افسوس کیوں نہیں ملتے کہ شاطر اور مکار جرنیلوں نے آپ کو استعمال کر کے، آپ کے کان اپنی ہفوات سے بھر کر، آپ کے ہاتھوں دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر گہرا گھاؤ لگوایا ہے کہ جس پر دنیائے کفر کے سردار بھی عش عش کر رہے ہیں! آپ کہ جو علم وتفقہ، تدبر وفہم اور تقویٰ وللّٰہیت کے کوہِ گراں ہیں، ہم آپ کے چھوٹوں سے بھی چھوٹے ہیں لیکن کیا کریں کہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا ہے اور رب کی شریعت کا ہے! اس لیے آپ کے سامنے اپنے تمام تر چھوٹے پن اور بونے پن کے باوجود عرض کیے بغیر چارہ نہیں کہ خدارا! اس فاش اور بھیانک غلطی پر روئیں اور استغفار کریں! شیطان کے چیلوں نے اپنی رعب ودبدبہ اور مکاری وجھوٹ کے بل بوتے پر آپ کو غلط راستے پر لگا دیا ہے! اس غلطی سے رجوع کیجیے!

بلاشبہ آپ کا مقام بہت بلند ہے لیکن بہر حال ہم اور آپ سب کے سب انسان ہیں اور غلطیوں اور خطاؤں کا صدور انسانوں سے ہی ہوتا ہے! ہم مجاہدین سے بھی جہاں جہاں غلطیوں کا صدور ہوتا ہے (اور یقیناً ہوتا ہے!) وہاں وہاں ہم رب سے استغفار کرتے ہیں، اُن غلطیوں کا حسب استطاعت مداوا کرنے کی سنجیدہ کوششیں کرتے ہیں، اُنہیں دہرانے اور اُن پر اصرار کی روش پر قائم رہنے سے اجتناب کرتے ہیں... ایسی ہی گزارش آپ سے ہے کہ

جیسے اور جن حالات میں بھی یہ غلطی ہو گئی، سو ہو گئی... اب اس کے نتائج دیکھ کر، کفر کی نظروں میں اس کی پذیرائی ملاحظہ کر کے، غلامانِ کفر کے لیے اسے مستقل حوالہ، جوازاور سند بنتا دیکھ کر اس سے فی الفور رجوع کرنے کی ضرورت ہے!" پیغام پاکستان "امت کے جسم پر کیسے کیسے زخم لگائے گا اور آئمۃ الکفر کو کس طرح شاداں وفرحاں رکھے گا، یہ منظر دور کا نہیں بلکہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آج ہی آچکا ہے! کیا اب بھی اس سے زیادہ واضح، صاف، روشن اور مسلّم دلیل درکار ہے؟

اے علمائے کرام! پھر سنئے کہ پیغام پاکستان آئمۃ الصلیب کی جانب سے سراہا جارہا ہے... وہ جو دنیا بھر میں مسلمانوں کو خون میں نہلا دینے والے ہیں، وہ آپ کے فتویٰ کو سر آنکھوں پر رکھ رہے ہیں، ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ایسے میں آپ روتے کیوں نہیں؟؟؟ آج رو لیجیے اور اس خوف ناک لغزش کا مداوا کیجیے وگرنہ کل پھر کفِ افسوس ملنے اور یَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا[3] کہتے ہوئے چہرہ پیٹنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکیں گے!

آج اس فتویٰ کی تشہیر وابلاغ کے لیے مرکزی سطح کے بعد صوبائی سطح پر کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں... کراچی میں ہونے والی ایسی ہی ایک کانفرنس (جو کہ ۲۱ مارچ کو ڈیفنس گالف کلب کراچی میں منعقد ہوئی) میں مفتی تقی عثمانی صاحب نے جہاں "پیغام پاکستان" کی 'افادیت' اور پاکستان کے "اسلامی ریاست" ہونے پر بات کی، وہیں اگلی ہی سانسوں میں آپ نے فرمایا: "میں ۱۷ سال وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے شریعت اپلیٹ بنچ میں بطور جج کام کرتا رہا ہوں، میں نے اپنے ساتھیوں، اپنے رفقا، اپنے مذہبی رہ نماؤں، اپنے سیاسی رہ نماؤں کے آگے ہاتھ جوڑے ہیں کہ خدا کے لیے آپ شریعت سے متصادم قوانین کے خلاف درخواستیں دائر کریں اوراس کے ذریعے قوانین کو تبدیل کروائیں... مگر افسوس کہ قادیانیوں، مرزائیوں ملحدوں کی طرف سے دائر کی گئی درخواستوں کی وجہ سے ہم نے ۲۰۰ قوانین تبدیل کیے۔ لیکن مسلمانوں کی طرف سے ایک درخواست بھی نہیں آئی"... قارئینِ کرام! یہ ہمارے الفاظ نہیں ہے، یہ حضرت مفتی صاحب ہی کا بیان ہے... آدھے گھنٹے پر محیط اس گفتگو کے پہلے حصے میں پاکستان کے آئین اور دستور کے فضائل بیان کر کے اسے مکمل "اسلامی مملکت" باور کرنے پر پورا زورِ بیان صرف کیا گیا اوراسی گفتگو کے آخری حصے میں "اسلامی مملکت" میں جاری غیر شرعی (یعنی کفری) قوانین کی موجودگی کا نا صرف اعتراف کیا گیا بلکہ اُنہیں تبدیل کرنے کا 'قانونی پروسیجر' تفصیل سے بتانے کے بعد اظہارِ افسوس کیا گیا کہ کسی مسلمان نے کوئی ایک قانون بھی تبدیل نہیں کروایا... مفتی صاحب 'فی زمانہ علم وتقویٰ میں آگے والوں میں شمار ہوتے ہیں، ہم ایسوں کا فہم تو یہاں آکر جواب دے جاتا ہے کہ آئین ودستور کے حوالے سے مستند طور پر ثابت کیا جائے کہ یہاں کوئی قانون قرآن وسنت کی تعلیمات سے ہٹ کر بن ہی نہیں سکتا اور پھر چند لمحوں بعد ہی فرمایا جائے کہ غیر شرعی قوانین کو ختم کروانے کا عمل کا کوئی حصہ ہی نہیں بنا!

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

اسی گفتگو میں حضرت مفتی صاحب نے سودی نظام سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلوں سے متعلق بھی تفصیل سے بیان کیا، جس کا لب لباب یہی ہے کہ کہ "شریعت کورٹ نے سودی قوانین کو ختم کرنے کا حکم دیا اور سودی نظام کے خلاف گیارہ سو صفحات کا تاریخی فیصلہ دیا لیکن اس فیصلہ کے لیے اپیل کی گئی اور "اسلامی ریاست" کی اعلیٰ عدلیہ نے متعلقہ بنچ توڑ کر مجھے باہر نکال دیا اور یہ فیصلہ کالعدم کر دیا"۔ یہ شریعت اور دین کے ساتھ مذاق اور ٹھٹھہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کیا اسلامی دستور وآئین کے تحت کام کرنے والی عدلیہ، مقننہ اور پورا نظام' اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیے جانے والے اعلانِ جنگ کو یوں دھڑلے سے قبول کر کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکلتا ہے؟!

ہمیں بخوبی ادراک ہے کہ یہ لہجہ آپ کے شایانِ شان نہیں، یہ تلخ مضمون آپ کے حفظِ مراتب کے خلاف ہے لیکن خدارا ان لفظوں اور جملوں میں موجود درد کو جاننے کی کوشش تو کیجیے! ہم اِنہی سطور میں ایک بار نہیں بارہا اس بات کو دہرا چکے ہیں کہ آپ کا مقام واحترام سر آنکھوں پر اور آپ کی

---

[3] "ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا"۔

عزت و توقیر ہمارے لیے واجب ہے، لیکن یہ تب ہے جب آپ دین و شریعت اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی بھی ظالم، سرکش، کافر اور اللہ کے باغی کو خاطر میں نہ لائیں اور محض دین اور شریعت ہی کی پاس داری و تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کریں... اگر ایسا کریں گے تو بلاشبہ آپ حق گو علما میں شمار ہوں گے اور مجاہدین آپ کی حفاظت کے لیے اپنی پوری کی پوری صفیں قربان کرنا بھی اپنی سعادت و خوش بختی سمجھیں گے!

ایسی صورت حال میں جب خالص شرعی احکامات کی روشنی میں مجاہدین اپنے ہتھیاروں کا رُخ 'اِس بد باطن اور طاغوتی نظام کی طرف کرتے ہیں تو پھر سیاسی و مذہبی بزرجمہر سینہ ٹھونک کر میدان میں آتے ہیں اور ایوانِ صدر کے سٹیج پر کھڑے ہو کر ۱۸۲۹ علما کا بیانیہ پڑھتے ہوئے، غرور و نخوت سے بھری آواز میں گلے لہرا لہرا کر کہتے ہیں کہ "میں اس پر قائم ہوں کہ میں نے ساری سیاسی زندگی اور مذہبی زندگی اس بات پہ گزاری ہے کہ میں اِن دہشت گردوں کو، اِن مسلح تنظیموں کو اور اسلحے کے ذریعے شریعت کی بات کرنے والوں کو تنہا کر دوں۔ اور ہم نے تنہا کیا ہے!"...

اس پر اب ذرا دل تھام کر ہماری بھی سنئے... جب کوئی دین کا نام لینے والا 'اللہ کی شریعت کے لیے لٹنے، کٹنے اور مر مٹنے والے غرباء پر یوں اپنی زبانیں دراز کرے گا تو ہم بھی کسی لحاظ و مروت کا پاس رکھے بغیر اُسے آئینہ دکھائیں گے اور پوری شرح و بسط سے دکھائیں گے!

اے اللہ کے بندو! دنیا کی زندگی بڑی ہی مختصر اور جلد ختم ہو جانے والی ہے! انسان اس کی رعنائیوں سے جس قدر بھی وافر حصہ پالے اور اس کے منافع و فوائد سے جتنا بھی حظ اٹھالے، بہر حال یہ سب یہی کا یہی دھرا رہ جانا ہے اور انسان کو قبر کی اندھیر نگری میں جانا ہی جانا ہے! جہاں نہ دنیا کی روشنیاں اور چکا چوند ہو گی اور نہ ہی یہاں کے عہدے، مناصب، پروٹوکول اور سمیٹے گئے فوائد و ثمرات میں سے کچھ ہو گا! لہٰذا اس دھوکے کے گھر کو رنگین بناتے اور روشن کرتے کرتے اپنے قبر و حشر کو کیوں تاریک اور ویران کر رہے ہو؟!

اللہ تعالیٰ نے لوہا اتارا اور اس میں قوت و طاقت رکھ دی... شریعت نے اسی قوت و طاقت کو زمین سے شر و فساد کے خاتمے اور خیر و انصاف کے پھیلاؤ کا ذریعہ بنانے کی محکم ہدایات و احکامات دیے ہیں... آپ اِن شرعی ہدایات و احکامات پر چلنے والوں کو تنہا کرنے چلے ہیں تو سنئے حضور! آپ بھی اس مشن میں تنہا نہیں ہیں! ذرا اِدھر نظر کیجیے! دنیا کا منظر نامہ دیکھئے! کرۂ عالم پر برپا معرکہ کا آنکھیں کھول کر مشاہدہ کیجیے! "خیموں کی تقسیم" کے عمل پر نظر ڈالئے، اور اپنی "مثالی بصیرت" کو اس پر بھی لازماً مرتکز کیجیے کہ آپ کھسکتے کھسکتے کس خیمے میں جا گھسے ہیں؟! یہ دیکھئے کہ اس مشن میں آپ تنہا نہیں ہیں بلکہ دنیا بھر کے "مشنری" آپ کے ہمراہ ہیں... اور ان مشنریوں کے سرغنہ ٹرمپ نے بھی ۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء کو واضح اعلان کیا ہے کہ "ہم دنیا سے ریڈیکل اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے"... فلہٰذا دیکھ اور پرکھ لیجیے کہ آپ کس لشکر کی صفوں میں کھڑے ہیں! وہی لشکر 'جس نے داعیانِ شریعت اور قتال فی سبیل اللہ کے نبوی منہج کو اختیار کرتے ہوئے نفاذ شریعت کا عزم لے کر اٹھنے والوں کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور پورے افغانستان کو ادھیڑ کر رکھ دیا، سوات و وزیرستان سمیت تمام آزاد قبائل کو ویران کر دیا... جی ہاں! دنیا بھر میں نظام شریعت کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے اور سکھائے ہوئے خالص منہج و طریقہ کے مطابق رائج کرنے کی جُہد میں مصروف چند دیوانوں کے مقابلے میں آپ کے "مشنری" اپنی پوری طاقت، قوت، ٹیکنالوجی، ہلاکت خیز آلات حربی، تمام سیاسی و فکری طاقتوں کے ساتھ آنکلے ہیں... اس پر صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ

؎ تو یہیں ہار گیا ہے مرے بزدل دشمن
مجھ سے تنہا کے مقابل ترا لشکر نکلا

مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے ہاتھ پھر بھی کچھ نہیں آنا! آپ جن جرنیلوں کے ساتھ اتحادی بن کر اِن غربائے دین کے خلاف صف بستہ ہوئے ہیں، وہ جرنیل تو صلیبی چاکری میں الگ اور نمایاں مقام رکھتے ہیں، اور اسی مقام و خدمات کی بدولت وہ کم از کم دنیا میں تو خوب انعامات سے نوازے جاتے ہیں... تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ "دہشت گردوں" اور "اسلحہ کے زور پر شریعت کی بات کرنے والوں" کو تنہا اور تہہ تیغ کرنے کا مشن لے کر نکلنے والے لشکروں

کے ''فرنٹ لائن اتحادی'' کے سالاروں کو صلیبی سردار امریکہ کا سب سے بڑا ملٹری ایوارڈ ''لیجن آف میرٹ'' تواتر سے دیا جاتا ہے ...۲۱ جولائی ۲۰۰۴ء کو ایڈمرل شاہد کریم اللہ (سربراہ پاکستانی بحریہ)، ۲۳ جنوری ۲۰۰۶ء کو ایڈمرل افضل طاہر (سربراہ پاکستانی بحریہ)، ۹ دسمبر ۲۰۰۷ء کو لیفٹیننٹ جنرل طارق خان (کمانڈنٹ ایف سی)، یکم جنوری ۲۰۰۹ء کو جنرل اشفاق کیانی (سربراہ پاکستانی فوج)، ۱۸ مارچ ۲۰۱۰ء کو ایڈمرل نعمان بشیر (سربراہ پاکستانی بحریہ)، ۱۹ نومبر ۲۰۱۴ء جنرل راحیل شریف (سربراہ پاکستان آرمی)، ۱۷ مارچ ۲۰۱۷ء کو ایڈمرل ذکاء اللہ (سربراہ پاکستانی بحریہ) اور ۱۲ مارچ ۲۰۱۸ء کو ایئر چیف مارشل سہیل امان (سربراہ پاکستانی فضائیہ) کو اس اعلیٰ ترین صلیبی ایوارڈ سے نوازا گیا... یہ صلیبی اعزازات اور نوازشات صرف میڈل اور تمغوں تک محدود نہیں بلکہ صلیبی آقا' اِن جرنیلوں کے پیٹ کے جہنم کو مال ومتاع، ڈالر و یورو اور انعام واکرام سے اس قدر بھر دیتے ہیں کہ امت مسلمہ سے غداری کے نتیجے میں وصول ہونے والی صلیبی بخشش کے نتیجے میں اِن کی نسلیں تک عیش وعشرت کے سامانِ وافر کے ساتھ زندگیاں بِتا سکتی ہیں... جب کہ دوسری طرف غریب الدیار، مفلوک الحال اور ہجرتوں صعوبتوں میں گھرے ہوئے بندگانِ خدا ہیں کہ جنہوں نے بے سروسامانی اور افلاس، فلاکت اور تنگ دستی کے باوجود اللہ کے دین کے عَلَم کو بلند کیے رکھا اور اللہ کے دشمنوں سے ہمہ وقت بر سرِ پیکار رہے... یہ دنیا میں کٹھن اور پُر مشقت ومشکل ترین زندگی گزار کر آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ جناتِ عدن وجنات الفردوس کے حق دار قرار پاتے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ[4]

لیکن اِنہیں تنہا کرنے کا بیڑہ اٹھانے اور اس پر فخر وغرور سے پھولے نہ سمانے والے سیاسی مذہبی ٹولے کے لیے تو یہاں بھی امریکی سفارت خانوں میں جاکر وزیر اعظم بنانے کی عرضیاں پیش کرنے کی ذلت ہے، جس کے جواب میں امریکی سفیر کی استہزائی مسکراہٹ کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا[5]۔ اور آخرت کا معاملہ تو کلیتاً اللہ کے اختیار میں ہے، وہ کریم چاہے تو عطاؤں کے دریا بہادے لیکن اللہ کے دین کے لیے ساری دنیائے کفر سے ٹکر لینے والوں کے بارے میں ایسا سنگدلانہ رویہ رکھنے والوں کو بھی تھوڑی دیر ٹھہر کر سوچنا تو چاہیے کہ کچھ تو ایسا ہو کہ جو اللہ کے دربار میں پیش کر سکیں کیونکہ وہاں ''ہم اِنہیں تنہا کر دیں گے''، جیسی ڈینگیں تو الٹا وبالِ جان اور گلے کا طوق بن جائیں گی!

پس! اس صلیبی جنگ کی حقیقت کو سمجھ جایئے کہ ابھی وقت بھی ہاتھوں میں ہے اور مہلت عمل بھی میسر ہے... اعدائے دین نے اس جنگ کو مختلف عنوانات اور نام دے کر مسلمانوں کو فکری وعملی طور پر مجاہدین کی نصرت سے کنارہ کش رہنے اور اپنے ساتھ ملانے کے تمام جتن کر لیے ہیں... لیکن جان لیجیے کہ دنیا بھر میں یہ جنگ لا الہ الا اللہ کے خلاف ہے... لہٰذا اچھی طرح جانچ اور پرکھ لیجیے کہ اس جنگ میں آپ اپنا وزن لا الہ الا اللہ کے پلڑے میں رکھے ہوئے ہیں یا ابلیسی لشکروں اور اُن کے ''صفِ اول کے اتحادیوں'' کے پلڑے میں؟!

☆☆☆☆☆☆☆

---

[4] ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

[5] نومبر ۲۰۱۰ء میں منظر عام پر آنے والے وکی لیکس انکشافات کے مطابق ان صاحب نے نومبر ۲۰۰۷ء میں اسلام آباد میں اُس وقت امریکہ کی سفیر این پیٹرسن سے ایک ملاقات میں ملک کا وزیر اعظم بننے کے لیے امریکہ سے حمایت کرنے کی درخواست کی تھی۔

ایمان کی کسوٹی

فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی نور اللہ مرقدہ

ایک اور شعر بتاتا ہوں، ان شاء اللہ تعالی اس کو پڑھنے سے اللہ تعالی کی محبت اغیار دل کی محبت پر غالب آجائے گی۔

ہمہ شہر پر زخوبان منم وخیال ماہے
چہ کنم کہ چشم یک بین نکند بکس نگاہے

متنبیٰ نے بہت خوب کہا

عذل العواذل حول قلبى التائه
وهوى الأحبة منه فى سودائه

محبوب کی محبت دل کو چیر کر اس کی گہرائی میں سیاہ نقطہ تک پہنچ گئی ہے ملامت کرنے والوں کی ملامت کی وہاں تک رسائی نہیں بلکہ وہ قلب کے اوپر ہی رہتی ہے، اس لیے اس محبت پر کسی کی ملامت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

عشق ومحبت کے اشعار کا غیر منقطع سلسلہ سامنے ہے مگر مغرب کی آذان کا وقت ہو چکا ہے اس لیے ختم کرتا ہوں۔

ذکر وفکر نسخۂ اکسیر:

آخر میں ایک اور نسخۂ اکسیر کیمیا کی تاثیر سن لیجیے۔وہ ہے ذکر و فکر کی کثرت، ذکر اللہ کی یہ حالت ہونی چاہیئے:

دم رکا سمجھو اگر دم بھر بھی یہ ساغر رکا
میرا دور زندگی ہے یہ جو دور جام ہے

فکر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اور احسانات کا مراقبہ کیا کریں، یعنی اللہ تعالی کی قدرت، کمالات، تصرفات اور احسانات کو سوچا کریں، ارشاد ہے:

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْااللّٰه وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍوَّاتَّقُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْن وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوْا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْن (الحشر: ۱۸، ۱۹)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل (یعنی فروائے قیامت) کے لیے کیا (سامان) بھیجا ہے اور ہم پھر کہتے ہیں کہ اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے یہ بدکردار لوگ ہیں"۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے کا وہی نسخہ بیان فرمایا ہے جو میں نے ابھی بتایا ہے یعنی کثرت ذکر و فکر۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ او ر اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْن

اس آیت میں فکر و مراقبہ کا نسخہ بتایا گیا ہے، یعنی یہ سوچا کریں کہ مرنے کے بعد جہاں پہنچنا ہے وہاں کے لیے ہم نے کیا تیار کیا ہے؟ جنت میں لے جانے والے نیک اعمال یا خدانخواستہ جہنّم میں پھینکنے والے گناہ اور بد اعمالیاں؟ اور یہ سوچا کریں کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے تمام اعمال کی سب خبر ہے بلکہ وہ تو دلوں کے خیالات کو بھی جانتے ہیں، دوسری آیت

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوْا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْن

"اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے یہ بدکردار لوگ ہیں"۔

میں کثرت ذکر کا نسخہ بیان فرمایا ہے، آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اس کے وبال میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے نفس بھلوا دیئے یعنی ایسی برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہو گئے کہ اپنی دنیا و آخرت دونوں تباہ کر بیٹھے، اپنے نفس کو بھلا بیٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بہتری کی فکر نہ کرے بلکہ تباہی اور بربادی کے اسباب اختیار کرے، آگے فرماتے ہیں کہ یہی لوگ فاسق ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو بھلا دینے سے انسان گناہوں میں مبتلا ہو کر فاسق وفاجر بن جاتا ہے، اس لیے گناہوں اور فسق سے بچنے کا ذریعہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو بھلائے نہیں اور نہ بھلانا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ کثرت سے یاد کرے، ذکر اللہ میں مشغول رہے، ایک اور بات سمجھ لیجیے فرمایا کہ "اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا ہے"۔ یہ نہیں فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کو بھلانے والے مت بنو"۔ یعنی یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو بھلا دے۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ بھلانے والوں جیسے نہ بنو۔ اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو بھلانے والوں جیسے بننے سے روکا جا رہا ہے تو خود بھلا دینے کا کیا انجام ہو گا؟

ذکر و فکر کا طریقہ:

حاصل یہ ہے کہ گناہوں سے بچنے کا یہ نسخہ بیان فرمایا کہ کثرت ذکر و فکر کا اہتمام کریں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک آدھ گھنٹہ دل کو حاضر کر کے اللہ تعالیٰ کا ذکر

کریں اور رات میں سونے سے قبل کچھ دیر دنیا کی فنائیت اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری اور حساب وکتاب کو سوچا کریں۔ ان دونوں چیزوں پر مداومت کرنے سے ان شاء اللہ چند ہی روز میں ذکر وفکر کی وہ لذت حاصل ہو گی کہ اس کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے

بفراغ دل زمانے نظر بماہ روئے

ازاں بہ کہ چتر شاہی ہمہ وقت ہائے ہوئے

حضرت والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ وفات سے قبل بہت جوش کے ساتھ بلند آواز سے یہ شعر پڑھ رہے تھے، اس کا تکرار کر رہے تھے

اے مرے محبوب میرے دلربا

مجھ کو آغوش محبت میں بٹھا

ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے ہو چکے تھے، ان سے جان نکل چکی تھی۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ میرے ہاتھ پاؤں سے جان نکل چکی ہے۔ مگر یہ شعر اس قدر بلند آواز کے ساتھ جوش سے پڑھ رہے تھے کہ دیکھنے والے حیران تھے۔ سبحان اللہ! کیسی مبارک موت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی مبارک اور مزے دار موت کی سعادت عطا فرمائیں۔

مزے کا وقت ہے اے موت اس دم آ تو بہتر ہے

نظر میں میری منظر ہے، تو دل میں میرے دلبر ہے

یہ کثرتِ ذکر وفکر کی برکت ہے:

دنیا سے جب ہو رخصت یارب غلام تیرا

دل میں ہو دھیان تیرا لب پر ہو نام تیرا

مجھے دوست چھوڑ دیں سب کوئی مہرباں نہ پوچھے

مجھے میرا رب ہے کافی مجھے کل جہاں نہ پوچھے

شب وروز میں ہوں مجذوب اور یاد اپنے رب کی

مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے

اب تو چھوڑے سے بھی نہ چھوٹے تیرا ذکر اے میرے خدا!

حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر تیرا اے میرے خدا!

مجھ کو سراپا ذکر بنا دے ذکر تیرا اے میرے خدا!

نکلے میرے ہر بن مو سے ذکر تیرا اے میرے خدا!

جب تک قلب رہے پہلو میں جب تک تن میں جان رہے

لب پر تیرا نام رہے اور دل میں تیرا دھیان رہے

جذب میں پراں ہوش رہیں اور عقل مری حیران رہے

لیکن غافل تجھ سے ہرگز دل نہ مرا اک آن رہے

ان نسخوں کو استعمال کرتے رہیں ان شاء اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

یا اللہ! تیری خاطر اس اجتماع کی برکت سے، حاضری کی جو توفیق تو نے عطاء فرمائی تیری اس رحمت کے صدقے، جس مبارک کے لیے جمع ہوئے اس کی برکت سے، اس مبارک دن (جمعہ) اور مبارک وقت (قبل مغرب) اور مبارک مقام (مسجد) اور یہ مبارک مہینہ (ربیع الاول) جو تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کے استحضار وازیاد کا مہینہ ہے اس کی برکت سے، یا اللہ! تیرے وہ بندے جو حقوق محبت ادا کر رہے ہیں، ان کی محبت اور ان کے قلب کی کیفیات کی برکت سے، یا اللہ! ہمیں محبت کے بتائے گئے نسخے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمارے لیے ان نسخوں کو مؤثر بنا، ہمارے قلوب کو غیر کی محبت سے پاک اور صاف فرما کر اپنی محبت اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے منور فرما، محبت کا وہ درجہ عطا فرما جو تیری نافرمانی سے بچا لے اور تیری اطاعت پر مجبور کر دے، وہ محبت عطا فرما جو تیرے یہاں قبول ہو تجھے پسند ہو، یا اللہ! نفس اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرما، ہم کمزور ہیں ہماری دستگیری فرما۔

و صل اللهمَّ وبارك وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى اله وصحبه أجمعين

والحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

''جب تک پاکستان کا قانون انگریز کا قانون ہے، جب تک یہ قانون اسلام کے مطابق نہیں ہوتا، میں نہ یہ قانون مانتا ہوں نہ اس قانون کو نافذ کرنے والے اداروں کو مانتا ہوں... جب پاکستان میں قانون اسلام کا نہیں تو میں اس کا احترام کیوں کروں!؟ میں غیر اسلامی دستور کا احترام کرنا اپنی قبر اور آخرت کی بربادی سمجھتا ہوں... احترام اسلامی دستور کا ہوتا ہے، احترام کفری دستور کا نہیں ہوتا۔ اگر موجودہ قانون اسلامی نہیں تو لازمی بات ہے غیر اسلامی ہے!''

امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قنوتِ نازلہ کا اہتمام کیجیے

کفار اور طواغیتِ عالم نے ہر سرزمین پر امت مسلمہ کا گھیر اؤ کر لیا ہے اور امت توحید کے نونہالوں، عفت مآب خواتین، جوانوں اور بزرگوں کا بے دریغ قتل عام کیا جارہا ہے۔ ایسے حالات میں جہاں میادینِ جہاد کا رُخ کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے، وہیں اپنے رب کو پکارنا، اُس سے مدد واستعانت طلب کرنا اور اُس سے اُس کی رحمت و نصرت کی بھیک مانگنا بھی واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سخت حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے رب سے مانگنے کے طریقے بھی سکھائے ہیں۔ قنوت نازلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے۔ موجودہ حالات میں اپنے مالک اور خالق سے لو لگانے اور اُس کے آگے گڑ گڑا کر، آہ وزاریاں کر کے، آنسو بہا کر امت کے حال پر رحم کرنے اور امت مظلومہ کے لیے فتح و نصرت نازل کرنے کی التجائیں کرنے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ دعا کو 'حصن المومن' اور 'سلاح المسلم' قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا اپنے ''قلعوں'' کو مضبوط کیجیے اور اپنے ''اسلحے'' کو خوب تیار کر کے استعمال میں لائیے۔ شعبان و رمضان جیسے مبارک مہینوں کی بھی آمد آمد ہے۔ مذکورہ دعاؤں کو یاد کیجیے اور ان مبارک ایام میں بھی پوری توجہ، انہماک اور خشوع و خضوع سے اپنے رب کے سامنے امت کے حال پر رحم فرمانے اور اپنی خاص مدد نازل فرمانے کی دعائیں کیجیے [ادارہ]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ

اے اللہ! ہمیں بھی اور تمام مومن مردوں، مومن عورتوں، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے۔ ان کے دلوں میں باہمی الفت ڈال دے، ان کے درمیان اصلاح فرما دے، اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآئَکَ

اے اللہ! ان کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑائی (قتال) کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَأْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ (البیہقی و حصن حصین)

الٰہی! ان کے درمیان اختلاف ڈال دے، ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل فرما کہ جسے تو مجرم قوم سے واپس نہیں لوٹاتا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

اے اللہ! ہم تجھ ہی کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاھُمْ بِمَا شِئْتَ۔ (رواہ مسلم)

اے اللہ! جس طریقے سے تو چاہے ہمیں ان سے کافی ہو جا۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ۔ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ۔

کتاب اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے اللہ! کافر جماعتوں کو شکست دے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔

اَللّٰھُمَّ انْجِ إِخْوَانَنَا الْمَسْجُوْنِیْنَ بِسِجْنِ الْھِنْدُوْسِ الْمُشْرِکِیْنَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَوْدِعُکَ إِخْوَانَنَا الْمَحْصُوْرِیْنَ۔

اے اللہ! مشرک ہندو کی جیلوں میں قید ہمارے بھائیوں کو نجات دے۔ اللہ! ہم اپنے گھرے ہوئے بھائیوں کو تیرے سپرد کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ انْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِسِجْنِ أَعْدَائِکَ وَأَعْدَآءِ الدِّیْنِ۔

الٰہی! اپنے اور اپنے دین کے دشمنوں کی جیلوں میں قید کمزور مومن بندوں کو نجات دے۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ (رواہ احمد)

اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانپ دے اور ہمارے خوف و خطرات سے ہمیں امن دے۔

اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالْھِنْدُوْسِ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلَی الْمَسِیْحِیِّیْنَ الصَّلِیْبِیِّیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَالْکُفَّارِ اَجْمَعِیْنَ وَاجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ۔

اے اللہ! اپنا عذاب یہود و ہنود پر سخت کر دے۔ اللہ! اپنا عذاب صلیبی عیسائیوں پر سخت کر، الٰہی! اپنا عذاب تمام مشرکین اور کفار پر سخت کر دے۔ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط ڈال دے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْقَوِیُّ وَنَحْنُ الضُّعَفآءِ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءِ نَشْکُوْ اِلَیْکَ ضُعْفَ قُوَّتِنَا وَقِلَّۃَ حِیْلَتِنَا وَھَوَانَنَا عَلَی النَّاسِ۔

اے اللہ! تُو طاقت والا اور ہم کمزور ہیں تُو دولت والا اور ہم فقیر ہیں۔ لوگوں میں اپنی رسوائی، تدبیر کی کمی اور اپنی طاقت کی کمزوری کی شکایت ہم تیرے ہاں کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِالْیَھُوْدِ وَالصَّلِیْبِیِّیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِالْھِنْدُوْسِ وَالْمُشْرِکِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِالشُّیُوْعِیِّیْنَ وَالْکُفَّارِ اَجْمَعِیْنَ۔

اے اللہ!یہود و نصاریٰ کی پکڑ تیرے ذمے۔اے اللہ!ہندوؤں اور مشرکوں کی گرفت بھی تیرے ذمے۔اے اللہ!کمیونسٹوں اور تمام کافروں کا مواخذہ بھی تیرے ذمے ہے۔(یعنی تو ان سب کو اپنے ذمے لے اور انہیں خوب عذاب دے)

اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ أَعْدَاءَ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِيَارَهُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ، اَللّٰهُمَّ قَتِّلْ شُبَّانَهُمْ وَيَتِّمْ أَطْفَالَهُمْ وَرَمِّلْ نِسَآءَهُمْ .اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ أَخْذَ الْعَزِيْزِ الْمُقْتَدِرِ، اَللّٰهُمَّ احْصِهِمْ عَدَداً وَّاقْتُلْهُمْ بَدَداً

اللہ!دین کے دشمنوں کو ہلاک کر دے۔اللہ!ان کے گھروں کو برباد کر دے'ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے اور ان کی جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔اے اللہ!انہیں ہر قسم کی تباہی سے دوچار کر کے چیر پھاڑ دے۔الٰہی!ان کے جوانوں کو قتل'ان کے بچوں کو یتیم اور ان کی عورتوں کو بیوہ کر دے'اے اللہ!ایک غالب اقتدار والے کی طرح انہیں پکڑ لے۔اللہ!ان کی تعداد شمار کر لے اور انہیں چن چن کر ہلاک کر۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ عِبَادَكَ الْمُجَاهِدِيْنَ الَّذِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَعْدَائَكَ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ۔اَللّٰهُمَّ اُنْصُرْهُمْ فِيْ كَشْمِيْرَ وَأَنْصُرْهُمْ فِيْ شِيْشَانَ وَأَنْصُرْهُمْ فِيْ شَامَ وَأَنْصُرْهُمْ فِيْ أَفْغَانِسْتَانَ وَأَنْصُرْهُمْ فِيْ صَوْمَالَ وَأَنْصُرْهُمْ فِيْ يَمَنٍ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ أَرَاكَانَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ فِيْ فَلَسْطِيْنَ وَفِيْ كُلِّ مَكَانٍ۔

اے اللہ!اپنے ان مجاہد بندوں کی مدد فرما جو تیرے راستے میں جہاد کرتے اور تیرے دشمنوں سے لڑائی کرتے ہیں۔وہ قتل کرتے بھی ہیں اور (اس راہ میں) قتل کر بھی دیئے جاتے ہیں۔اللہ!کشمیر اور چیچنیا میں ان کی مدد فرما اور شام میں ان کی مدد فرما اور افغانستان میں ان کی مدد فرما اور یمن میں ان کی مدد فرما۔الٰہی!اراکان میں ان کی مدد فرما۔اے اللہ!فلسطین میں اور ہر جگہ ان کی مدد فرما۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ نَصراً مُّؤَزَّراً وَّانْصُرْهُمْ نَصراً عَزِيْزاً وَّافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا مُّبِيْناً۔

اے اللہ!ان کی بھرپور مدد فرما'ان کی وہ مدد کر جو غالب آنے والی ہو اور انہیں واضح فتح نصیب فرما۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُجَاهِدِيْنَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَانْصُرْهُمْ بِجُنُوْدِ الْمَلَائِكَةِ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ نَصَرَ الْمُقْتَدِرِ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ كَنَصْرِ يَوْمِ بَدْرٍ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ وَاحْفَظْهُمْ .اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ أَقْدَامَهُمْ وَسَدِّدْ رَمْيَهُمْ وَاَنْزِلِ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ .اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ يَمِيْنِهِمْ وَعَنْ شِمَالِهِمْ وَمِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ .اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُمْ بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

اے اللہ!مجاہدین کی مدد جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ فرما اور ان کی مدد فرشتوں کی افواج سے بھی فرما۔الٰہی!اقتدار والے کی مدد جیسی ان کی مدد فرما۔(اور تجھ سے بڑھ کر کوئی صاحب اقتدار نہیں) اللہ!بدر والے دن جیسی ان کی مدد فرما۔ان کی مدد بھی کر اور انہیں محفوظ بھی رکھ۔اے اللہ!انہیں ثابت قدم رکھ،ان کے نشانے ٹھکانے پر لگا اور ان کے دلوں میں اطمینان و سکون نازل فرما۔اے اللہ!انہیں سامنے سے،پیچھے سے،دائیں اور بائیں سے،اوپر اور نیچے سے محفوظ رکھیو۔الٰہی!ان کی حفاظت ہر اس چیز سے فرما جس کے ساتھ تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْلِكِ الظَّالِمِيْنَ بِالظَّالِمِيْنَ وَاَخْرِجْنَا مِنْهُمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ۔

اے اللہ!تو ظالموں کو ظالم لوگوں سے برباد فرما اور ہمیں ان کے درمیان سے صحیح سلامت غنیمت لے کر لوٹنے والے،نکال لا۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ (متفق علیہ)

اے اللہ!ہر مصیبت کی سختی سے،ہر بدبختی کے گھیر لینے سے،ہر بری تقدیر سے اور دشمنوں کے ہم پر ہنسنے سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدُنَا وَنَصِيْرُنَا ،بِكَ نَحُوْلُ وَبِكَ نَصُوْلُ وَبِكَ نُقَاتِلُ۔(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

اے اللہ!تو ہی ہمیں قوت دینے والا اور ہمارا مددگار ہے۔تیری مدد کے ساتھ ہم جنگی حیلے کرتے،دشمن پر حملہ اور لڑائی کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ (الأذکار للنووی ص ۹۶)

اے اللہ!ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں،تجھ سے معافی چاہتے ہیں،تیری ثناء بیان کرتے ہیں،تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرتے ہیں ہم ان سے علیحدگی اختیار کرتے اور انہیں ترک کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔(مصنف عبدالرزاق و مصنف ابن ابی شیبہ)

اے اللہ!ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔تیرے لیے ہی ہم نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔تیری ہی طرف لپکتے اور سعی کرتے ہیں،تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔بلاشبہ تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

يَا قَدِيْمَ الْإِحْسَانِ يَا مَنْ إِحْسَانُهٗ فَوْقَ كُلِّ إِحْسَانٍ يَا مَالِكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ،يَا مَنْ لَا يُعْجِزُهٗ شَيْئٌ وَلَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْئٌ،أُنْصُرْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا هٰؤُلَآءِ وَغَيْرِهِمْ وَأَظْهِرْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَّسَلَامَةٍ عَامَّةٍ عَاجِلًا۔(الأذکار للنوویؒ ص ۳۰۵)

قدیم زمانے سے احسان کرنے والے اللہ!اے وہ ذات کہ جس کا احسان ہر نیکی پر غالب ہے!اے دنیا و آخرت کے مالک!ہمیشہ کے لیے زندہ اور قائم رہنے والے!اے جلال و

اکرام والے! اے وہ ذات کہ جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی اور نہ کوئی اس سے عظیم ہو سکتی ہے! ہمارے تمام دشمنوں پر ہماری مدد فرما۔ جلد پہنچنے والی تمام قسم کی عافیت اور سلامتی کے ساتھ ہمیں ان پر غالب فرما۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الممتحنہ ۵،۴)

اے ہمارے رب! ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں، تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! ہمیں کافروں کے لیے پرکھ کا ذریعہ نہ بنا اور ہمیں بخش دے۔ بے شک تو غالب ہے حکمت والا۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ (الحاکم وصححہ الذھبی)

اے اللہ! ہم تیری رحمت کے اسباب کا سوال کرتے ہیں۔ تیری مغفرت کے سامان، ہر گناہ سے سلامتی، ہر نیکی سے حصہ، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ۔ (الترمذی وابوداؤد والنسائی)

اے اللہ! میں اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے' اس دعا سے جو سنی نہ جائے، اس جی سے جو نہ بھرے اور اس علم سے جو نفع نہ دے۔ ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔ (رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث حسن غریب وابن السنی والحاکم)

اے اللہ! اپنے ڈر کا ہمیں اتنا وافر حصہ عطا کر دے جو ہمارے اور ہم سے سرزد تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت اتنی زیادہ عطا فرما کہ جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین دے دے کہ جس سے دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں۔ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقت سے فائدہ اٹھانے دے۔ اسے ہم سے ورثہ میں دے اور جو ہم پر ظلم کرتے ہیں، ہمارا غصہ اور انتقام ان پر کر دے، اور جو ہم سے دشمنی کرتے ہیں ان پر ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کرنا اور دنیا کو ہمارے لیے بہت بڑا پریشانی کا سبب اور علم کے ذریعے کمائی کا سبب نہ بنا۔ ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔ (رواہ احمد والترمذی)

اے اللہ! تو ہمیں زیادہ کر دے، کم نہ کرنا، ہمیں معزز کر دے، رسوا نہ کرنا۔ ہمیں عطا کر دے، محروم نہ کرنا۔ ہمیں ترجیح دے، ہم پر کسی اور کو غالب کرنے میں ترجیح نہ دے، ہمیں راضی رہنے کی توفیق دے اور ہم سے تو راضی ہو جا۔

اَللّٰهُمَّ مَنْ أَرَادَنَا وَأَرَادَ الْمُسْلِمِيْنَ بِسُوْءٍ وَشَرٍّ فَاجْعَلْ كَيْدَهٗ فِيْ نَحْرِهٖ وَاشْغِلْهُ بِنَفْسِهٖ وَاجْعَلْ تَدْبِيْرَهٗ تَدْمِيْرًا عَلَيْهِ۔

اے اللہ! جو ہمارے اور مسلمانوں کے متعلق برائی اور شر کا ارادہ رکھے تو اس کے مکرو فریب کو اسی کے خلاف کر دے۔ اسے اپنے ہی جی میں مشغول کر دے اور اس کی کوشش اور سوچ کو اس کی تباہی کا ذریعہ بنا دے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (یونس ۸۵۔۸۶)

اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے ظلم کا نشانہ مت بنائیو اور کافروں کی قوم سے ہمیں اپنی خاص رحمت کے ساتھ نجات دیجیو۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ ۲۵۰)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بہت زیادہ صبر عنایت فرما اور ہمیں لڑائی میں ثابت قدم رکھ اور لشکر کفار پر فتح یاب کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ آل عمران ۱۴۷)

ہمارے مالک! ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے پاؤں جما دے اور کافروں پر ہمیں فتح عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

اے کتاب اتارنے والے! بادلوں کو چلانے والے! اور جماعتوں کو شکست دینے والے اللہ! انہیں شکست دے، انہیں ہلا کر رکھ دے اور ہماری ان پر مدد فرما۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔ (متفق علیہ)

اے اللہ! اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہم نہ ہدایت پا سکتے تھے، نہ خیرات کر سکتے تھے اور نہ نماز پڑھ سکتے تھے۔ ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما اور اگر ہمارا آمنا سامنا دشمن سے ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرمانا۔ بلاشبہ دشمن ہم پر چڑھ دوڑے ہیں اور ہم نے ان کے کفر واستبداد کا انکار کیا ہے اگر وہ اس کا ارادہ رکھیں تو۔

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (متفق علیہ)

عظیم وبردبار اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرش عظیم کے مالک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرش کریم کے مالک، آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی الہ نہیں ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، سَاجِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (متفق علیہ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم اپنے رب کی تعریف کرنے والے، اسے سجدہ کرنے والے، اس کی عبادت کرنے والے، اس سے توبہ کے طلب گار اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی اس نے مدد کی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دے دی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (متفق علیہ)

اے اللہ! ہم تیرے پناہ چاہتے ہیں غم اور دکھ سے، عاجز ہونے اور سستی سے، بزدلی اور کنجوس سے، قرض کے چڑھ جانے اور لوگوں کے غالب آجانے سے۔

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ (رواہ ابن السني)

معزز اور بردبار اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں۔ عرش عظیم کا مالک اور ساتوں آسمانوں کا رب، اللہ پاک ہے۔ اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ثناء بڑی شان والی ہے اور تیری پناہ بہت معزز ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلاَّ مَاجَعَلْتَهٗ سَهْلاً وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلاً۔ (رواہ ابن السني) اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے اور جب تو چاہے تو غم کو آسان فرمادے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ ، لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ (رواہ ابوداوٗد، والترمذي والنسائی وابن ماجہ)

اے اللہ! جن لوگوں کو تونے ہدایت دی ان میں ہمیں بھی ہدایت نصیب فرما اور جن کو تو نے معافی دی ہے ان میں ہمیں بھی معافی عطا فرما۔ اور جن کی تونے ذمہ داری لی ہے۔ ان میں ہمارا بھی ذمہ دار بن جا اور جو تونے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت ڈال دے۔ اور جو تو نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ اس کی تکلیف سے ہمیں بچا۔ بے شک تو فیصلہ کرتا ہے۔ تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے تو دوستی لگالے وہ ذلیل نہیں ہوتا۔ اور جس سے تجھے دشمنی ہو جائے وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند وبالا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلَنَا مَا وَعَدْتَنَا ، اَللّٰهُمَّ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا (رواہ مسلم)

اے اللہ! ہم سے تو نے جو وعدہ کر رکھا ہے اسے پورا فرما۔ اے اللہ! ہم سے تونے جو وعدہ کر رکھا ہے اسے ہمیں عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَقُلُوْبُنَا وَقُلُوْبُهُمْ بِيَدِكَ وَاِنَّمَا يَغْلِبُهُمْ اَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہمارا بھی رب ہے اور ان (کفار) کا بھی رب ہے۔ ان کے اور ہمارے دل تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور ان پر تو ہی غالب آسکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِالْاِسْلَامِ رَاقِدِيْنَ وَلَا تُشْمِتْ بِنَا عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ ۔ (رواہ الحاکم)

اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما کہ ہم اسلام سے (مبادا) غفلت برتنے والے ہو جائیں۔ کسی دشمن اور حاسد کی تکلیف سے خوش ہونے والا ہمیں نہ بنا۔ اے اللہ! ہم ہر بھلائی تجھ سے مانگتے ہیں کہ جس کہ خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہم ہر شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں کہ جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِاَنَّنَا نَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (ابوداوٗد، الترمذي النسائی، ابن ماجہ)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس لیے مانگتے کہ بلاشبہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ایک ہے، وہ معبود برحق بے نیاز ہے کہ جس نے کسی کو جنا نہیں، (تو کسی کا باپ نہیں) اور نہ اسے کسی نے جنا ہے (تو کسی کا بیٹا نہیں) اور کوئی اس کا ہمسر نہیں وہ اکیلا ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، مَا شَاءَ اللّٰهُ ، لَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ اِعْتَصَمْنَا بِاللّٰهِ ، اِسْتَعَنَّا بِاللّٰهِ ، تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ (الأذکار للنووي ص ۳۰۵)

نہ قدرت و حرکت ہے اور نہ قوت مگر بڑے ہی عالی رتبہ والے اور جلیل القدر اللہ کی مشیت سے، جو اللہ نے چاہا (سو وہی ہوا) قوت تو صرف ایک اللہ کے (حکم) سے ہے۔ ہم اللہ کی مہربانی سے ہی گناہوں سے باز رہے، اللہ کی ہی ہم نے مدد چاہی، اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا، ہمارے لیے اللہ کافی اور وہ بہترین کارساز ہے۔

☆☆☆☆☆

توحید باری تعالیٰ... سلسلہ دروس احادیث

شہید عالم ربّانی استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد وعلی آلہ وصحبہ وذریتہ اجمعین، اما بعد:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

من وحداللہ تعالیٰ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا، اللہ تعالیٰ کی توحید پر قائم رہا، اللہ تعالیٰ کو یکتا جانامن وحدہ اللہ تعالیٰ وکفر بما یعبد من دونہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کو یکتا جانا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کی عبادت کی جاتی ہے' ان کا انکار کیاحرم مالہ ودمہ تو اس کا مال اور جان حرام ہو گئی یعنی محترم ٹھہری وحسابہ علی اللہ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

مسند احمد کی روایت ہے، صحیح حدیث ہے۔ حدیث ہمارے سامنے یہ بیان کرتی ہے کہ جس کے اندر یہ بنیادی صفت پائی گئی کہ اُس نے لا الہ الا اللہ کا بنیادی تقاضہ پورا کیا۔ ''من وحداللہ تعالیٰ وکفربما یعبد من دونہ''۔ کلمہ یعنی دو اجزا پر مشتمل ہے ایک اس چیز کا اثبات کرنا اور اس چیز کی نفی کرنا۔

اثبات اس چیز کا کہ اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر، اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سمیت جیسا اللہ تعالیٰ کی کتاب نے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نے بیان کیا کہ ویسا ایمان لے کر آنا... تو اس کو توحید کہتے ہیں۔ توحید کو تسلیم کرنا کلمہ کا ایک جز ہے۔ اور کلمہ کا دوسرا اجزا انکار پر مبنی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا باقی ہر ایک کی عبادت سے انکار کرنا اور کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات میں، صفات میں شریک نہ ٹھہرانا جس کسی نے یہ کیا جو ہم نے پہلے حدیث پڑھی اس کے اندر یہ ذکر آتا ہے کہ آخرت میں اس کے کیا ثمرات نکلتے ہیں ۔توحید پہ قائم کے اور شرک سے اپنے آپ کو بچانے کے۔ یہ جنت میں داخلے کی کنجی ہے، یہ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ لیکن دنیا کے اندر بھی اس کلمے پر ایمان لانے کے کچھ نتائج نکلتے ہیں۔

اُس میں ایک نتیجے کی طرف اس حدیث نے اور اہم ترین نتائج میں سے ایک کی طرف اس حدیث نے اشارہ کیا کہ جس نے یہ تسلیم کر لیا، لا الہ الا اللہ کو صدق دل سے تسلیم کر لیا، اِس کا اقرار کر لیا تو ''حر م مالہ و دمہ'' اس کا جان و مال حرام ٹھہرا۔ محض کلمے پر ایمان لے آنے سے انسان کی جان بھی محترم ہو جاتی ہے۔ اور اس کا مال بھی محترم ہو جاتا ہے پھر مسلمانوں کے لیے اس پر ہاتھ ڈالنا حرام ہو جاتا ہے۔وحسابہ علی اللہ اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ یعنی اسلام لانے کے بعد اس سے جو غلطیاں اور کوتاہیاں ہوئیں اس کا حساب پھر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا عہد نہیں توڑ تا تو اُس وقت تک ہمارے لیے جائز نہیں ہو گا یا مسلمانوں پر جائز نہیں ہو تا کہ وہ اس کے جان و مال کے اوپر ہاتھ ڈالنے والے بنیں۔ تو دوسری روایت میں اس طرح آتا ہے، اسی سے مشابہ حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ ویقیموا الصلٰوۃ ویؤتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم إلا بحق الإسلام وحسابھم علی اللہ

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے خلاف قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہٰ نہیں اور گواہی دیں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور زکوۃ ادا کریں اور نماز قائم کریں''۔

اگر انہوں نے ایسا کر لیا لا الہ الا اللہ کو تسلیم کر لیا۔ اس کے جو عملی تقاضے ہیں اس کو پورا کرنا شروع کر دیا۔ نماز اور زکوۃ جس کے سب سے بڑے مظہر ہیں، دین کو تسلیم کر لینے کے اور اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو، ربوبیت کو مان لینے کے۔ جس نے یہ کر لیا انھوں نے اپنی جان و مال مجھ سے محفوظ کر لی۔ اس کے خلاف قتال جائز نہیں سوائے اسلام کے حق کے ۔یعنی اگر اسلام لانے کے بعد خود انھوں نے کسی اسلام کی ایسی مخالفت کا ارتکاب کیا جس پر شریعت نے سزا مقرر کی ہے، مثلاً چوری کی تو وہ مسلمان رہے گا لیکن اگر اُس نے نصاب کے بقدر مال چوری کیا اُس کا ہاتھ کٹے گا۔ اس طرح اگر وہ شراب پینے کا مرتکب ہوا تو کوڑے اُس کو لگیں گے ۔یعنی اسلام کا حق ادا کرنے میں جہاں کوتاہی ہو گی تو جو سزا اسلام نے مقرر کی ہے وہ اس کے اوپر نافذ کی جائے گی۔ یہاں تک کہ اس نے قتل کیا، قتل ناحق کیا تو وہ مسلمان رہے گا لیکن اس کو سزا دی جائے گی اور اُس سے قصاص لیا جائے گا، اگر مقتول کی ولی اور وارث نے اس کا مطالبہ کیا۔ تو یہ حدیث مبارکہ جس سے ہم نے بات شروع کی وہ یہ بتاتی ہے کہ اسلام لے آنے سے اور توحید پر قائم رہنے سے انسان پر دنیا میں سب سے جو بڑے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس میں اہم ترین چیز یہ ہے کہ اُس کا جان و مال محفوظ ہو جاتا ہے۔

اس میں ہم میں سے ہر ایک کے لیے اور پورے معاشرے کے لیے بطور معاشرہ سوچنے کا مقام ہے کہ یہ حرمت کا، کسی انسان کی جان و مال کی حرمت کا بنیادی پیمانہ ہے۔ اور یقیناً اُن حکمرانوں کے لیے یہ سوچنے کا مقام ہے۔ فوج میں پولیس میں موجود لوگوں کے لیے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ چاہے وہ صالح مسلمان نہ بھی ہو، چاہے وہ مجاہد نہ بھی ہو اور چاہے وہ کوئی عالم نہ بھی ہو اور چاہے کوئی اپنی زندگی میں پابندِ شرع نہ بھی ہو۔ لیکن توحید پہ قائم ہے اور شرک سے اپنے آپ کو پاک رکھا ہوا ہے تو محض اس وجہ سے اس کے مال و جان پہ ہاتھ ڈالنا حرام ہے۔

جو ادارے بطور ادارے کام ہی یہ کر رہے ہیں اور اپنے منہ سے اعلانیہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری ترجیح اول ہے ہی ملک کے اندر جنگ کرنا اور ملک کے اندر اپنی قوت کو کھپانا...جیسا کہ اس سال کے آغاز میں پاکستان کی فوج نے اعلان کیا ہے اور جیسا کہ غیر اعلانیہ طور پر وہ یہ کام سالوں سے بلکہ دہائیوں سے کیے چلے آرہی ہے۔ جیسا کہ ہماری پولیس اور سیکورٹی اداروں کی ترجیحِ اول ہے کہ جو دین کا نام لیتا ہے وہی ان کے سب سے زیادہ نشانے پر ہے۔چوریوں، ڈاکوں اور جرائم کی وہ سرپرستی کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کا نام لینے والوں اور اللہ تعالیٰ کے دین کو زمین پر نافذ کرنے کا مطالبہ کرنے والوں کا خون اپنے لیے حلال جانتے ہیں۔ تو یہ سوچنے کا مقام ہے ان کے لیے کہ ان سارے جرائم کا کیسے جواب دیا جائے گا؟ جن لوگوں کی صریح اجازت سے، جن کور کمانڈرز کے احکامات سے یا کور کمانڈر کانفرنس میں بیٹھ کر خاموش قسم کی تائید اُنھوں نے کی۔ اُس سے یہ سارے جرائم ہوئے جن کی وجہ سے پاکستان کی Air Bases امریکہ کے لیے مسخر ہوئیں، پاکستان کی فضا امریکہ کے لیے کھلی، پاکستان کے پانی امریکہ کے لیے کھلے۔ اور لاکھوں افغانی بھائیوں کو شہید کیا گیا، بہنوں کو شہید کیا گیا۔ وہ اس میں سے ایک ایک خون کا کیسے جواب دیں گے؟ اس طرح وہ لوگ کہ جن کے احکامات پر قبائل میں آپریشن ہوئے یا جنھوں نے اُن آپریشنوں میں شرکت کی یا جنھوں نے میدان میں آکر خود Operational سطح پر ان کی کمانڈ کی، یہ سارے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں جاکر اُس ایک ایک خون کے قطرے کا کیا جواب دیں گے۔ جب کہ یہ صریح حدیث خون بہانے کو حرام قرار دے رہی ہے۔

اس طرح اس سے بھی آگے بڑھتے ہوئے وہ ایئر مارشل، جن کے احکامات کے اوپر قبائلی علاقہ جات میں عام آبادیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ایک دفعہ، دو دفعہ یا چار دفعہ ہو تا تو ہم بھی کہتے کہ اتفاقاً ہو گیا، غلطی سے میزائل گر گئے۔ لیکن جب آپ کو ایک باقاعدہ Pattern نظر آئے، ایک پوری ترتیب سے نظر آئے کہ آبادی در آبادی کو نشانہ بنایا جائے اور یہیں پر بات نہیں رکتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو بھی نشانے پر رکھا گیا۔ یہ ایک، دو، چار اور چھ کی بات نہیں ہے۔ بلا مبالغہ سیکڑوں مسجد اور مدارس قبائلی علاقہ جات، وزیرستان سے لے کر سوات تک میں شہید کیا گیا اور ان کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جن کے متعلق ہم نے ثقہ لوگوں کی زبانی سنا، جن کی تصاویر اور ویڈیوز ہم تک پہنچی۔ ان ساری مساجد کو گرانے کی جنھوں نے احکامات دیے، اور جو پائلٹ اُڑے اور اُڑ کر ان پر بم باریاں کیں' چاہے وہ ہیلی کاپٹروں کے پائلٹ ہوں یا جہازوں کے پائلٹ ہوں۔ وہ دو چار چھ یا آٹھ لوگ نہیں! اتنی مساجد گرانے کے لیے بہت سارے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس کام کے اندر ملوث ہوں، تو تب جاکر اتنی تباہی مچتی ہے۔ جنھوں نے بھرے بازاروں کے اوپر، جیسے مکین بازار کے اوپر، سراروغہ بازار کے اوپر آرمیزائل گرائے جبکہ وہ لوگوں سے بھرے ہوئے تھے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس خون کے ایک ایک قطرے کا کیا حساب دیں گے؟ مسلمانوں کے گھروں کی جو تباہی ہوئی، مال کی جو تباہی ہوئی جو ان کے نتیجے میں ہوئیں، اس کا کیا جواب دیا جائے گا؟ یہ بہت بھاری سوالات ہیں کہ جن کا آخرت میں جواب دیا جانا ہے۔ اور حدیث میں اس طرح آتا ہے...یقیناً ہر مسلمان کے لیے سوچنے کا مقام ہے...حدیث میں آتا ہے "يجي المقتول" "مقتول اس حال میں کہ اُس نے اپنے سر کو اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے ہو گا اور اس کی رگوں سے خون جاری ہو گا۔ اُبل اُبل کر باہر نکل رہا ہو گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے آکر کھڑا ہو گا۔ اور کہے گا "یا ربی" قاتل کی طرف اشارہ کر کے کہے گا کہ اے میرے رب!" سل هذا "اس سے پوچھ" فيما قتلاني "اس نے کس جرم میں مجھے قتل کیا تھا؟ یہ اتنا بھاری سوال ہے، اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے کھڑے ہو کر کسی سے کیا جائے اور اس (قاتل) نے قتل ناحق کیا ہوا ہو۔ تو ایک قتل کا جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ ایک قتل میں براہ راست شریک نہ بھی ہو، اس قتل میں ہلکی سی شرکت کا جواب دینا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کجا یہ کہ ایک ایک بندے نے، ان فوجی جرنیلوں میں سے اور ان اعلیٰ افسران میں سے ایک ایک بندے نے اپنے اوپر ہزاروں یا لاکھوں لوگوں کے قتل کے سوالات جو ہیں اس کا بوجھ اُٹھایا ہوا ہے۔ تو کیسے وہاں پورے پورے مجمع کا سامنا کیا جائے گا۔ تو پھر اس وقت کیا حال ہو گا جب محض موحد اور محض اللہ تعالیٰ کا نام لینے والے نہ ہوں بلکہ ان میں علما شامل ہوں، ان کے اندر مجاہدین شامل ہوں، ساری دنیا کو چھوڑ کر، اپنی ہنستی بستی دنیاؤں کو لات مار کر' اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنے کی خاطر ہجرت کرنے والوں کا خون اس میں شامل ہو۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس کھڑے ہو کر سوال کریں گے۔ جب شیخ اُسامہؒ سے لے کر پیچھے تک کتنی قیادتیں شہید ہوئی ہیں مجاہدین کی، جو امریکہ کے خلاف جہاد میں مصروف تھیں اور جو امت کی آزادی کے لیے جنگ لڑ رہی تھیں۔ یہ سوال کسی سے تو پوچھا جانا ہے! اس حکومت سے، اس ملک کے اربابِ اختیار میں سے اور ان کی معاونت کرنے والوں میں سے بہت سے لوگوں سے یہ سوال پوچھا جانا ہے! وہ سب کیا جواب دیں گے۔ ان کے سوچنے کا مقام ہے!

ابھی بھی وقت ہے کہ انسان توبہ کرے۔ اگر سو بندوں کا قاتل توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں بشرطیکہ سچی توبہ ہو، اعتراف ہو غلطی کا، رجوع ہوں ان ساری چیزوں کا اور جن جن کا حق اُن کو واپس لوٹانے کا موقع ہے اور جن جن چیزوں کو درست کرنے کا موقع ہے ان کو درست کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ میں، آپ اور ہم میں سے کوئی بھی بند نہیں کر سکتا اُن دروازوں کو۔ لیکن توبہ کیے بغیر اتنا بھاری جرم ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس چلا جائے تو یہ وہ واحد جرم ہے شرک کے علاوہ، جس کے لیے قرآن نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ اس کی سزا ہمیشگی کی جہنم ہے۔ گو کہ علما کا اتفاق ہے اس مسئلے پر، یعنی اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہی ہے

کہ شرک کے علاوہ اور کوئی گناہ نہیں ہے جو اس کو جہنم میں لے جائے گا۔ لیکن قتل کی سزا کے طور پر اتنی دیر جہنم میں رہنا پڑے گا گویا کہ ہمیشہ کی زندگی اس نے گزار دی۔ اتنی سخت سزا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قتل ناحق کرنے والوں کو پانچ وعیدیں سنائیں:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا (النساء:۹۳)

"جس نے جان بوجھ کر مومن کو قتل کیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے غضب ناک ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر پڑے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جہنم تیار کی ہے اور بہت بُرا ٹھکانہ ہے"۔

ایک اتنی سخت سزا جس کے بارے میں سنائی جا رہی ہو۔ اتنی سخت وعید سنائی جا رہی ہے کیسے انسان اطمینان سے اتنے بڑے جرم کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ محض اس قسم کے بے وزن دعوؤں کی بنیاد پر کہ ہم نے اپنے ملک کو بچانا تھا اور قومی مفاد اور ملکی مصلحت اس چیز میں تھی۔ قیامت کے دن یہ قومی مصلحت اور ملکی مفاد کی باتیں کسی کام نہ آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہو کر اس کا جواب دینا ہو گا۔

سل هذا فيما قتلاني

"اے رب اس سے پوچھ کہ کس جرم میں مجھے قتل کیا"۔

یہ تو ان مجرموں کا معاملہ ہے۔ اس طرح جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے کے لیے نکلتے ہیں۔ ان کو ہر لمحے اور بھی زیادہ لرزاں اور ترساں رہنا چاہیے کہ ان کے جہاد کے میدان میں ایک بھی ناحق قطرۂ خون نہ بہے۔ اس لیے کہ یہ ایسا جرم ہے کہ سرزد ہو جائے تو پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہیں بچتا۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ یہ ایسا جرم ہے حدیث میں آتا ہے کہ:

لا مخرج لمن أوقع نفسه فيها

"جس نے ایک دفعہ اس میں اپنے آپ کو گرا دیا اس کے نکلنے کے لیے آسان راستہ باقی نہیں بچتا ہے"۔

یہ ایسا جرم ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ

فأول ما يقضى بين الناس في الدماء

"قیامت کے دن سب سے پہلے جو فیصلہ ہو گا وہ لوگوں کے درمیان خون کا ہو گا"۔

تو خون کے فیصلے سب سے پہلے کیے جائیں گے۔ اس جرم سے انسان اپنے آپ کو جتنا دور رکھ سکتا ہے اور جتنا احتیاط کے ساتھ اس راستے پر چل سکتا ہے چلے۔ اور کسی انتقام کا جذبہ اور کسی قسم کی دشمن کی طرف سے ظلم اور تشدد اور کسی قسم کی اشتعال دلانے کی حرکتیں ہمیں اس بات پر مجبور نہ کریں کہ ہم شریعت کی مقرر کردہ حدوں کو پار کرنے والے یا بالکل ان حدوں کے قریب قریب گھومنے والے بن جائیں۔ کیونکہ جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ:-

"جو بالکل حرام کی سرحدوں پر گھومتا ہے اور قریب ہے کہ وہ حرام کے اندر گر جائے"۔

اپنے آپ کو مشکوک خون سے دور رکھنا چاہیے اور یہ کوشش یہی ہونی چاہیے کہ ہمارا ہر فعل مومنین کے دلوں کی ٹھنڈک اور راحت کا باعث ہو۔ ان کے لیے تکالیف کا باعث نہ ہو۔ ہمارے بس میں ہو تو ہم کوئی ایسا کام بھی نہ کریں۔ یہ تو ہم مجبور ہیں اس حالت میں کہ دشمن نے اپنے بہت سے مراکز عین اہل ایمان کے بیچ بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن دل کی کیفیت بہر حال یہی ہونی چاہیے اور احتیاط بھی اسی درجے کی ہونی چاہیے کہ ہمارے بس میں ہو کہ اہل ایمان کو جو دھماکے آواز جاتی ہے، اس سے جو تکلیف ہوتی ہے' وہ بھی نہ پہنچائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ بتائے ہوئے احکام کے مطابق، ان کے دائرے میں رہتے ہوئے جہاں تک شریعت نے گنجائش دی ہے اور جو احکامات شریعت نے مقرر کیے ہیں 'بس اُس دائرے کے اندر رہ کر ہم نے اپنا سفر طے کرنا ہے اور اپنے آپ کو جتنا دور رکھ سکے انسان ان اُمور سے رکھنا ہو گا۔ ناجائز قتل سے، ناجائز کا مال ہتھیانے سے، کسی کو ناجائز اغوا کرنے سے سارے اُمور سے جتنا دور رہ سکیں اور سلامتی کے ساتھ ہی جہاد کا سفر طے کر سکیں اُتنا ہی اچھا ہے۔

تو یہ حرام ہے! حرام!!! اور بالخصوص جنہوں نے شریعت کا نام لیا اور شریعت کا جھنڈا کے کر اُٹھے ہوں۔ شریعت یا شہادت جن کا نعرہ ہو۔ ان پر تو بدرجہ اولیٰ یہ چیز لازم آتی ہے کہ ہر اہل ایمان کے لیے ان کے دل بھی نرم ہوں، ان کے اعمال بھی اہل ایمان کی حفاظت کا اور سلامتی کا باعث بنتے ہوں۔ چاہے اُس کے اندر گناہوں اور وہ خطا میں مبتلا ہو، چاہے وہ فاسق اور فاجر مسلمان ہو۔ لیکن ہمارے ہاتھ اُن کے لیے کسی اذیت کا باعث نہ بنتے ہوں بلکہ ان کو دین کے قریب لانے کا ہی اور اسلام اور جہاد کی محبت ان کے سینوں میں اتارنے کا ذریعہ بنتے ہوں۔

پیارے بھائیو! یہ ایک اثر ہے جو لا الہ الا اللہ کا اس دنیا پر ہوتا ہے۔ کہ یہ بس ایک حد ہے جو اس پر قائم ہے، اس کی جان و مال 'میرے جان و مال کی طرح ہے اور نہ اپنی جان و مال بچانے کے لیے اس کی جان لی جا سکتی ہے اور نہ کسی اور غیر شرعی دلیل کے ذریعے سے ہم ان کے جان و مال کو مباح کر سکتے ہیں۔ اسی حدیث کا ایک اور بھی پہلو ہے، اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو ان شاء اللہ اگلی نشست میں بات کریں گے۔

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد ان لا اله الا انت نستغفرك ونتوب اليك

وصلى الله على محمد و آله وصحبه اجمعين... برحمتك يا ارحم الراحمين

☆☆☆☆☆

مسلمانوں کا اولین دشمن امریکہ ہے!

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم الله والحمدلله والصلوٰة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن تبعه

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلا علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد!

ٹرمپ کے جارحانہ صلیبی رویے نے امریکہ اور اس میں بسنے والے اکثریتی باشندوں کے مسلمانوں کے لیے بغض و عداوت سے بھرپور نفسیاتی چہرے کو عیاں کر دیا ہے۔ اس فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے جو امریکہ دیتا رہا ہے اور وہ اُن "عالمی اصولوں" کا رد ہو گیا ہے جن کی رو سے امریکہ کو افغانستان میں مسلمانوں سے لڑنے کا حق ہے اور یہ کہ دہشت گرد حقیقی مسلمانوں کی ترجمانی نہیں کر رہے۔

اس بے وقوف صلیبی کی حرکتوں نے "مسلم" حکمرانوں کی فرار اختیار کرنے، بھیک مانگنے ، جھکنے کی تمام پالیسیوں کی ناکامی کو ظاہر کر دیا ہے ، جنہیں یہ نام نہاد عالمی قوانین یا عالمی قانونی کا درجہ دیتے ہیں۔ اور انہی حرکتوں نے فلسطین کا سودا کرنے والوں کی مایوسی کو بھی طشت ازبام کر دیا ہے جو اب اسرائیلی دفاع کے لیے نوکر بن گئے ہیں۔ یہاں پر ان لوگوں کا خوف بھی غلط ثابت ہو گیا ہے جو یہ سوچ کر دہشت زدہ ہو جاتے ہیں کہ کہیں امریکہ انہیں دہشت گردوں کی فہرست میں نہ شامل کر دے۔

یہاں پر اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے معاہدے کر کے جھکنے والوں اور امریکہ کے ساتھ عسکری تعاون کر کے اس کے سامنے سجدہ ریز ہونے والوں کی پالیسی کی سیاسی ناکامی بھی ظاہر ہو گئی ہے ۔ اسی طرح عرب لیگ، اسلامی ممالک کی تنظیم اور اقوام متحدہ کی نامرادی بھی آشکارا ہو گئی ہے۔

اس صورت حال نے مسلمانوں پر مسلط امریکی ایجنٹوں کمزوری اور نااہلی کو بھی نمایاں کر دیا ہے۔ یہ وہی ہیں جو امریکہ کی جانب للچائی نگاہوں سے دیکھتے رہتے ہیں اور ہمہ وقت اُس کی جانب سے ملنے والی مدد، رہنمائی اور حمایت پر رال ٹپکاتے رہتے ہیں لیکن امریکہ نے انہیں کوئی اہمیت نہ دے کر ان کو بری طرح بے توقیر کیا ہے۔

امریکہ اور اس کے دھوکہ باز رہ نماؤں کی پالیسیوں نے یہ واضح تر کر دیا ہے کہ کسی شک اور شبے کے بغیر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امریکہ سے نبٹنے کا بہترین راستہ دعوت و جہاد ہی ہے۔ یہ وہی راستہ ہے جو محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اپنے ہر لفظ میں امت کو بتاتے رہے۔

شیخ رحمہ اللہ بار بار امت کو یہ یاددہانی کرتے رہے کہ امریکہ اِس کا اولین دشمن ہے، دورِ حاضر کا ہبل اور سانپ کا سر ہے۔ مادیت پرست سیکولر مغرب اور امت محمدیہ علی اللہ علیہ وسلم کے مابین جنگ میں امریکہ کی مسلمانوں سے دشمنی، حقیقت میں مذہب دشمنی ہی کی بنیاد پر ہے۔ یہی سب کچھ شیخ رحمہ اللہ کے پیغامات، ملاقاتوں اور بیانات میں تفصیل سے ذکر ہوتا تھا۔

اور پھر انہوں نے صرف ان باتوں اور قیل و قال پر ہی اکتفانہ کیا بلکہ انہوں نے امت کے لیے ایک واضح مثال بھی قائم کر دی اور ثابت کیا کہ اُن لوگوں کے لیے امریکہ پر ضرب لگانا بالکل ممکن ہے جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور پھر اپنے عزم مصمم لیے ہوئے پوری کوشش و جُہد کرتے ہیں۔

اُن کے ساتھیوں نے عدن، صومالیہ نیروبی، دارالسلام میں اس پر ضرب لگائی اور پھر عدن میں اس کے بحری بیڑے پر حملہ کیا اور اس کے بعد امریکہ کی سرزمین پر ہی عظیم معرکہ ہوا۔ اُنہوں نے اور ان کے بھائیوں نے امریکیوں کے مقابلے میں تناسب کے لحاظ سے بالکل مفقود وسائل کے ساتھ یہ سب کارنامے سرانجام دیا۔ جیسا کہ ہمارا ایمان ہے کہ ہم ان وسائل پر بھروسہ نہیں رکھتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں، پھر مضبوط ارادے اور عزم کے ساتھ ایسی ضرب لگاتے ہیں کہ جس کے نتیجے میں یہ پہاڑ غائب تو نہیں ہوا کرتے لیکن اپنی جگہ سے ہٹتے ضرور ہیں!

وہ اور ان کے بھائیوں (اللہ ان کی شہادتیں قبول فرمائے اور جو قید ہیں انہیں رہائی دلائے) نے ایک عظیم مثال رقم کی اور واضح راستہ دکھایا۔ دعا ہے کہ اللہ انہیں بہترین جزائے خیر سے نوازے اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کے لیے خیر کا باعث بنائے۔

امریکہ کی خواہش تھی کہ جہاں تک ممکن ہو دنیا کو اُن کے بارے میں بدظن کرے اور ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کی نظروں سے اُن حقائق کو اوجھل رکھا جائے جنہیں وہ بیان کر رہے تھے۔

آخر کار قدیم صلیبی سرشت میں گندھے اہل صلیب' اس حالت میں لوٹ آئے کہ تمام صلیبی اقوام و ممالک بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ دھوکہ دہی اور خیانت میں لتھڑے ہوئے کفار ہر طرف سے امڈ آئے اور ببانگ دہل کہنے لگے کہ ہاں! مسلمانوں کے ساتھ یہ جنگ ایک مذہبی جنگ ہے۔ یہ جنگ ہے تحریف شدہ تورات (جس کے متعلق ان بے وقوف صلیبیوں کا خیال ہے کہ اس کی تعلیمات کے مطابق نیل اور فرات کے درمیان کی سرزمین یہود کے لیے خدائی عطا ہے) اور اس قرآن کریم کے درمیان جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ زمین اللہ کے مومن بندوں کی ہے اور امت محمدیہ علی صاحبھا السلام کی ہے اور یہ امت اس تمام میراث کی مالک ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔

لہٰذا تاریک الخیال صلیبیوں اور ان کی بے وقوف عوام نے اُس مخفی راز کو خود ہی فاش کر دیا کہ جسے اُن کے پیشوا اب تک چھپائے ہوئے تھے۔ یعنی یہ جنگ محرف تورات اور قرآن مقدس کے مابین ہے!

پس اے میری مسلمان امت! یہ حقائق کے آشکارا ہونے کی گھڑیوں میں سے ایک گھڑی ہے جو شاید اُن سب کو خوابِ غفلت سے بیدار کر دے جو اب تک فریب اور دھوکہ دہی کا شکار ہے اور جو امریکہ کے خلاف دعوت و جہاد کے راستے میں حائل ہر طرح کے وہن، خوف اور ڈر کو ختم کر دے گی۔

امریکہ اُس وقت تک جارحیت اور ظلم پر مبنی اپنے کرتوت نہیں چھوڑے گا جب تک اُس کے سرمایہ اور کوششوں سے بننے والے عالمی قوانین کو ختم نہ کیا جائے اور جب تک اُس کے اُن ایجنٹوں کا صفایا نہ کیا جائے جو اُس آن اُس کی مدد کرتے ہیں، اُس سے خوف کھاتے ہیں اور اپنے متعلق اُس کے فیصلوں سے کانپتے ہیں۔

صرف اور صرف جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ ہی امریکہ کو شکست کھانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ زہد و توکل، عقائد اسلامی اور احکام شریعہ پر صبر و ثبات، اسلحے کی طاقت، دعوت و دلیل کی قوت، نفیرِ عام، ابلاغ، ثابت قدمی اور یقین کے ساتھ اسلام اور شریعت اسلامیہ کی نصرت ہی امریکہ کو شکست دے سکتی ہے۔

مجاہدین فی سبیل اللہ، علمائے حق، اہلِ صدق مسلمانوں کی دعاؤں اور توحید کے پرچم تلے متحد امت کے ہاتھوں امریکہ بالضرور ہزیمت اٹھائے گا، باذن اللہ!

ان شاءاللہ یہ مجاہدین اللہ کی راستے میں لڑتے ہوئے ضرور بالضرور امریکہ کو شکست دیں گے، جن مجاہدین کے ساتھ علمائے حق کا ساتھ اور اہلِ صدق مسلمانوں کی دعائیں ہیں اور وہ خود بھی توحید کے پرچم تلے متحد ہیں۔

پس اے میری محبوب امتِ مسلمہ! آؤ کہ یکجان ہو کر ہر محاذ پر امریکہ سے اسی طرح لڑیں جس طرح وہ ہر جگہ ہمارے خلاف جارحیت کا ارتکاب کر رہا ہے۔ آؤ کہ اس سے لڑنے کے لیے متحد ہوں اور باہمی افتراق، انتشار و تقسیم کو ختم کر دیں۔

اے دنیا بھر کے مجاہدین! ہر جگہ اپنی امت کی دفاع کی جدوجہد کیجیے، اس کے غموں کو بانٹیں، ایک دوسرے کے قریب آئیں، متحد ہو جائیں، ایک دوسرے سے تعاون کریں، انتشار سے بچیں، نااتفاقی کا مظاہرہ نہ کریں۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں جیسا کہ آپ کے رب کا فرمان ہے:

إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف:۴)

"بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں"۔

پس ہر مجاہد کو چاہیے کہ اپنے بھائی کی مدد کرے، چاہے اُس کا تعلق جہاں سے بھی ہو۔ ہندی مجاہد کو اہلِ مغرب سے تعلق رکھنے ولاے مجاہد کی نصرت کرنا ہے، شامی مجاہد کو افغانی مجاہد کا دست و بازو بننا ہے، مصری مجاہد کو شیشانی مجاہد کے سینے سے لگانا ہے! اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ!

اے انتشار کی طرف دعوت دینے والو! جو امریکی امداد پر پلتے ہیں اور جو امریکہ ہی کی پالیسی پر چلتے ہیں، سن لو! ہم ایک امت ہیں، ہم کسی قسم کی مصنوعی اور کفار کی مقرر کردہ سرحدوں کو نہیں مانتے، ہم کسی خاردار تار اور چیک پوسٹ کے قائل نہیں ہیں جو مرتد جارحین نے ہم پر مسلط کی ہیں اور نہ ہی کسی ایسے نقشے کو جو ظالم اور مرتد طواغیت نے بنائے ہیں۔

اے میرے مجاہدین! خوب جان لیجیے کہ آپ کا سب سے موثر اور اہم ہتھیار اپنے عقیدے سے چمٹ کر رہنا ہی ہے، اور فرماں برداری، صدق، اخلاص، وفاداری، ترک معاصی کرتے ہوئے جہاد کے راستے پر چلتے رہنا ہے۔ پس ثابت قدم رہیے اور ہرگز پریشان مت ہوں اور پیچھے نہ ہٹیں، اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو ایسی فتح سے نوازیں گے جیسا اس نے آپ سے پہلوں کو نوازا تھا۔ پس معصیتوں، خونِ ناحق، مسلمانوں کی حرمات، جھوٹ، دھوکہ دہی اور ہر طرح کے ظلم سے اپنا دامن بچا کر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سے توفیقِ جہاد سلب کر لی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے مدد فرمائے گا اور تمہارے قدموں کو ثبات عطا فرمائے گا"۔

قابل احترام علمائے کرام! سچے اور پامرد گروہ کی طرح ثابت قدم رہیے! امت کو حکم شرعی بتائیے اور ازبر کروائیے کہ جارح حملہ آوروں، ظالموں اور طواغیت و مرتدین کے خلاف قتال کی صفیں آراستہ کرنا واجب ہو چکا ہے۔ اور جان رکھیے کہ شریعت کی حاکمیت قائم کرنا ارکانِ توحید میں سب سے بنیادی اور اہم رکن ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء:۶۵)

"سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں"۔

مسلمانوں کے مابین فریضۂ وحدت کو کھول کھول کر بیان کیجیے کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور مسلمانوں کی تمام سرزمینیں وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی ایسی ہی ہیں گویا یہ سب ایک ہی متحدہ سرزمین ہے! اور ہر مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا خون، مال اور زمین حرام ہے (بقیہ: صفحہ ۳۵ پر)

سات سالوں کے بعد... نجات کہاں ہے؟

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بِسمِ اللہ والحمدُللہِ والصلاۃُ والسَّلامُ علیٰ رسولِ اللہ وآلِہ وصحبِہ ومَن والاہ

دنیا بھر میں بسنے والو میرے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امابعد!

عرب عوام کی اپنے فرماں رواؤں کے خلاف بغاوت کو سات سال گزر چکے ہیں۔ اس بغاوت کا سلسلہ تیونس سے شروع ہوا۔ پھر مصر، یمن، لیبیا اور شام میں (یہ انقلابات پھیلتے چلے گئے)۔

شام کے سوا تمام بغاوتوں کو کچل دیا گیا، جو عالمی طاقتوں کی باہمی رسہ کشی کا شکار ہونے کو ہے۔ تیونس، مصر، یمن اور لیبیا میں جابر حکمران فسادات اور بدعنوانی کی اعلیٰ ترین سطح پر واپس آ چکے ہیں۔ اس تلخ تجربے سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟ جو بدعنوانی، جرم اور ظلم کے خلاف عوامی غصے کے نقصان کی طرف جاتا ہے۔ شریعت کے نفاذ، جبر واستبداد کے خاتمہ اور اسلامی مقبوضات کو آزاد کروانے کے لیے مسلمانوں کے کوششوں اور خواہشات کو کیوں دبایا اور کچلا گیا؟

ہمیں ان تلخ تجربات پر غور کرنا ہو گا کہ دشمن کیونکر ان طاقتور انقلابیوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوا؟ ایسے انقلابی کہ جنہوں نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اور امریکہ اور مشرق و مغرب کو اپنے سامنے پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ ان کا دوبدو سامنا کرنے اور مقابلہ کرنے میں ناکامی کے بعد اُنہیں سازشوں کے ذریعے گھیرا گیا۔ اُنہیں آزادی، عظمت اور شریعت کی حکمرانی کے راستے سے ہٹایا گیا اور سودے بازیوں، ریشہ دوانیوں اور سیاسی مراعات کی دلدل میں گھسیٹ لیا گیا۔ جس کا لازمی نتیجہ دین و دنیا کا خسارہ تھا۔

سب سے اہم خامی جو ان انقلابات کی ناکامی کا سبب بنی اور جس کی تمام تر ذمہ داری قیادت پر موجود افراد کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ یہ خامی تھی نفاذِ شریعت کو انقلاب کے ابتدائی مراحل میں ہی مقصدِ اولیٰ قرار نہ دینا اور عوام کو ابتدا ہی سے نفاذ شریعت کے نعروں سے بے بہرہ رکھنا۔ لیکن پھر بھی عوام کو جب اور جہاں موقع ملا وہ شریعت کے نفاذ کا نعرہ لے کر اٹھے اور بعض تحریکوں نے انتخابات میں کامیابی کے لیے بھی عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لیے بھی شریعت کی تنفیذ کے نعرے کو استعمال کیا۔ یہ اسلامی تحریکیں ہی ہیں جو شرعی قانون کے نفاذ کے لیے کوشاں ہوتی ہیں لیکن جب مسودہ کو مدون کرنے کا مرحلہ آیا تو پھر ان میں سے اکثر اپنے وعدوں سے مکر گئے اور آئین و قانون کے مبہم متن پر اکتفا کر لیا۔ بلکہ بعض تحریکات جیسے 'حرکۃ النہضۃ' (تیونس) احکام شریعت کے نفاذ سے دست بردار ہو گئیں۔ یوں اس (النہضۃ) کا بھی سیکولر چہرہ عیاں ہو گیا۔

(حزب النور جیسی) بعض تحریکات ایسی بھی ہیں جنہوں نے ان انقلابات میں ایک پتھر تک نہیں پھینکا، ساری صورت حال کو تماشائی کی حیثیت سے دیکھتی رہیں اور سابقہ جمہوری طرز کی طرف پلٹ گئیں۔ انہوں نے اپنے سلفی المنہج ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شریعت کا اس طور مطالبہ کرتی ہیں کہ جس کے ذریعے مجرمین (سیکورٹی فورسز) کی حمایت حاصل کر سکیں اور طاغوتی لشکر کی مدد کر سکیں۔ بلکہ یہ بھی اعلان کیا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ امن معاہدے کی مخالفت نہیں کریں گے، نیز انہیں اسرائیل میں سفیر مقرر کیے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ان انقلابات میں سب سے شدید فقدان قیادت کا رہا۔ یہاں ایسی قیادت سامنے آئی جس نے اپنے ذاتی و گروہی فوائد سمیٹنے میں جلدی کی۔ ان میں سے اکثریت وہی تھے جو دہائیوں تک اس متعفن نظام کا حصہ بنے رہے، اس کی قانون سازی کی کونسلوں میں شامل رہے اس کے قوانین کو دل و جان سے تسلیم کرتے رہے بلکہ حکومتوں کا بھی حصہ رہے، اس سے بھی بڑھ کر ان میں سے بعض تو بدعنوان حکومتوں کے اہم ستونوں میں شمار ہوتے تھے۔ جب کہ بعض حزب اختلاف میں رہے کہ جس کی (نظام جمہوریت میں) حکومت کو ضرورت تھی، تاکہ وہ اس کے مسخ شدہ قبیح چہرے کو خوب صورت بنا کر پیش کرے۔ ان قیادتوں میں سے بعض ایسی امن مشنریوں کی رہ نمائی اور نگرانی میں پھلی پھولیں جو اسلامی تحریکات کو آپس میں لڑوانے کے لیے امریکہ کے اشاروں پر چلتی ہیں۔ یہ جزوی طور پر حکومت کے مخالف تھیں، لیکن اس کے خلاف جہاد یا قتال کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ظالمانہ ملکی قوانین کو ماننے سے انکار کو بھی تسلیم نہیں کرتیں۔

نظام سے بغاوت کرنے اور انقلابی تحریک برپا کرنے میں ایسے قائدین کسی طور بھی مسلمانوں کی رہ نمائی نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ انقلاب (بطور سماجی تبدیلی کے) کے لیے ضروری ہے کہ بدعنوان اور ظالم نظام کی جڑ کاٹ دی جائے اور اس کو اُلٹ کر اس کی جگہ نیا نظام رائج و نافذ کیا جائے۔

لیکن یہ سب کچھ ان قیادتوں نے نہیں کیا بلکہ یہ مفاہمت پسندی، ہم آہنگی، یکجہتی اور ہمدردی کے نام پر مجرموں اور مفسدین کا ساتھ دیتے ہیں۔ (نظام سے کُلی بغاوت) تو یہ بلاشبہ جارحانہ نقطۂ نظر ہے، جو جن کا علم قیادات کو نہیں ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ مجرم سیکورٹی ایجنٹوں نے اسے تشدد سے دور دیکھا ہے۔ لہٰذا ان راہ نماؤں نے اپنی نفسیاتی اور سلوکی کمزوریوں کو اپنے متبعین پر عائد کیا۔ اور عوامی غصے کے سیلابی راستے کو سودے بازیوں اور مراعات یہاں تک کہ ہچکیوں میں تبدیل کر دیا۔

لہٰذا یہ قیادات اس بات کی خواہاں تھیں کہ سیکورٹی (فورسز)، حکومت کے عناصر اور ان کی افواج کے ساتھ تصادم کو جاری رکھنے سے گریز کیا جائے۔ یہاں تک کہ مزاحمی

جنگجوؤں کے ہزاروں افراد کی قربانی دے کر عوامی بغاوت کا خاتمہ ہو جائے۔ جیسا کہ تمام انقلابوں کی تاریخ میں ہوتا ہے۔

بلکہ وہ حکومتی افواج کے ساتھ ان کے شدید تصادم کو روکنے کی حریص تھیں۔ ہم نے ان کے (یہ) پر فریب الفاظ سنے: "فوج اور عوام (دراصل) ایک ہی ہیں"

اگرچہ یہ امریکی (مفادات کی خاطر لڑنے والی) افواج صرف بغاوت پسند لوگوں کو مارنے کے لیے سڑکوں پر آتی تھیں، لیکن واشنگٹن میں براجمان ان کے مجرم آقاؤں نے ان کو ایسے احکامات جاری نہیں کیے۔ انہوں نے دھوکا بازی اور دھوکا دہی کے ساتھ بحران کو منظم کیا۔ ہم نے ان کا (یہ) گمراہ کن بیان بھی سنا:

"ہماری امن وسلامتی گولیوں سے زیادہ قوی ہے"

حق سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان سے صرف نظر کرتے ہوئے:

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ (الانفال: ۶۰)

"اور (مسلمانو!) جس قدر طاقت اور گھوڑوں کی جتنی چھاؤنیاں تم سے بن پڑیں، ان سے مقابلے کے لیے تیار کرو، جن کے ذریعے تم اللہ کے دشمن اور اپنے (موجودہ) دشمن پر بھی ہیبت طاری کر سکو، اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی جنہیں ابھی تم نہیں جانتے۔ (مگر) اللہ انہیں جانتا ہے"۔

اور حق سبحانہ وتعالیٰ کے اس قول سے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ (الانفال: ۳۹)

"اور (مسلمانو!) ان کافروں سے لڑتے رہو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کا ہو جائے"۔

تو اس نعرے (ہمارا امن گولیوں سے زیادہ قوی ہے) کا نتیجہ کیا نکلا؟ نتیجہ یہ نکلا کہ بدعنوان ایجنٹوں، مجرم اور مرتد افواج نے ہزاروں پُر امن مسلمانوں کو بغیر مدافعت اور مزاحمت کے قتل کر دیا۔ پھر اس نظام نے پُر امن اور صلح جو حکومت کے کھنڈرات پر تسلط حاصل کر لیا۔

نفسیاتی طور پر مفلوج قیادات نے اس نعرہ کے اعلان پر رضامندی پر اظہار کیا، جیسا کہ الغنوشی نے بار بار کیا۔ پھر ان رعایتوں کا نتیجہ کیا تھا؟ اس کا نتیجہ پچھلے جرائم کی واپسی تھی، جو زیادہ مضبوط اور پہلے سے کہیں زیادہ سخت تھے۔

کیونکہ یہ قیادات ظالموں کے باطل کے مقابلے میں زیادہ کمزور تھیں۔ نیز یہ اندرونی اور بیرونی مجرموں کے ساتھ مذاکرت کرنے اور تفہیم کے لیے کالوں کو تیز کرنے، مجرم اور بدعنوان حکومت کی اپنی پوزیشنوں کی علامات کی بقاء کے ساتھ اطمینان اور معاملات کو اپنے ہاتھوں میں لے کر جاری رکھنے کی خواہش مند تھیں۔

یہ رہ نما اکابر مجرمین (جن کا سرغنہ امریکہ ہے) کی خوشنودی حاصل کرنے اور ان کے سامنے اپنے چہرے کو خوش نما بنا کر پیش کرنے کی خواہش مند تھے۔ سو ہم نے محمد مرسی کو دیکھا کہ انہوں نے اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے معاہدے اور امریکہ کے ساتھ فوجی اور سیکورٹی تعاون کے معاہدے اپنے دور میں دستخط کیے۔

ہم نے راشد الغنوشی (حزب النہضۃ تیونس کے سربراہ) کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ اسرائیل کے خلاف معمولی مزاحمت کے بارے میں بھی تشویش میں مبتلا ہے۔

ان انقلابوں میں سب سے زیادہ خطرناک کمی میں سے ایک- ان راہ نماؤں کی دشمن کی دوست سے عدم تمیز پر حریص ہونا ہے۔ جو عوامی اشتعال کو گمراہ کرنے اور راستوں کو کھونے کا باعث بنی۔

ہم نے تیونس، مصر اور یمن میں امریکی (مفادات کی خاطر لڑنے والی) افواج کو اسلام کے لیے لڑتے دیکھا، جنہیں انقلابات کے محافظ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس کے حُکام اور اَحکام کی اطاعت کی جاتی ہے، نیز ان کا تقرب اور خوشنودی حاصل کی جاتی ہے۔

ہم نے دیکھا کہ محمد مُرسی وزارت داخلہ کے مراکز میں جاتا ہے۔ اور انہیں اطمینان دلاتا ہے کہ انہیں ہر گز کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ ہم نے منصب منافقت پر فائز سرکردہ حضرات، جاسوسوں کو دیکھا جو تظاہر (شو) کی حرمت کو مسترد کر رہے تھے۔ ان کی تعظیم کی جاتی ہے، ترقی دی جاتی ہے اور ان کا احترام کیا جاتا ہے۔

ہم نے سیکولروں کی اسکینڈلز کو دیکھا، جنہوں نے طویل عرصے سے بدعنوان حکومت کو کرپٹ قرار دیا اور مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کے پہاڑ توڑے۔ انہیں قریب لایا جاتا ہے، ان سے محبت کی جاتی ہے۔ نیز انہیں انقلابی اور انقلاب کے شرکاء کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

ہم نے شریعت کا مقدمہ دیکھا، جو انہیں خوش کرنے کے لیے قربان کیا گیا تھا۔ تیونس میں حزب النہضہ کی قیادت نے وضاحت کی ہے کہ وہ یہ مطالبہ نہیں کریں گے کہ شریعت اسلامیہ قانون سازی کا ذریعہ بنے۔ وہ یک جہتی (اتفاق رائے) پر مبنی کے آئین کو اختیار کریں گے۔

ہم نے دیکھا کہ اخوان کے رہ نماؤں میں سے ایک کا کہنا تھا کہ وہ صرف دستور کے متن پر اکتفا کریں گے کہ قومی اتفاق رائے کو یقینی بنانے کے لیے شرعی اصول بنیادی سرچشمہ ہیں۔ تو اس نے اتفاق رائے کو یقینی بنانے کے لیے کیا کیا؟

سب سے بڑی خرابیوں میں سے ایک -جو بہت سے راہ نماؤں کی چاہت تھی- وہ یہ کہ اخوت ایمانی اور مسلمانوں کی زمین میں اتحاد پر قومی ریاست کے نعروں اور اقدار کو ترجیح دی جائے، تاکہ سیکولرسٹس اور مغرب کے بڑے مجرمین خوش ہو سکیں۔ (لیکن) وہ پھر بھی خوش نہ ہوئے۔

اسی طرح سب سے بڑے نقائص میں سے ایک یہ بھی کہ جس نے عوامی غصے کے طوفان کو منتشر کر دیا۔ وہ کامیابیوں اور منافع کے حصول کے لیے جدوجہد پر بہت سے راہ نماؤں کی خواہش ہے۔ پس ہم نے مصر میں اسلامی عمل سے منسلک رجحانات کو دیکھا، جنہوں نے ضرورت کی بنیاد پر انتخابات میں شمولیت کی اجازت کے متعلق فتاویٰ دیے ہیں۔ جن کا حقیقت اور شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم نے اس کے بعد انہیں دیکھا کہ وہ اس ''ضرورت'' کی وجہ سے بھی متحد نہ ہوئے۔ بلکہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے رہے اور بر سرِ پیکار رہے۔ بلکہ سیکولرسٹس اور سابقہ حکومت کی باقیات کے ساتھ اتحاد کرتے رہے۔

ہم نے یمن میں دیکھا کہ خلیج نے سیاسی جماعتوں کے سربراہان کو کس طرح ادا کیا۔ اور کیسے حوثی ان کے بھائی بن گئے۔ کس طرح معزول کی جگہ پر معزول کے نائب کو مقرر کر دیا گیا۔ (صرف) رذیل دنیا کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے!

ہم دیکھتے ہیں کہ شام میں خلفشاری، معاہدات، لڑائی اور حرام خون ریزی صرف طاقتور کو بااختیار بنانے کے لیے ہو رہی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ کیسے شام سے باہر ممالک فنڈنگ سے تنازعات کی تدابیر کرتی ہیں۔ اور دہشت گردوں کی فہرست میں درج ہونے سے خوفزدہ ہیں۔ یہ سب اور دیگر عرب انقلابات کی شکست کے اسباب تھے۔

لہٰذا مختصر الفاظ میں (بتاتا ہوں کہ) نجات اور کامیابی کا راستہ کیا ہے؟

نجات اور کامیابی کا راستہ شعور بیدار کرنا ہے۔ یہ سب سے بڑی جنگ ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ امت میں شعور اجاگر کرنے کے لیے اس میں مشغول ہوں کہ اس پر کیا عائد کیا گیا ہے اور اس کی ذمہ داری کیا ہے؟ حق اور باطل کے درمیان کیا فرق ہے؟ اس کا دشمن کون ہے؟ اور اس کا دوست کون ہے؟

اس بیداری کو فروغ دینے کے لیے اپنے ممالک کی بدعنوان حکومتوں اور بڑے مجرمین (جن کا سربراہ امریکہ ہے) سے سمجھوتہ کرنا دین و دنیا کے خسارے کے سوا کچھ نہیں۔

اللہ بزرگ و برتر نے ہمیں زبان، بیان اور تلوار سے مفسدین کے ساتھ لڑنے کا حکم فرمایا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ○ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (سورۃ النساء: ۷۵،۷۶)

''اور (اے مسلمانو!) تمہارے پاس کیا جواز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو، جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لیجیے جس کے باشندے ظلم توڑ رہے ہیں، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کر دیجیے، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار کھڑا کر دیجیے۔ جو لوگ ایمان لائے ہوئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتے ہیں، اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، وہ طاغوت کے راستے میں لڑتے ہیں۔ لہٰذا (اے مسلمانو!) تم شیطان کے دوستوں سے لڑو۔ (یاد رکھو کہ) شیطان کی چالیں درحقیقت کمزور ہیں''۔

اگر ہم سب کلمۂ توحید کے لیے متحد ہو جائیں تو ہم اس امت کے جہاد کو لڑیں گے کاشغر سے اوقیانوس کے ساحلوں تک اور قوقاز کی چوٹیوں سے صومال اور وسطی افریقہ تک۔ ہم بطور ایک قوم کے متعدد محاذوں پر ایک جنگ لڑیں گے۔ نہ کہ تنگ نظر اور قومی تنظیموں کی طرح جو دہشت گردوں کی فہرست میں درج ہونے سے ڈرتی ہیں۔

یہ علمائے صادقین، جری مجاہدین، اہل الرائے، تُجّار، پیشواؤں اور مخلص دانش وروں سمیت تمام امت کا معرکہ ہے۔

ہمیں اس بات کا بھی علم ہونا چاہیئے کہ ہماری جنگ طویل ہے۔ یہ ہتھیار اور لڑائی کی جنگ سے پہلے ایمان اور بیداری کی جنگ ہے۔ بلکہ دھماکوں، قتل اور جمع غنائم سے پہلے کردار سازی، تربیت اور دنیا سے بے رغبتی کی جنگ ہے۔

آیئے! ہم متحد ہو جائیں، ایک دوسرے کے قریب آ جائیں، صف بستہ ہو جائیں، (آپس کے) بگاڑ کی درستی کر لیں، اور شگافوں کو پاٹ دیں۔ اپنے پروردگار سے دوستی کر لیں تاکہ اس کی مدد ہم پر نازل ہو۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (الانفال: ۱)

''(اے پیغمبر!) لوگ آپ سے مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ مالِ غنیمت (کے بارے میں فیصلے) کا اختیار اللہ (تعالیٰ) اور اس کے رسول کو حاصل ہے۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست کر لو''۔

فرمانِ عزّ و جل ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد: ۷)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا''۔

وآخرُ دعوانا ان الحمدُ للّٰہِ ربِّ العالمین ، وصلّی اللّٰہُ تعالیٰ علی سیّدِنا محمدٍ وآلِہ وصحبِہ وسلّم ۔والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ !

اے ہمارے شامی بھائیو! اپنے باہمی معاملات میں صلح جوئی کا رویہ اختیار کرو!

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

دنیا بھر کے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد!

میں ارضِ جہاد ورباط، شام کے ہمارے لوگوں اور اپنے بھائیوں سے متعلق اپنی بات رکھتا ہوں۔ بلاشبہ وہ نصیری رافضی امریکی وروسی اتحاد کی جانب سے مسلط کردہ خونی جنگوں، ابلتے لاوے اور شدید ہوتے معرکوں کے درمیان (برسرِ پیکار) ہیں۔

میں ان سے کہتا ہوں؛ مجھے امید ہے کہ آپ تمام قسم کے تنظیمی و گروہی تعلق کو پس پشت رکھتے ہوئے میری بات کو قبول کریں گے، اپنے ایک بھائی اور ایسے مسلمان کے طور پر کہ جو آپ کے ساتھ اخوتِ اسلامی کے رشتے سے بندھا ہے۔

میرے عزیز بھائیو! یقیناً جس شدید جنگ اور بھاری مصائب سے آپ گزر رہے ہیں، اس میں آپ پر اور ہم پر لازم ہے کہ ہم ایک اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اسی سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس سے نکلنے کا راستہ عطا کرے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آل عمران: ۱۴۶۔۱۴۸)

”بہت سے نبیوں کے ہم رکاب ہو کر بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ سست رہے اور نہ دبے اللہ صبر کرنے والوں کو ہی چاہتا ہے۔ وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے“۔

ہمارا رب اپنے کرم سے ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور ہمیں اپنی نصرت سے نوازے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا

”اے ایمان والوں! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجوں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے۔ جب کہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آگئے اور اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح گمان کرنے لگے“۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الانفال: ۲۶)

”اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم زمین میں قلیل تھے، کمزور شمار کیے جاتے تھے۔ اس اندیشہ میں رہتے تھے کہ تم کو لوگ نوچ کھسوٹ نہ لیں، سو اللہ نے تم کو رہنے کی جگہ دی اور تم کو اپنی نصرت سے قوت دی اور تم کو نفیس چیزیں عطا فرمائیں تا کہ تم شکر کرو“۔

شام میں موجود میرے مسلمان اور مجاہد بھائیو! میں اپنے آپ کو اور آپ کو دو چیزوں کی وصیت کرتا ہوں جو کہ اللہ کے حکم سے کامیابی کا ذریعہ ہیں، اور یہ دونوں ہمارے عقیدے سے جڑی ہوئی ہیں، پہلی بات یہ کہ شام میں اسلام کے غلبے اور شریعت کی بالادستی سے کسی صورت بھی دست برداری اختیار نہ کریں۔

دوسری چیز یہ کہ باہم متحد، متفق اور مجتمع ہو کر ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے ایک ہی صف میں جڑ جایئے کہ یہی آپ کی کامیابی اور فتح کی اساس ہے۔ اختلافات کی وجوہات کو دفن کر کے آپ سب اکٹھے جمع ہو جائیں اور اپنے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس قول کو حق ثابت کر دیں کہ

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

”آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی“۔

اور اللہ جل شانہ کا فرمان ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

اے شیروں کے جاں نشینو! صلیبی فرانس پھر پلٹ آیا ہے!

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم الله والحمدلله والصلوٰة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن تبعه

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد!

میں اپنے اس پیغام میں مغرب اسلامی کی مسلم امت کو مخاطب کرکے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ تاریخ اسلامی کے تمام ادوار میں اس امت کے لیے ایک ایسی دفاعی دیوار کی مانند رہے ہیں جو اسے حملہ آوروں اور دشمنوں سے محفوظ رکھتی تھی۔

دور حاضر کی تاریخ میں یہ پُر نور اوراق 'فرانسیسیوں، اطالویوں اور انگریزوں کے خلاف آپ کی مسلسل مزاحمت کے بارے میں سنہرے الفاظ سے لکھے جائیں گے۔

آپ کی یہ مزاحمت جاری رہی یہاں تک کہ حملہ آور کفار نے راہِ فرار اختیار کی لیکن اپنے پیچھے اپنے ان غلاموں کو چھوڑ گئے، جو زبان اور رنگت میں ہم سے مشابہ تھے۔

حملہ آور کفار کے انخلا کے بعد آپ کو اپنے حکمرانوں سے اسلامی شریعت کے تحت زندگی گزارنے کی امیدیں تھیں، آپ کو امید تھی کہ آپ کی زندگیوں میں انصاف آجائے گا اور آپ شریعتِ اسلامیہ کی برکتوں بھری چھاؤں تلے اپنی زندگی گزاریں گے جس میں مظلوم کو اس کا حق ملے گا اور ظالم کو دبا دیا جائے گا۔

لیکن حملہ آور کفار کے ان ایجنٹوں نے آپ کا بدترین انداز میں تعاقب کیا اور بہیمانہ طریقہ سے آپ سے پیش آئے۔ انہوں نے عقائد واخلاقیات میں فتنہ وفساد برپا کر دیا، نفاذِ شریعت کی مخالفت کی اور اس کے خلاف جنگ پر اتر آئے، آپ کو آپ کے مال و منال سے محروم کیا اور ظالم و فاسق چوروں کو آپ کے سروں پر مسلط کر دیا۔

یہ ایجنٹ 'عالمی مجرموں کے اتحاد کے سامنے جھک گئے اور ان کے معاشرتی قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔ پھر اس کے ساتھ اسرائیل کے وجود کو بھی تسلیم کر لیا گیا۔

اس سب کے بعد عرب انقلابات کی بہار آئی، جن کی چنگاریاں قیراون سے پھوٹیں۔ اس کے زلزلوں نے دنیا کو ہلا دیا اور امت کو طواغیت کے زوال اور ظلم کے خاتمے کی خوش خبریاں ملنے لگیں۔ تیونس پر مسلط طاغوت بھاگ گیا، اہل لیبیا وہاں کے طاغوت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور مغرب کے طواغیت 'جذبات کی اس لہر کو قابو کرنے کے لیے فوری حرکت میں جب کہ الجزائر پر قابض طواغیت خوف سے کانپنے لگے۔

ایسے میں سازشی عناصر کی سازشیں عوامی جذبات کے مقابلے میں غالب آئیں، جس کے نتیجے میں پرانا فساد مزید طاقت اور ظلمت کے ساتھ لوٹ آیا۔ اس سازش کے تانے بانے بننے والے وہی لوگ تھے جن کا دعویٰ تھا کہ وہ "اسلامی تحریک" کے روح رواں ہیں حالانکہ انہوں نے اپنی تحریکوں کی بنیاد ہی شکست خوردہ منہج، مصلحت کوشی کی روش پر رکھی تھی۔

عوام کی جانب سے برپا کیے گئے یہ انقلابات 'شجاعت سے معمور جہادی انقلابات سے پیہم وابستہ ہو گئے، جس کے بعد انہوں نے بحر اقیانوس کی بلندیوں سے تیونس کی ساحلوں تک سے لے کر سوڈان کے صحراؤں تک کو منور کیا۔ یہ تمام کے تمام عالمی و مقامی ارتداد کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ حکمرانوں نے ان کے خلاف مہم جوئیاں کیں لیکن یہ استقامت کے ساتھ ڈٹے رہے اور اپنا دفاع کرتے رہے اور بالآخر کافر حملہ آوروں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ فرار کی راہ اختیار کر لیں۔

اے شیروں کے جانشینو! یہ وہی کافر ہیں جنہوں نے تمہارے آباؤاجداد کے ساتھ جنگ کی، تمہارے بھائیوں کا خون بہایا اور اُن کو اُن کے علاقوں سے نکالا۔ ہم تمہیں یہ یاد دلاتے ہیں کہ تم اب بھی ان کے محکوم ہو اور ظلم کے زیر اثر ہو۔

پس کہاں ہیں آپ؟ آپ کی اسلامی غیرت کہاں گئی؟ آپ کے جذبات کو کیا ہو گیا؟ آپ کے آباء کی وراثت جو فرائض کی ادائیگی کو ہر چیز پر مقدم رکھتی تھی، کہاں چلی گئی؟

یہ وہی کافر ہیں جنہوں نے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، ان کی ناموس پر حملہ کیا اور آپ کی سرزمینوں پر قبضے کرکے آپ کے بھائیوں کا خون بہایا۔ آپ کیسے اس سب سے راضی ہو سکتے ہیں؟ جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

"پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں"

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رسوا کن عذاب ہے"

ایک اور جگہ اللہ رب العزت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کرنے والوں سے متعلق فرماتے ہیں:

فَالَّذِينَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِيَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

”تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں“۔

پس آپ کہاں ہیں کہ جب یہ کفار آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں اور ان کے سپاہیوں نے آپ کی سرزمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے؟

آپ کہاں ہیں جب کہ آپ کا رب یہ فرماتا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيلٌ

”مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو؟ یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے کیا تم آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں“۔

آپ کہاں ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ فرمان آپ کو بلا رہا ہے:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا O الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا

”اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما“۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين،وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

☆☆☆☆☆

بقیہ: اے ہمارے شامی بھائیو! اپنے باہمی معاملات میں صلح جوئی اختیار کرو!

”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو“۔

اپنے آپ کو اپنے نام نہاد حامیوں کے ہاتھوں کا کھلونا نہ بنائیے کیونکہ وہ آپ کو اپنے اور اپنے آقاؤں کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا انہیں چھوڑ کر آپس میں متحد اور مجتمع ہو جائیے، اللہ جل شانہ آپ کو وہاں سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں سے آپ کو گمان بھی نہیں۔

ایک اور چیز جس کے متعلق میں شام میں اپنے لوگوں اور بھائیوں کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی جنگ نہ صرف اپنے اثر کے لحاظ سے بہت وسیع ہے بلکہ اپنی زبان کے اعتبار سے بھی بہت خاص ہے کیونکہ یہ معرکہ اسلامی و عربی دنیا کے عین وسط میں برپا ہے، یہ بیت المقدس کے پڑوس میں لڑی جانے والی جنگ ہے اور اسے ایک طویل اور سخت ترین لڑائی کے طور پر ہی سمجھئے اس لیے مجاہدین کو اس معاملے میں ضرور صبر کرنا ہو گا۔ نتائج کے حصول میں جلدی مت کیجیے اور نہ ہی زمینی قبضے کو مقصد جانئے بلکہ اپنی تمام تر توجہ حقیقی دشمن کو کمزور بنانے پر مرکوز رکھیں یہاں تک کہ وہ پیہم ضربوں، طویل حملوں، مسلسل جاری معرکوں اور پے در پے نقصانات سے ختم ہو جائے۔

اپنے آپ کو ایسی جنگ کے لیے تیار کیجیے جو کئی سالوں بلکہ دہائیوں پر محیط ہو گی اور اسی لیے آپ کو شام اور دوسرے اسلامی علاقوں کے اپنے بھائیوں سے اتحاد کی اور شام کے قضیے کو امت کا قضیہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ متحد ہو گئے تو آپ کو فرحت و سرور ملے گا اور آپ اپنی امت کے دلوں میں امید کی شمع نئے سرے سے روشن کر دیں گے جس کی وجہ سے باذن اللہ وہ آپ کی حمایت و مدد اور اپنے آپ کو پیش کرنے کے لیے آپ کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کیجیے اور اپنے باہمی معاملات میں صلح جوئی کی ریت ڈالیے!

اے اللہ شام کے مسلمانوں کی مدد کیجیے، ان کے مقاصد کو ایک کر دیجیے، ان کے دلوں میں باہمی محبت پیدا کر دیجیے، ان کی صفوں کو یکجا کیجیے اور ہم پر اور ان پر اپنی نصرت، فتح اور مدد نازل کر دیجیے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

☆☆☆☆☆

غیرتِ ایمانی سے سرشار قبائلی عوام کے نام پیغام

اپنی آزادی کی حفاظت کیجیے!

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ، ترجمان جماعۃ قاعدۃ الجہاد برصغیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

دینی محبت سے سرشار انتہائی عزیز غیور قبائلی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج میں قبائل کے اُن بہادر عوام سے مخاطب ہوں جنہوں نے ایک دفعہ پھر ثابت کیا کہ یہ مسلمان غلام نہیں ہیں، آزاد ہیں۔ انھوں نے کل انگریز کی بدمعاشی قبول نہیں کی تھی اور آج یہ امریکہ اور اس کی غلام پاکستانی فوج کی غلامی سے انکاری ہیں۔ ربنا اللہ ان کا نعرہ ہے، اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے یہ جھکنا نہیں جانتے ہیں۔ یہ اہلِ ایمان وہ بہادر اور غیور قبائل ہیں جنہوں نے اپنی جانیں، گھربار اور گاؤں کی قربانی دے دی، دربدری کی زندگی قبول کی مگر اسلامی غیرت چھوڑنا گوارا نہیں کیا۔ اپنے بچوں، جوانوں اور بزرگوں کو شہید کروایا مگر امت مظلومہ کی مدد و نصرت سے منہ نہیں موڑا۔ پاکستان کے بے غیرت جرنیلوں اور حکمرانوں کی طرح قوم کی ماؤں اور بہنوں کو امریکیوں کے ہاتھ نہیں بیچا، بے شرمی اور بے حمیتی کو قومی مفاد کا نام نہیں دیا بلکہ امت کی ماؤں و بہنوں کی عفت و حفاظت کی خاطر اپنی ماؤں اور بہنوں کی دربدری قبول کی۔ اس آزاد، مسلمان اور غیور عوام کا سب سے پہلے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، اس لیے کہ لَایَشْکُرُاللّٰہَ مَنْ لَایَشْکُرُ النَّاسَ، وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتا جو لوگوں کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔

میں اپنی جماعت اور سب مہاجرین و مجاہدین کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، قبائل کے ہر بچے، ہر ماں و بہن اور ہر جوان و بزرگ کے ہم مشکور ہیں۔ اللہ آپ کی یہ قربانیاں قبول فرمائے اور اللہ آپ کو اس عظیم نصرت اور خدمت کا بہترین بدلہ دنیا و آخرت دونوں میں عطا فرمائے، آمین۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے؛ وَالَّذِينَ آمَنُوا [اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے] وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ [اور اللہ کے راستے میں ہجرت اور جہاد کیا] وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا [اور وہ لوگ جنھوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی نصرت کی] أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا [یہی لوگ صحیح مؤمن ہیں] مجاہدین کی نصرت اور انہیں پناہ دینا ایمان کی نشانی ہے، ایمان کی یہ نشانی آپ کو مبارک ہو اور اللہ آپ کو اس عبادت پر استقامت بھی دے، اس کے بعد اللہ فرماتے ہیں؛ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ [ان کے لیے اللہ کی مغفرت اور اعلیٰ عزت والا رزق ہے] اللہ آپ کو یہ انعامات نصیب فرمائے۔ جو دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مدینہ کے حق میں فرمائی تھی ہم بھی آپ کو وہی دعا دیتے ہیں۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، اے اللہ انصار، انصار کے بچوں کی اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت فرما، آمین۔

غیرت ایمانی سے سرشار میرے قبائلی بھائیو!

ایسے حال میں کہ آپ خود دربدر اور بے گھر ہیں۔ پاکستان پر قابض امریکہ کی غلام ذلیل فوج آپ کے گھربار اور علاقے پر قبضہ جماچکی ہے، آپ کی خدمت میں یہ چند باتیں رکھنا چاہوں گا:

میرے بھائیو! ہمارا اور آپ کا ایک ایسے بے شرم دشمن کے ساتھ مقابلہ ہے جو انسانی شرافت سے مکمل طور پر خالی ہے۔ اس ظالم نے ہماری اور آپ کی مساجد بم باری، بازاروں کو تباہ اور گھروں کو برباد کیا اور پھر اس سب کچھ کے بعد آج یہ بے شرم اس ملبے پر کھڑے ہو کر ہمیں ترقی اور خوش حالی کی لوریاں سنارہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیوں ہمارے گھربار اس نے تباہ کیے اور کیوں آج ترقی کی خوش خبریاں دے رہا ہے؟

یہ ظالم آپ کے دین کا دشمن ہے، وہ دین ان کے لیے ناقابل برداشت ہے کہ جس کے بغیر دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی تباہی۔ جہاد دین ہے، فرضِ عین عبادت ہے، مظلوم کی مدد کرنا دین ہے، کفر اور ظلم سے نفرت دین ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دین ہے، اللہ کی زمین پر اللہ کے احکامات نافذ کرنا دین ہے، یہ دین اس فوج کو منظور نہیں ہے۔ اس دین کو یہ فوج نہیں مانتی اور اسی دین کو ختم کرنے کے لیے امریکہ اور عالمی کفر اس فوج کو ڈالر دیتا ہے۔ اگر آپ نے بھی اس دین کو خیرباد کہا، ظلم کو عدل اور عدل کو ظلم کہا، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ کہا، بے شرمی اور بے حیائی کو اگر آپ نے بھی ثقافت کا نام دیا، مسلمان بھائی بہنوں کو اگر امریکیوں کے ہاتھ بیچنا شروع کیا، اسلامی اخلاق، شرعی اصول اور دینی غیرت کو اگر آپ نے بھی بے وقوفی اور دقیانوسیت سمجھا... تو یہ فوج پھر آپ سے خوش ہے، یہ راضی ہے، حکومت پھر آپ کی دوست ہے، پھر آپ مہذب اور محب وطن قبائل ہیں، آپ کی سڑکیں پکی ہوں گی، گاؤں اور قصبہ میں فوجی پوسٹ اور تھانے بنیں گے، پیسے کمانے کے لیے آپ کی خواتین مردوں کے بیچ بٹھائی جائیں گی، اور یہ ترقی ہے، اسے یہ روشن مستقبل کا نام دیتے ہیں۔

لیکن اگر اس کی جگہ آپ جہاد کرتے ہیں، ظالم کا ہاتھ اگر روکتے ہیں، مظلوموں کی نصرت اگر کرتے ہیں، امریکہ کی خدائی سے انکار اگر کرتے ہیں، فحاشی اور بے حیائی کو بدکاری اور بداخلاقی اگر کہتے ہیں، ماں بہن کی عزت اور ناموس کی حفاظت اگر کرتے ہیں...تو یہ فوج آپ کے ہنستے بستے گھر تباہ کرتی ہے، آباد مساجد پر بم باری کرتی ہے، آپ کے بازار ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کرتی ہے، سفید ریش بزرگوں، علما اور عمائدین کو بے عزت کرتی ہے، آپ کے بچے اور خواتین قتل کرتی ہے اور آپ کو اپنے ہی ملک میں 'آئی ڈی پیز' کے نام پر ذلیل کرتی ہے۔

یہ فوج ڈنڈے کے زور پر قبائلی مسلمانوں کو غلام بنانا چاہتی ہے۔ بندوق کی نوک پر اور بارود کی طاقت پر یہ فوج ان کی غیرت کو بے غیرتی میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ محسود اور میران شاہ سے لے کر باجوڑ اور خیبر تک مساجد، گاؤں اور بازار نام نہاد دہشت گردی کے خلاف آپریشن کے نام پر تباہ وبرباد کر دیے گئے۔ پچھلے ماہ وانا کے بازار میں ایک سو پچاس دکانیں بلڈوز کر دی گئیں۔ یہاں مجاہدین نہیں تھے، آپریشن بھی نہیں تھا پھر کروڑوں مالیت کی یہ دکانیں چند منٹوں میں کیوں مسمار کی گئیں؟ پچھلے تیرہ سال میں بے شمار جوان، بزرگ، بچے اور خواتین شہید ہوئے اور آج بھی شہید ہو رہے ہیں۔ قبائلی مسلمانوں کی بے عزتی روزانہ کا معمول بن چکی ہے۔ حیوانات اور چرند پرند کے حقوق یہاں موجود ہیں مگر افسوس کہ ان ظالموں کے نزدیک قبائلی عوام کا کوئی حق نہیں، ان کی جان، مال اور عزت کی کوئی قیمت نہیں!

حقیقت یہ ہے کہ ان مظالم سے غیور قبائل کو غلام نہیں بنایا جاسکتا ہے۔ دشمن بھی سمجھتا ہے کہ طاقت اور ظلم دائمی علاج نہیں ہے۔ ان شیاطین کو پتہ ہے کہ اصل سبب دین اور ایمان ہے۔ جس دل میں ایمان ہو وہ غیر کی غلامی کبھی قبول نہیں کرتا، اس لیے یہ ظالم آج دلوں سے ایمان کھرچنا چاہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا [حیا اور ایمان دونوں ساتھ رہتے ہیں] فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا [جب دونوں میں سے ایک اٹھتا ہے] رُفِعَ الْآخَرُ [تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے] ان بزدل جھوٹوں میں اتنی جرات نہیں ہے کہ علی الاعلان دین کے خلاف اعلانِ جنگ کر سکیں۔ اس لیے حیا ختم کرنا آج ان کا پہلا ہدف ہے۔ حیا کے خاتمہ کے لیے پاکستانی فوج و حکومت کے وسائل خرچ ہو رہے ہیں، حکمران اور جرنیل کشکول لیے عالمی اداروں سے فنڈ کی بھیک مانگ رہے ہیں اور قبائل کی سرزمین کو آج غیر ملکی این جی اوز کی آماج گاہ بنائے ہوئے ہیں، بے شمار منصوبوں اور پراجیکٹس پر عمل جاری ہے، اربوں روپے اڑانے کا مقصد بس یہی ہے کہ قبائلی معاشرے سے حیا کا جنازہ نکل جائے۔ ٹی وی، ریڈیو، موبائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے بھی یہ شرم وحیا پر حملہ آور ہیں اور نوکریاں اور ملازمتیں بھی ان شیاطین کا ہتھیار ہیں۔ قبائلی بہنوں کو مردوں کے بیچ کھڑا کرنے کو یہ ترقی کہتے ہیں۔ مرد بے روزگار ہوں، پرواہ نہیں مگر عورت کو روزگار دلانا ان کے ہاں وقت کا تقاضا ہے۔ قبائلی خواتین کے لیے میلے منعقد ہو رہے ہیں جہاں مرد وخواتین اکٹھے کھیلیں گے۔ ان ظالموں کی بس کوشش یہی ہے کہ کسی طرح ماؤں بہنوں کا پردہ ختم کیا جائے، چادر اور چاردیواری کی حرمت پامال ہو جائے، بدکاری اور بے حیائی کو فروغ مل جائے...اور یوں بالآخر حیا' قبائل بدر' ہو جائے۔ حیا ختم ہو جائے تو حدیث کے مطابق فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ، ایمان خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ پھر جب دین ختم ہو جائے...تو آزادی اور غلامی کی تعریف بدل جاتی ہے، سود وزیاں، فائدہ اور نقصان کے پیمانے مختلف ہو جاتے ہیں اور دنیا وآخرت دونوں تباہ ہو جاتے ہیں۔ دنیا غلامی، رسوائی، ذلت اور بے عزتی کی زندگی بن جاتی ہے اور آخرت کی ہمیشہ والی زندگی بھی بدترین عذاب بن جاتی ہے۔

میرے بھائیو! آج یہ ظالم اور جھوٹی فوج آپ کی عقلوں کے ساتھ ایک اور مذاق بھی کرنا چاہتی ہے۔ یہ آج قبائل میں ایف سی آر کے خاتمے اور پاکستان کے عدالتی نظام لانے کی خوش خبریاں دے رہی ہے۔ شیطانی میڈیا میں ان کے چند بے ضمیر ایجنٹ اس کا ایسا استقبال کر رہے ہیں کہ جیسے قبائلی عوام نے یہ ساری قربانیاں اسی فاسد عدالتی نظام کے لیے دی ہوں۔ ایف سی آر ظالمانہ قانون ہے لیکن اس قانون کو کس نے آج تک یہاں نافذ کر رکھا تھا؟ انگریز تو ستر سال قبل یہاں سے دفع ہو چکا ہے پھر کس نے کس کے مفادات کی خاطر یہ کالا قانون قبائلی عوام پر مسلط رکھا؟

ان ظالموں کو اعتراف کرنا چاہئے کہ اس ظلم کو ستر سال تک نافذ رکھنے والے یہ ظالم خود ہیں اور اس کا مقصد بھی ان کے اپنے مفادات کا تحفظ تھا۔ لیکن جس طرح یہ اعتراف کبھی نہیں کریں گے بالکل اسی طرح یہ حقیقت بھی کبھی نہیں بتائیں گے کہ پاکستان کا عدالتی نظام 'ایف سی آر' سے زیادہ کالا، زیادہ بدنام اور زیادہ ظلم پر مبنی ہے۔ پاکستان میں کوئی ایک عقل مند آدمی لاکر دکھائیں جو اس ظالمانہ نظام کی تعریف کر رہا ہو! پاکستان کی تو ساری عوام اس نظام کی آگ میں آج جل رہی ہے! ظلم و حق تلفی، غربت وبے روزگاری، بدکاری وبے حیائی اور جھوٹ وفساد اس نظام کے تحفے ہیں۔

قبائل بے شک 'ایف سی آر' کا قانون نہیں چاہتے ہیں مگر وہ پاکستان کے اس ظلم وفساد پر مبنی کفریہ عدالتی نظام پر بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ اسلام اور صرف اسلام ان کی آرزو ہے!

حاجی مرزا علی خان بابا[فقیر اپی رحمہ اللہ]، ملا پاوندہ اور حاجی صاحب ترنگزئی رحمہ اللہ نے شریعت کی خاطر ہی انگریز کے خلاف جہاد کیا تھا۔ پاکستان بنا تو جس طرح پاکستان کے علما اور عوام کے ساتھ خیانت ہوئی اسی طرح ان خائنین نے قبائل کے ساتھ بھی بد عہدی کی اور وہی انگریزی نظام یہاں مسلط رکھا۔

فقیر اپیؒ نے اس فریب کے خلاف آواز اٹھائی اور اسی جرم کی سزا میں پاکستانی ایئر فورس نے سال ۱۹۴۸ء میں ان کے جلسہ پر بم باری کی۔ آج بھی ۲۰۱۷ء میں وہی پاکستانی ایئر فورس اسی زور و شور سے بم باریاں کر رہی ہے۔ قبائل آج بھی وہی شریعت چاہتے ہیں جسے نافذ کرنے کی صدا حاجی مرزا علی خان فقیر اپی نے لگائی تھی۔ اسی شریعت کی خاطر انھوں نے شہدا پیش کیے ہیں اور اسی ہی کے لیے یہ آج دربدر ہیں۔ 'ایف سی آر' میں اصلاحات کا یہ ڈرامہ اور تھانہ وکچہری کا فسادی نظام آپ کے اوپر مسلط کرنا دراصل اس جنگ کا حصہ ہے جس کا مقصد شریعت کا راستہ روکنا، اسلام کا قبائل سے جنازہ نکالنا اور قبائلی خاندانی واخلاقی نظام کو تباہ کرنا ہے۔

پس میرے معزز قبائلی مسلمان بھائیو! آج آپ کا دین و دنیا محفوظ ہے اور نہ ہی غیرت وعزت۔ دین اور غیرت کے ساتھ اگر آزادی اور عزت کی زندگی گزارنی ہے تو جنگ اور آپریشن کے لیے تیار رہیں اور اگر بے غیرتی اپناتے ہیں، بے دینی کی زندگی گزارتے ہیں تو غلامی اور رسوائی آپ کا انجام ہو گی۔ پھر اسی غلامی کو یہ آزادی کہتے ہیں۔ یہ جھوٹے اس کالی سیاہ رات کو روشن دن کا نام دیتے ہیں۔ جس کو یہ ترقی کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہی اصل میں پستی اور رسوائی ہے۔

میرے بھائیو! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، أَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ [مجھے علم ہے کہ دجال کے پاس کیا کچھ ہو گا]إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ نَارٍ [اس کے پاس ایک نہر آگ کی ہو گی]وَنَهْرًا مِنْ مَاءٍ [اور ایک نہر پانی کی ہو گی]فَالَّذِي يَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ : مَاءٌ، [پس جو آگ نظر آئے گی وہ اصل میں پانی ہو گا]وَالَّذِي يَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ: نَارٌ [اور جو پانی نظر آئے گا وہ حقیقت میں آگ ہو گی]فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ [پس تم میں سے جس کا اس حالت کا سامنا ہو اور اس نے پانی پینا چاہا]فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ [تو وہ پینے کے لیے اسی کا انتخاب کرے جو آگ نظر آئے گا]فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً [اسے وہاں پانی ملے گا]...

میرے بھائیو! امریکہ اور عالمی کفر کے اس دجالی لشکر کے پاس بھی ایک ہاتھ میں جنگ، آپریشن اور تباہی ہے جب کہ دوسرے ہاتھ میں اس کے پاس ترقی ہے۔ ایک ہاتھ میں اس کے پاس آگ و بارود اور میزائل ہیں، اگر آپ ربنا اللہ کا اعلان کرتے ہیں، صرف اللہ کی غلامی کرتے ہیں تو گھر بار آپ کا یہ تباہ کریں گے... مگر اس تباہی میں اصل زندگی ہے۔ اسی میں تعمیر اور بناؤ ہے اور اسی میں حقیقی سکون اور راحت ہے، اس لیے کہ اس میں ایمان اور دین کی حفاظت ہے۔ دوسری طرف ان ظالموں کے سامنے اگر جھک گئے، ان کی بندگی شروع کر دی، جہاد کو دہشت گردی اور بے وقوفی کا نام دیا تو پھر دوسرے ہاتھ میں ان کے پاس ڈالر ہیں، پکی سڑکیں، امن میلے، پارک اور کھیل کود کے لیے گراؤنڈ کے وعدے ہیں۔ اس کو یہ دجالی لشکر ترقی کہتی ہے۔

میرے غیور قبائلی بھائیو! اللہ رب العزت کا فرمان ہے: أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ [جنگ کی اجازت دی گئی ہے ان کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے]بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا [اس لیے کہ ان پر ظلم ہوا]وَإِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ [اور اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے]الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ [ان مظلوموں کو ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا ہے]إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللهُ [حالانکہ ان کا گناہ بس صرف اتنا تھا کہ یہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے]۔

میرے بھائیو! اللہ قوی، قادر اور عزیز ذات ہے، اللہ کے اذن سے ان تمام مظالم کا علاج صرف جہاد میں ہے۔ جہاد میں عزت ہے، جہاد میں زندگی ہے اور جہاد میں ہی کامیابی ہے۔ ایمان اور غیرت کے تحفظ کے لیے، دین اور دنیا کے دفاع کے لیے اور اپنی آزادی اور خود مختاری بچانے کی خاطر آج یہ جہاد فرض عین ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے؛ کتب علیکم القتال و ھو کرہ لکم[تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور تمہیں یہ ناگوار ہے] اس جہاد میں آزمائشوں اور تکالیف کا بھی سامنا ہوتا ہے مگر اسی میں آپ کے لیے خیر ہے، وعسی أن تکرھوا شیئاً وھو خیرلکم[ایک کام آپ کو ناگوار ہو گا مگر اسی میں آپ کے لیے خیر ہو گی]...

پس قبائل کے عزیز اور دینی جذبہ سے سرشار مسلمان بھائیو! شریعت کی دشمن اس ذلیل اور بزدل فوج کے مقابلے میں ثابت قدم رہیے۔ مجاہدین کی مدد و نصرت سے پیچھے نہیں ہٹنا! یہ مجاہدین ہی مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ہیں، امت مسلمہ کی مظلوم عوام 'مرتد حکومتوں اور افواج کو نہیں دیکھتی بلکہ مجاہدین ہی کی طرف ان کی نگاہیں ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا کہ کشمیری مسلمانوں کی نصرت تو دور کی بات ناپاک فوج 'بھارتی مشرک ہندو کے خلاف اپنے عوام کا دفاع بھی نہیں کر سکی، شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ مشرک ہندو فوج پاکستانی عوام کو شہید کرتی رہی اور ناپاک فوج اس سے امن اور تجارت کی بھیک مانگتی رہی۔ قبائل سے کشمیر اور دہلی تک مسلمانوں کے غم خوار اور مددگار ان شاء اللہ یہی مجاہدین ہیں۔ ان مجاہدین کے دست و بازو بنے رہیے، مجاہدین کی نصرت کرنا ایمان کی نشانی ہے۔ اگر اسکی استطاعت نہیں اور بے شک اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کی کتنی استطاعت ہے،

تو زبان سے جہاد کیجیے۔ اس فوج اور ظالم نظام کے بدصورت چہرے سے جھوٹ کا یہ میک اپ اتار پھینکئے۔ اس کے کفر و ظلم اور بزدلی کے قصے عام کیجیے۔ وہ بے ضمیر کٹھ پتلی جو میڈیا میں ناپاک فوج اور اس ظالمانہ نظام کی وکالت کرتے ہیں ان کی خیانت اور رذالت عوام پر واضح کیجیے۔ لوگوں کے دل فوج و نظام کی نفرت و عداوت سے بھر دیجیے، دین و اسلام اور غیرت و عزت کی حفاظت کا جذبہ ان کے سینوں میں تازہ رکھیے! اگر یہ بھی مشکل ہو تو کم از کم اپنے دلوں میں تو اس فوج و نظام کی نفرت زندہ رکھیے، ان کے ساتھ تعاون نہ کریں اور ان کی تعریف و توصیف اپنے اوپر حرام رکھیے! اس لیے کہ ایک ہی دل میں ایمان اور اس نظام و فوج کی محبت اکھٹی نہیں رہ سکتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے؛ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِی [میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے]يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ[جو کہیں گے وہ کریں گے نہیں اور وہ کچھ کریں گے جس کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہے، یعنی اسلام کا دعویٰ تو کریں گے مگر حقیقت میں اسلام کی جڑیں نکالیں گے]فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ [پس جس نے ان کے خلاف ہاتھ سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے] وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ[اور جس نے ان کے خلاف زبان سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے]وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، لاإِيمَانَ بَعْدَهُ[اور جس نے ان کے خلاف دل کے ذریعے جہاد کیا تو وہ مومن اور اس کے بعد کوئی ایمان نہیں]... یہ دل کے ذریعے ان کے خلاف جہاد کرنا یعنی صرف دل میں ان سے نفرت کرنا ایمان کا آخری درجہ ہے!

آخر میں مجاہدین کے نام بھی مختصر پیغام دینا چاہوں گا:

میرے بہادر مجاہد بھائیو! اس ذلیل اور بزدل فوج کی حقیقت آپ سے بہتر اور کون جان سکتے ہیں۔ نہ پہلے اس فوج میں آپ کے خلاف لڑنے کی جرات تھی اور نہ آج یہ آپ کے مقابل کھڑی رہ سکتی ہے۔ پہلے بھی امریکی جہازوں اور ڈالروں کے ذریعے اس نے اپنی حفاظت کی تھی اور آج بھی امریکہ کے بھاگنے کے خوف سے یہ ماسکو اور بیجنگ کا طواف کر رہی ہے۔ اگر ہم اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، اللہ کی ناراضی سے بچنے والے بن جائیں تو دنیا کی ہر طاقت کے مقابل ہماری کامیابی و کامرانی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا، پریشان مت ہوں، غمزدہ نہ ہو، وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ[تم ہی غالب رہو گے]إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ [بس ایک شرط ہے، اگر آپ حقیقی مومن ہوں]۔

اگر ہم نے شریعت کی پابندی کی تو اللہ ضرور مدد فرمائیں گے، ان تنصرالله ینصرکم، مسلمان عوام پر رحمت و شفقت کرنا شریعت ہے، مسلمان کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنا جب کہ کفر کی محافظ اس ظالم فوج کے خلاف جہاد کرنا شریعت ہے، اگر اس شریعت پر آپ عمل کرتے رہے، صبر و استقامت کا دامن آپ نے تھامے رکھا تو یقین رکھیے، ناپاک فوج مغلوب ہے، قبائل آزاد ہیں اور پورے پاکستان بلکہ برصغیر کو بہت جلد اللہ نظامِ کفر سے آزادی دلائے گا۔

امریکہ کی شکست اور ذلت ہم خود اپنی آنکھوں سے افغانستان میں دیکھ رہے ہیں، اسی طرح امریکہ کی غلام پاکستانی فوج کی ذلت بھی دنیا بہت جلد ان شاء اللہ دیکھے گی۔ اللہ کے اذن سے وہ دن دور نہیں جب قندھار سے اسلام آباد اور دہلی تک اسلام غالب ہو گا، ظالم اور کافر مغلوب ہوں گے اور اہلِ ایمان عزت کے ساتھ رہیں گے۔

واللہ غالب علی أمرہ ولکن أکثرالناس لایعلمون۔

اللہ قبائلی مسلمانوں کے دین اور غیرت کی حفاظت فرمائے، شیاطین کے مکر و فریب اور منصوبوں کو ناکام کرے اور اللہ ہمیشہ نصرتِ دین کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآلہ وصحبه أجمعین

☆☆☆☆☆

”امریکیو! تم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد کو ”بزدل دہشت گرد“ کہا ہے اور سرزمینِ حرمین سے نہ نکلنے کی دھمکی دی ہے۔ طاقت کے نشے میں چُور ہو کر تم یہ بہت بڑی حماقت کر بیٹھے ہو۔ ان شاء اللہ اس کا خمیازہ تم بھگت کر رہو گے۔ تمہارا علاج دنیا میں صرف ہمارے ہی پاس ہے۔ تمہاری قسمت تمہیں جہاں کھینچ لائی ہے وہ تمہارے طبعی انجام کے لیے سب سے مناسب ہے۔ یہاں تم کو زندہ زمین میں گاڑ دینا ہر مسلمان کے دل کی سب سے بڑی آرزو ہے۔ اپنی سرزمین پر تمہارے مسلح اور غاصبانہ تسلط کو ختم کرنے کے لیے ہماری ”دہشت گردی“ ایک ایسا فرض ہے جو ہماری شریعت کا بھی تقاضہ ہے اور عقل کا بھی۔ دنیا کے ہر عرف قاعدے کی رُو سے یہ ہمارا حق ہے بلکہ فرض ہے۔ اپنے گھر کی حفاظت کا حق تو دنیا ہر جان دار کو دیتی ہے۔ تمہاری ہماری مثال اس کے سوا کیا ہے کہ کسی گھر میں کوئی موذی سانپ آ گھسے تو گھر کے باسیوں کو اس کا سر کچلنا ہی پڑے گا، سخت نامعقول ہو گا جو کسی موذی کو اپنے گھر میں رہنے دے۔ سخت بزدل ہو گا جو اپنی سرزمین میں تمہاری مسلح موجودگی کو چین اور آرام سے برداشت کرتا رہے“۔

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

مع الاستاذ فاروق

معین الدین شامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں، بلاشبہ اللہ ہی کے لیے ہیں۔ وہ اللہ جو ہمارا ربّ ہے، ہمارا ہے، ہمارا اللہ ہے۔ اسی نے ہمیں پیدا کیا اور وہی ہمیں موت دیتا ہے اور بلاشبہ اس نے موت وحیات کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ دیکھے کہ ہم میں سے کون ہے جو بہترین عمل کرتا ہے؟

مع الاستاذ فاروق، استاذ احمد فاروق کے ساتھ چند ملاقاتیں، ان کی چند یادیں، ان کی قیمتی باتیں، ان کی بعض ایسی باتیں جو مجھے خاص طور پر اچھی لگیں۔ میں استاذ کا محبوب ترین ان کی حیات میں تو شاید نہ تھا لیکن اللہ سے امید ہے کہ ان کی شہادت کے بعد ان شاء اللہ ان کے محبوب ترین لوگوں میں ضرور شامل ہو گیا ہوں گا۔ ہاں ان کی حیات میں ان کے محبوب تر لوگوں میں بہر حال شامل رہا۔ استاذ کی محبت کا حوالہ اس لیے اہم ہے کہ وہ ان شاء اللہ، ہمارے اللہ کے محبوب لوگوں میں سے ایک تھے۔ وہ میرے محبوب تھے اور میں ان کا، اور یہ محبت کی سنہری زنجیر ہے جو ہمارا اللہ کے دربار میں ذکر کا ان شاء اللہ ایک سبب ہے کہ ان شاء اللہ استاذ ہمیں بھولے نہیں ہیں۔

حضرتِ استاذ سے آج تک جتنی ملاقاتیں رہیں، سب کا احوال اور سب کی سب تو یاد نہیں، لیکن جتنی ذہن میں تازہ ہیں سب ہی لکھنے کا ارادہ ہے کہ یہ ان شاء اللہ توشۂ آخرت ہوں گی، مجھ سمیت حضرتِ استاذ کے محبّین کے لیے دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ صحیح بات، صحیح نیت اور صحیح طریقے سے کہنے والوں میں شامل فرمالے۔

نوٹ: ان سلسلہ ہائے مضامین میں جہاں بھی 'استاذ' کا لفظ آئے گا تو اس سے مراد شہید عالمِ ربّانی استاد احمد فاروق رحمہ اللہ ہوں گے۔

وصلی اللہ علی نبیّنا محمد و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

اللہ کے وعدوں پر یقین رکھیے!

شہادتوں، گرفتاریوں، زخموں، چوٹوں اور تکالیف کا راستہ، جہاد فی سبیل اللہ... جس کی ایک ایک شہادت کا ایک ایک قطرۂ خون اس راستے کی گاڑی کا ایندھن... جس میں گرفتاریاں 'شعبِ ابی طالب کی مانند سونے کو کندن بنانے کی بھٹیاں، اللہ سے ہونے اور اللہ ہی سے ہونے اور غیر اللہ سے کچھ نہ ہونے کا یقین... ایسے زخموں سے پُر راستہ جو روزِ قیامت اُبل رہے ہوں گے، جن کا رنگ خون والا اور خوشبو مشک جیسی ہو گی... چوٹوں اور تکالیف والی راہ کہ بندۂ مومن کو کانٹا چبھے تو وہ بھی اجر سے خالی نہ جائے، پھر کہاں یہ عظمت والی راہ کی چوٹیں اور تکلیفیں۔ بس اسی سب سے ہماری تاریخ عبارت ہے۔

آدم و نوح، لوط و صالح، ابراہیم و اسمٰعیل، یعقوب و یوسُف، زکریا و یحییٰ، عیسیٰ و موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حبیبنا و حبیب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک۔ پھر انؐ کے صحابہؓ سے لے آج تک۔ تاریخ یہی ہے۔ جگہ جگہ احزاب ہیں، خندقیں ہیں۔ بس جب تاریخ یہی ہے اور مقولۂ عام ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے تو گزشتہ کل اور موجودہ آج کے واقعات بھی ویسے ہی ہیں جیسے: پرسوں بدر کا معرکہ ہوا تھا، کل اُحد کی لڑائی تھی اور آج احزاب ہے... اور آنے والی کل فتحِ اسلام ہے اور کل کی شام جنت میں، ان شاء اللہ! ایسے ہی ایک احزاب کے معرکے میں سنہ ۲۰۰۱ء میں شروع کی گئی، دجّالِ زماں بُش کی صلیبی جنگ جاری تھی۔ "یہ صلیبی جنگ ہے!"، "خدا نے مجھے مجاہدین / القاعدہ کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا ہے!"، "یا تو تُم ہمارے ساتھ ہو یا پھر دہشت گردوں کے ساتھ!" دجّالِ زماں نے اعلانات کیے تھے[1] ... یہ سن کر کچھ دیوانے لشکرِ اسلام کے سپاہی بن گئے اور کچھ "ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ" کا لیبل لگا کر صلیبی ٹڈی دَل کا حصہ۔

انہی حالات میں حضرتِ استاذ سے اگلی ملاقات کا شرف ساتھیوں کی ایک مجلس میں حاصل ہوا۔ اللہ والے استاذ نے ایک ایمان افروز درس دیا۔ آدھ گھنٹے کے دورانیے کا۔ اس درس کو ادارہ السحاب میں موجود بھائیوں نے محفوظ کیا اور "اللہ کے وعدوں پر یقین رکھیے!" کے عنوان سے مجاہدین و مومنین کے مفادِ عامہ کے لیے نشر بھی کیا۔ پس یہ درس نہایت مفید ہے۔ یہ حالات کی صحیح تصویر اور تصویر کا صحیح رخ دکھاتا ہے۔ سبھی سے گزارش ہے کہ اس درس کو ضرور سنیں کہ ایمان و یقین میں اضافہ ہو اور عقائد و عبادات میں پختگی و حلاوت نصیب ہو۔

استاذ اپنی عادت کے مطابق پکول پہنے تشریف فرما ہوئے، وہی جھکی نظریں، وہی بشاشت، وہی مسکراہٹ۔ ساتھی مجاہدین نے ان کے گرد ایک حلقہ بنا لیا، گویا چاند کے گرد ہالہ 'استاذ نے بعد از حمد و صلاۃ یہ آیات تلاوت کیں:

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌO تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (آلِ عمران: ۲۶-۲۷)

---

[1] بُش نے ایسے اعلانات اپنے پہلے دورِ حکومت میں جا بجا کیے، ان کو بآسانی گوگل پر تلاش کیا جا سکتا ہے۔

" کہو کہ: اے اللہ! اے اقتدار کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے اقتدار بخشتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے اقتدار چھین لیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رسوا کر دیتا ہے، تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور تو ہی بے جان چیز میں سے جان دار کو بر آمد کرلیتا ہے اور جان دار میں سے بے جان چیز نکال لاتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے"۔

استاذ کا درس، ایک فکر کا دروازہ تھا۔ پس جو خیالات ذہن میں وارد ہوئے اور جو نکات یاد رہ گئے وہی پیش ہیں۔ استاذ نے بیان کیا کہ حضراتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان فرماتے ہیں کہ کائنات کی بہادر ترین شخصیت، رسول الملاحم، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں 'دِفاع' کی غرض سے، حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے جنگی حکمتِ عملی پر مبنی مشورے کے بعد بہ نفسِ نفیس خندق کھود رہے ہیں۔

مائیں جن سا حسین کوئی نہ جَن سکتی ہیں، وہ حَسین صلی اللہ علیہ وسلم قمیض اتار کر خندق کھود رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخ و سپید جسمِ اطہر مٹی سے ڈھک گیا ہے... بھوک کی یہ حالت ہے کہ اصحاب نے ایک ایک اور نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو پتھر پیٹ پر باندھ رکھے ہیں... صحابہؓ دیکھتے ہیں کہ مارے بھوک کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر لیٹے کروٹیں لے رہے ہیں...

ایسے میں دو طرح کے خیالات استاذ کی مجلس میں دل میں آتے ہیں:

أ. جب کائنات کی معزز ترین شخصیت اس حالت سے گزر کر دین ہم تک پہنچاتی ہے تو اس نبی کے نام لیواؤں پہ حالات بھی آئیں گے!

ب. دوسرا یہ کہ اس عالَم سے گزرتی یہ ہستی اللہ کے خلیل ہیں، اللہ کے حبیب ہیں، بعد از خدا بزرگ یہی ہیں۔ جس کے یہ خلیل و حبیب ہیں، جس کے یہ رسول ہیں، جس خدا کے بعد بزرگ ترین یہ ہیں، ان کو ان کا خلیل و حبیب بھی دیکھ رہا ہے۔ سو جب وہ دیکھ رہا ہے تو وہ اپنے حبیب پر جتنی محبتیں نچھاور اس وقت کر رہا ہے اور جتنے غضب میں اپنے اس حبیب کے دشمنوں کی رسی دراز کر رہا ہے کہ کرو اور کفر، بڑھ جاؤ اس کفر میں کہ تم کو دنیا و آخرت میں نشانِ عبرت بنا دیا جائے، تمہیں فرعون و نمرود کا ساتھی بنا دیا جائے۔

پس آج ہم دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اس زمانے میں ملتے جلتے حالات سے گزارے جاتے ہیں۔ کہیں یہ خندقیں کھودتے ہیں، کہیں جانیں دیتے ہیں۔ جیسے کل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ربّ اُن کو دیکھ کر اپنی محبتیں ان پر نچھاور کر رہا تھا، آج اپنے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو دیکھ کر، کر رہا ہے، جیسے کل کے بے دینوں کی رسی دراز کر کے ان کا حشر فرعونوں اور نمرودوں کے ساتھ کیا جا رہا تھا آج کے دین دشمنوں کا معاملہ بھی ابو جہلوں اور دجّالوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

حضرتِ استاذ کی مجالس نجانے کتنی کروٹیں لیں گی...ان میں کبھی اصحابِ استاذ کا ذکر آتا ہے تو کبھی ان احساسات کا جو مجلسِ استاذ میں واردِ قلب ہوئے۔ آج کی یہ مجلس بھی کچھ ایسی ہی ہے۔

احزاب میں جس کا جسمِ اطہر مٹی سے ڈھک گیا ہے، جو مارے بھوک کے لوٹ پوٹ ہو رہا ہے... یہ اللہ کا رسول ہے۔ یہ محمدِ عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ جن کے سامنے مالک اپنے فرشتوں کو حاضر کرے اور ان پر چھوڑ دے کہ وہ اگر چاہیں تو بستیِ کفار کو ہستی سے مٹا دیا جائے۔ ان کا یہ حال ہے... اور اللہ دیکھ رہا ہے۔ اللہ دیکھ رہا تھا اور اللہ دیکھ رہا ہے۔

کل کے غزوۂ احزاب میں سامنے سے کافروں کے کئی قوموں پر مشتمل گروہ حملہ آور ہوئے تھے۔ آج بھی دیکھیے پینتالیس-پچاس قسم کے...امریکی ہیں، یورپی ہیں، جاپانی ہیں، ہر نسل کے کافر آ کر سامنے سے آ وارد ہوئے ہیں۔ کل پیچھے یہود تھے جن کی جانب سے خطرہ تھا کہ وہ عورتوں بچوں پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔ آج مثلِ یہود... کچھ افواج نے ان سے بھی آگے بڑھ کر ہماری عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قید کر لیا ہے۔ ان یہود کو زعم تھا کہ 'نحن ابناؤ اللہ'، ہم اللہ کے بیٹے ہیں، بڑے محبوب ہیں سو جو چاہیں کریں اور پھر وہ ان گمراہیوں میں جا گرے کہ مسیح الدجال کے لشکری بن گئے۔ ان مثلِ یہود کو مدینۂ ثانی کی حفاظت کا زعم اور واحد 'اسلامی' ہونے کا زعم ہے۔ یہ "ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ" کا نعرہ لگا کر اللہ کے اولیاء کی نفرت و دشمنی میں ایسے بڑھے کہ مثلِ یہود مسیح الدجال کے لشکری/mercenaries بن گئے، کرائے کے قاتل!

کل بھی ہوائیں چلی تھیں، آج بھی چل رہی ہیں، احزاب کے خیمے اکھڑ رہے ہیں۔ بس نظر چاہیے جو دیکھے کہ ۸، اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلے میں فوجیوں کی کتنی ہی بٹالینیں (battalions) زمین میں دھنسائی گئی تھیں[2]۔ کتنے ۲۰۰۹ – ۲۰۱۰ء کے سوات کے

[2] یاد رکھنے کی بات ہے کہ امریکہ نے ۸، اکتوبر ۲۰۰۱ء کو افغانستان پر حملہ کیا۔ اسی آٹھ اکتوبر کو اس فوج نے فرنٹ لائن اتحادی کی 'بیعت' بش کے ہاتھوں پر بذریعۂ مشرف دوبارہ کی۔ صرف پونے چار برس بعد انہوں وانا آپریشن کا آغاز کر کے اولیاء اللہ کے قتل کا بازار گرم کیا۔ اور چار سال پورے ہوتے ہی ۸، اکتوبر ۲۰۰۵ء کو ان کی کتنی ہی پلٹونیں اور بٹالینیں زمین میں دھنسا دی گئیں۔

سیلاب میں بہہ گئے تھے۔ سیاچن کے گیاری سیکٹر میں کتنے سیکڑوں فوجی برفانی تودوں تلے دبا کر عذاب کے فرشتوں کی طرف سے قتل کر دیے گئے تھے[3]۔ دسیوں سپاہی و افسر کھاریاں کے پاس ریل گاڑی کے نہر چناب پر واقع پل کے ٹوٹنے اور ریل گاڑی کے 'ملٹری ڈبوں' کے نہر میں غرق ہو جانے کے نتیجے میں ڈوب کر مرے[4]۔ یہ تو دو چار واقعات ہیں۔ تاریخ دیکھیے احزاب کے بعد فتح مکہ بھی ہے اور فتحِ طائف بھی۔ چند کو کعبے کے پردوں سے لٹکا پا کر بھی قتل کیا جائے گا اور کچھ پر منجنیقوں سے گولے بھی داغ کر خون بہا لیا جائے گا۔ ان سخت حالات میں جب اکثر ہی سختی ہمیشہ سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ میں اتنے برس گزر جانے کے بعد اپنے آپ کو استاذ کے بالکل سامنے پاتا ہوں۔ گویا ان کے سینے سے وہ حدت اور وہ شعاعیں اپنے سینے میں جذب ہوتی محسوس کر رہا ہوں۔ استاذ نے فرمایا:

"یہ ایمان ہونا کہ ربّ ساتھ ہے اور اسباب میں سے کچھ بھی نہ میسر ہو تب بھی اسی کے اوپر نگاہ رکھنا اور جب سارے اسباب میسر ہوں تب بھی اسی کے اوپر نگاہ رکھنا۔ تو یہ توکّل اس وقت مطلوب ہے...اور ہر وقت ہی مطلوب ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی یہ واقعہ پیش آتا ہے کہ جو احادیث میں مذکور ہے کہ بندہ تلوار لے کر سر پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پوچھتا ہے "من يعصمك منّي؟" کہ کون تمہیں مجھ سے بچائے گا؟ تو بے ساختہ منہ سے یہ جواب نکلتا ہے کہ "اللہ"۔ تو توکّل اسی چیز کا نام ہے کہ ہر حال میں نگاہیں اللہ کے اوپر جمی ہوئی ہوں۔ اسباب ہوں یا اسباب نہ ہوں۔ اور اسباب چھن جانے کے بعد مایوسی کا شکار نہ ہو انسان۔ بلکہ یہی سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آج بھی ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیں۔ اللہ تعالیٰ جس لمحے فیصلہ فرما دیں تو اللہ کے حکم کو کوئی روک سکتا ہے؟ اللہ کسی کو اٹھا کر پٹخنے کا فیصلہ کر دیں؟ اللہ کسی نظام کو، کسی سلطنت کو برباد کرنے کا فیصلہ کر دیں۔ اللہ کسی تین چار بندوں پر مشتمل گروہ کو بھی غالب کرنے کا فیصلہ کر دیں۔ کیا کوئی چیز ہے جو روک سکے اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو؟ اللہ جس کو فضل دینا چاہے، کوئی نہیں روک سکتا اس کو! اللہ تعالیٰ جب کوئی فیصلہ فرما دیں تو کسی اور کا کوئی فیصلہ اس کے اوپر نہیں آتا! پس اللہ کی قدر اور اس کا فیصلہ ہر چیز کے اوپر غالب ہے!"

یہ بے حد قیمتی نصائح کرنے کے بعد، ہمارے عقیدے کو اللہ ہی کی طرف صحیح طور سے پھیرنے کی توجہ کروانے کے بعد، حضرتِ استاذ اٹھے۔ استاذ کو جانا تھا۔ کئی اور پیاسے، کئی اور متوالے، کئی اور استاذ کے عاشق منتظر تھے کہ وہ آئیں اور ان کے دلوں کو گداز کریں، یقین کی دولت کو عام کریں۔ استاذ اٹھے۔ فرداً فرداً سب سے ملے۔ دماغوں اور دلوں کو ایسی جانب مائل کر کے رخصت ہوئے کہ وہ مائل کرنا سالوں بعد بھی تلامذۂ استاذ کے لیے ظلماتِ شب میں چمکتا ستارہ ہو۔

یہ مجلس کچھ جذبات پر مبنی تھی۔ شاید ان حالات میں اس کا احوال لکھنے کا موقعہ آیا جب حالات سالوں بعد اس مجلس جیسے ہی تھے۔ یقیناً اس مجلس کے بیان میں کچھ سہو ہو گیا ہو گا۔ لیکن من جانب اللہ برکتِ ذکرِ استاذ کمیوں کو پورا کر دے گی۔ اللہ پاک ہمیں حضرتِ استاذ کا صحیح معنیٰ میں شاگرد بنا لیں۔ اللہ پاک ہمیں ویسے ہی سعادتوں اور شہادتوں کے سفر کا مسافر بنائے رکھیں جیسے استاذ رہے۔ ہم ان کے بارے میں یہی گمان کرتے ہیں اور حالِ اصلی سے تو اللہ ہی واقف ہے۔

و آخر دعوانا أن الحمدلله ربّ العالمين و صلى الله على نبينا و قرة أعيننا محمد و على آله و صحبه و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

(جاری ہے، ان شاء اللہ)

☆☆☆☆☆

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علی الاعلان کفر و شرک کی ممانعت اور بتوں اور بت پرستوں کی مذمت اور اعداء اللہ کی باوجود شدید عداوت اور مخالفت کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے صحابہ کی استقامت اس امر کی صریح دلیل ہے کہ ایمان اور اسلام کے لیے تصدیقِ قلبی یا لسانی کافی نہیں بلکہ کفر اور کافری، خصائصِ شرک اور لوازمِ شرک سے تبریٰ اور بے زاری بھی لازمی اور ضروری ہے"۔

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ

---

[3] یاد رہے کہ برفانی تودے ان پر اللہ کی جانب سے تب گرائے گئے جب سنہ ۲۰۱۲ء کے اوائل میں لاپتہ افراد اسلام آباد کے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا دیے بیٹھے تھے اور ان کے لیے بد دعائیں کر رہے تھے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ یہ پاکستانی فوج کے 'مجاہدین' عین اس عذابِ الٰہی کا نشانہ بننے سے پہلے اور عین اس وقت موسیقی کی محفل سجائے ہوئے ڈھول پیٹ رہے تھے، اہلِ دنیا کو انڈیا پاکستان کے بارڈر پر بیٹھ کر 'غزوۂ ہند' کرتے ہوئے ثبوت کے طور پر وہ خود ویڈیو بھی بنا رہے تھے جو بعد میں لاشیں نکالتے ہوئے ایک میموری کارڈ سے بر آمد ہوئی اور فخریہ یوٹیوب پر اپلوڈ کی گئی۔

[4] بالکل اسی طرح جس طرح یہ خود اہلِ ایمان کو نہروں میں پھینک کر مارتے ہیں۔

سرکاری فوج میں بھرتی ہونا یا فوجی ملازمت کرنا حرام ہے!

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ

جولائی ۱۹۲۱ء میں "خلافت کمیٹی" نے کراچی میں آل انڈیا کانفرنس منعقد کی۔ جس میں شیخ العرب العجم حضرت سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے جرأت ایمانی اور غیرتِ دینی کا اعلان کرتی شہرۂ عالم تقریر کی۔ اسی تقریر کے دوران میں آپ رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ بھی ارشاد فرمایا کہ "حکومت برطانیہ کی فوج میں بھرتی ہونا یا کسی قسم کی فوجی ملازمت کرنا یا کسی کو فوجی خدمات کی ترغیب دینا بالکل حرام ہے"۔ اسی فتویٰ کی بنا پر انگریزوں نے آپ علیہ الرحمہ کو گرفتار کیا اور کراچی میں "مقدمہ کراچی" کے عنوان سے آپ کا عدالتی ٹرائل ہوا۔ جس کے بعد آپ رحمہ اللہ کو انگریز جج نے دو سال قید بامشقت کی سزا سنائی۔ ماہنامہ نوائے افغان جہاد میں آپ رحمہ اللہ یہ یہ تقریر اور 'مقدمہ کراچی' میں انگریز جج کے سامنے کمرۂ عدالت میں کی جانے والی تقریر قسط وار شائع کی جارہی ہے۔ چونکہ تقسیم ہند کے بعد برصغیر پاک وہند پر گورے کافروں کی جگہ "کالے انگریزوں" کی حکمرانی کا دور دورہ ہوا اور انگریزی آئین و قانون سے ہی کشید کردہ قوانین اس سرزمین پر تاحال نافذ ہیں، انگریز کی بنائی گئی "رائل انڈین آرمی" ہی اب بھی یہاں حاکم و مقتدر ہے لہٰذا حضرتِ والا نور اللہ مرقدہ کے یہ الفاظ اور بیان کردہ مسلمہ دینی و شرعی تعبیرات آج بھی اُسی اہمیت کی حامل ہیں اور اس نظام کی کفریات کے خلاف برسرِ عمل رہنے کی ویسی ہی پکار لگا رہی ہیں جیسے آج سے ایک صدی قبل حضرتِ مدنی رحمہ اللہ کے دور میں یہ آواز لگائی گئی تھی۔ حضرت والا رحمہ اللہ نے جہاں جہاں انگریزوں اور برطانوی سامراج کو مخاطب کیا وہاں موجودہ نظام کے کل پرزوں کو مخاطب سمجھیں تو اُس وقت اور آج کے دور میں نظام مملکت و سلطنت میں بھی کچھ فرق نظر نہیں آئے گا اور یہ مانے بغیر بھی چارہ نہیں رہے گا کہ ان سے متعلق بیان کردہ شرعی احکامات بھی یکساں اور ایک سے ہی ہیں! [ادارہ]

(۲۰) من استطاع منکم أن لایحول بینه وبین الجنةملأ کف من دم امری مسلم ان یهرقه کما یذبح به دجاجة کلما تعرض لباب من أبواب الجنة حال اللّٰه بینه وبینه، فلیفعل (ابوداؤد،نسائی،ابن حبان،حاکم)

"جس سے ہو سکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہتھیلی بھر بھی مسلمان کا بہایا ہوا خون، مرغی کے خون کی مقدار میں حائل نہ ہو تو وہ ضرور اس سے بچے، کیونکہ ایسا کرنے والا شخص جب کسی جنت کے دروازے کے سامنے آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جنت کے درمیان حائل ہو جائے گا"۔

یعنی اگر اس کے دوسرے اعمال جنت کا تقاضا بھی کرتے ہوں گے تو یہ مسلمان کا ہتھیلی بھر خون جو اس نے بہایا ہے اس کو جنت میں داخل نہ ہونے دے گا اور خدا اس کے درمیان حائل ہو جائے گا۔

(۲۱)کل ذنب عسی الله ان یغفره الا الرجل یموت کافرا اوالرجل یقتل مؤمنا متعمداً (ابوداؤد،نسائی،ابن حبان، حاکم)

"''ہر گناہ کی نسبت امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے، مگر کفر کی حالت میں مرنا اور مسلمان کو ارادہ سے قتل کرنا ایسے گناہ ہیں کہ بخشے نہ جائیں گے"۔

(۲۲)من قتل مؤمنا فاعتبط بقتله لم یقبل الله منه صرفا ولا عدلا(ابوداؤد)

"جس شخص نے بلا تمیز حق اور باطل کسی مسلمان کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفل"۔

(۲۳)جهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السیف علی امتی

"دوزخ کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے جس نے میری امت پر تلوار اٹھائی"۔

(۲۴)نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا(ترمذی، ابوداؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے کو منع فرمایا (اسی وجہ سے کہ کہیں مسلمان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے)

(۲۵)من اشارالیٰ اخیه بحدیدة فان الملائکة تلعنه حتی یضعها وان کان اخاه لابیه وامه(بخاری ومسلم)

"جس شخص نے اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے اس کے رکھ دینے تک لعنت کرتے ہیں۔ چاہے وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو"

(۲۶)لایشیر احدکم الی اخیه بالسلاح فانه لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یده فیقع فی حفرة من النار(بخاری، مسلم)

"تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ وہ نہیں اجتنا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے دوسرے کو نقصان پہنچا دے، تو یہ اشارہ کرنے والا دوزخ کے گڑھے میں جا پڑے"۔

(۲۷)اذا مر احدکم فی مسجدناوفی سوقنا ومعه نبل فلیمسک علی نصالها ان یصیب احدا من المسلمین منها بشئی(بخاری، مسلم)

"تم میں سے جب کوئی تیر لے کر ہماری مسجد یا بازار سے گزرے تو اس کی بھال کو پکڑ لے، کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے"۔

(۲۸)لا یزال المؤمن منعقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح(ابوداؤد)

ہمیشہ مسلمان دینی باتوں میں تیز رفتار اور خوش حال رہتا ہے جب تک حرام خون کا مرتکب نہ ہو، لیکن جب حرام خون کا مرتکب ہو جاتا ہے تو نہایت ثقیل اور گراں ہو جاتا ہے، پھر دینی امور میں نہ اس کا انشراحِ خاطر ہوتا ہے، نہ تیز رفتاری حاصل ہوتی ہے"۔

(۲۹)الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس(بخاری ،مسلم)

"کبیرہ گناہ یہ ہیں(۱)شرک(۲)والدین کی نافرمانی(۳)محترم جان کا قتل (۵)جھوٹی قسم"۔

(۳۰)لایحل لمسلم ان یروع مسلما(ابوداؤد،طبرانی)

"مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے"۔

(۳۱)لاتروعوا المسلم فان روعۃ المسلم ظلم عظیم(بزار، طبرانی)

"مسلمان کو مت ڈراؤ کیونکہ مسلمان کو ڈرانا بہت ظلم ہے"۔

(۳۲)من اخاف مؤمنا کان حقا علی اللہ ان کا یؤمنہ من افزاع یوم القیامۃ(طبرانی)

"جس شخص نے مسلمان کو ڈرایا تو اللہ پر واجب ہو گیا کہ اس کو قیامت کے دن گھبراہٹوں سے محفوظ نہ رکھے"۔

(۳۳)من خرج علی امتی بسیفہ یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاشی من مؤمنھا ولا یفی الذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ(مسلم)

"جو شخص میری امت پر تلوار لے کر نکلا، بھلے اور برے کو مارنے لگا، نہ مومنوں سے بچا، نہ عہد والوں کے عہد کو پورا کیا تو نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں"۔

(۳۴)کل مسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ(مسلم)

مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا خون، اس کی آبرو، اور اس کا مال"۔

میں نے مختصر اُچھ آیتیں اور چونتیس حدیثیں بیان کی ہیں، جن کی رو سے بغیر شرعی اجازت کے مسلمان کا خون، مال اور آبرو اور اس پر ہتھیار اٹھانا اور اس کے قتل میں شریک ہونا، اس پر ہتھیار سے اشارہ کرنا سب حرام ہے اور جو شخص ان گناہوں کا مرتکب ہو گا اس پر خدا کا سخت غضب نازل ہو گا۔ گورنمنٹ کی فوج اور پولیس کی نوکریاں بھی چونکہ اسی لیے ہیں اس لیے وہ بھی حرام ہیں!

کتب علم کلام:

اب میں علم کلام کا حوالہ دیتا ہوں، علم کلام کی معتبر کتابیں مثلاً جوہرہ، شرح عقائد نسفی، شرح مواقف، شرح مقاصد وغیرہ میں لکھا ہے کہ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ بغیر حق شرعی کے مسلمان کو قتل کرنا ہے۔

فتاویٰ قاضی خان صفحہ نمبر ۵۳۰ کتاب الاکراہ فصل فیما یحل للمرء ان یفعل میں لکھا ہے کہ کوئی بادشاہ کسی مسلمان سے کہے کہ تو سور کھا لے، شراب پی لے، مردار کھالے ورنہ تجھے قتل کر دوں گا، تو اس مسلمان کو چاہیے کہ وہ ضرور سور کھالے، شراب پی لے، مردار کھالے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو وہ گناہ گار مرے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر بادشاہ کہے کہ تو کلمۂ کفر کہہ ورنہ تجھ کو قتل کر دوں گا، تو اس کو چاہیے کہ ایمان کو دل میں محفوظ رکھ کو کلمۂ کفر کہہ دے، لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ کہے اور اگر مقتول ہو جائے تو شہید ہو گا۔ اس صورت میں ماننا اور نہ ماننا دونوں جائز ہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بادشاہ ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے یا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنے کا حکم دے تو اس کو قتل ہونا چاہیے لیکن مسلمان پر ہتھیار نہ اٹھانا چاہیے۔ اگر اس نے بادشاہ کا حکم مان لیا تو سخت گناہ گار ہو گا۔ اس پر فرض ہے کہ صبر کرے اور مقتول ہو جائے۔ اس صورت میں بادشاہ کا حکم ماننا جائز نہیں ہے۔

یہی مسئلہ عالمگیری جلد نمبر ۵ ص ۴۴ اور در مختار اور شامی وغیر میں ذکر کیا گیا ہے۔ بزازیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ میں بھی مذکور ہے۔

نورالانوار، توضیح تلویح، کشف بزدوی وغیرہ کے مبحث "عزیمت ورخصت" میں بھی یہی مذکور ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ میں تجھ کو قتل کر دون گا ورنہ تو اس مسلمان کا ہاتھ کاٹ دے یا قتل کر دے تو اس کو چاہیے کہ خود قتل ہو جائے لیکن مسلمان کا ہاتھ نہ کاٹے اور نہ اس کو قتل کرے۔

جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا یہ سب مذہبی کتابیں ہیں۔ ہمارے مذہب میں سب سے اول درجہ قرآن شریف کا ہے، دوسرا حدیث کا، تیسرا علم الکلام کا، اور چوتھا فقہ کا۔ اسی اعتبار سے یہ تمام حوالہ جات درجہ بدرجہ دیے گئے ہیں۔

ان کے علاوہ جدید کتب میں بھی یہی احکام پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ جو علما انگریزی زمانہ میں ہوئے ہیں ان کی سنئے:

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلویؒ کے فتاویٰ جلد ثانی، مولانا عبد الحئی صاحب لکھنوی کے فتاویٰ ج ۳ میں بھی صاف طور پر لکھا ہے کہ انگریزی فوج کی نوکری حرام ہے۔ اس زمانہ کے علما میں مولانا اشرف علی صاحب کا فتویٰ بھی ان کی کتاب میں یہی ہے کہ انگریزی فوج کی نوکری حرام ہے۔

اس سے یہ بات تو معلوم ہو گئی کہ جمعیت علمائے ہند کا فیصلہ اور یہ ریزولیوشن کوئی نئی بات نہیں ہے، ہمیشہ سے مذہبِ اسلام کا یہی فیصلہ چلا آتا ہے۔ اس لیے اس وقت اس کی اشاعت کو روکنا مذہب میں مداخلت کرنا ہے، اس کی اشاعت کی ضرورت اس وجہ سے زیادہ ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اس کی متقاضی ہے۔ جس طرح ایک طبیب مریض کی سخت حالت کو دیکھ کر پرہیز اور دوا تجویز کرنے میں زیادہ سختی اور اہتمام کامل کرتا ہے، اسی طرح علما کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو ان کی مذہبی حالت زیادہ گرتے ہوئے دیکھ کر جملہ اسباب نزول کے ازالہ کی بہت زیادہ فکر کریں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فتح بیت المقدس کے وقت مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان نے اس جنگ کو صلیبی جنگ کے نام سے موسوم کیا اور مسٹر چرچل نے بھی اس کو صلیبی جنگ کہا، ایسی حالت میں جو مسلمان عیسائیت کا ساتھ دے گا وہ نا صرف گناہ گار ہو گا بلکہ کافر کہلائے گا!

اگر لارڈ ریڈنگ (ہندوستان میں) اس لیے بھیجا گیا ہے کہ قرآن جلا دیں، حدیث شریف کو مٹا دیں، کتب فقہ کو برباد کر دیں تو سب سے پہلے اسلام پر اپنی جان قربان کرنے والا مَیں ہوں!

(اس آخری جملہ پر مولانا محمد علی جوہرؒ نے جزاک اللہ کہہ کر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ کی قدم بوسی کی)

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسلمانوں کا اولین دشمن امریکہ ہے!

اور ہمارے جہاد کا مقصد خلافت راشدہ کا اعادہ کرنا ہے، ایسی خلافت جو شوریٰ کی بنیاد پر قائم ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ (الشوریٰ: ۳۸)

''اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں''۔

اور اے زعمائے امت، اہل دانش، قائدین، تجار اور امت کے باوقار لوگو! متحدہ دشمن کے مقابلے کے لیے ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ!

ہمیں اکابر مجرمین، خیانت اور ڈاکہ زنی کے بل بوتے پر قائم حکومتوں، فلسطین کو بیچ کھانے والوں اور سیکولر آئین اور داساتیر کے تحت انتخابات رچانے والوں کی طرف داری کچھ بھی نفع نہ دی پائے گی۔

امتِ واحدہ متحدہ بن کر متحدہ دشمن کے سامنے صف آرا ہونے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً (التوبۃ: ۳۶)

''تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو۔ جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں''۔

اے میری محبوب مسلم امت! یہ بھکاری آپ کو مشرقی یروشلم کو فلسطین کی سیکولر ریاست کا دارالحکومت بننے کی وجہ امریکہ سے دشمنی کو قرار دیں گے لیکن یہ سب ذلت ہے۔ یروشلم چاہے وہ مشرقی ہو یا مغربی، سب ہمارا ہے۔ اور حیفہ وعکہ اور سارا فلسطین ہمارا ہے۔ گروزنی، منیلا اور اندلس ہمارا ہے، یہ تمام کی تمام مقبوضہ اسلامی سرزمینیں ہیں اور ہم کسی بھی صورت ان سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں ان شاء اللہ۔

یقیناً ہم اسی طرح دمشق کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح ہم کابل کا دفاع کر رہے ہیں، اور ہم کابل کا بھی اسی طرح دفاع کریں گے جیسے ہم گروزنی کا دفاع کرتے ہیں اور ہم گروزنی کا بھی اسی طرح دفاع کریں گے جیسا ہم کاشغر کا دفاع کرتے ہیں اور جیسا ہم تمام دیار مسلمین کا دفاع کرتے ہیں۔ سو آیئے کہ ان سرزمینوں کو فسادی، مرتد اور قابض طواغیت سے آزاد کروائیں۔

پس اپنی امت کے نام ہمارا یہ پیغام انتہائی واضح ہے: امریکہ کے لیے خلاف جہاد کے لیے نکلو، جو دورِ حاضر کا ہبل ہے، سانپ کا سر ہے، اس کے خلاف جہاد کے لیے نکلو تاکہ اس دنیا میں بھی عزت و کامرانی نصیب ہو اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی ایسی جنتوں میں جاؤ کہ جن کی وسعت زمین وآسمانوں سے زیادہ ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

☆☆☆☆☆

ایمان اور کفر... قرآن و سنت کی روشنی میں

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کفر اور کافر کی اقسام:

مذکورہ الصدر تفصیل میں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ کفر، تکذیبِ رسول کا نام ہے، پھر تکذیب کی چند صورتیں ہیں اور ان صورتوں کے اختلاف ہی سے کفر کی چند اقسام بن جاتی ہیں جن کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فیصل التفرقة بين الاسلام والزندقة" نیز اپنی کتاب "الاقتصاد فی الاعتقاد" میں، اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ میں اور امام بغویؒ نے آیت :"ان الذين كفروا سواء عليهم" کی تفسیر میں تفصیل کے ساتھ تحریر فرمایا ہے، نیز علمِ عقائد وکلام کی مستند کتب شرحِ مواقف، شرحِ مقاصد میں بھی ان کا تفصیلی ذکر ہے، ان اقسامِ تکذیب کا خلاصہ یہ ہے:-

1) ایک تکذیب کی صورت تو یہ ہے کہ کوئی شخص صراحتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول ہی تسلیم نہ کرے، جیسے بت پرست، یہود اور نصاریٰ۔

2) دوسری یہ کہ رسول تسلیم کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول کو صراحتاً غلط یا جھوٹ قرار دے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ہدایات پر ایمان رکھے اور بعض کی تکذیب کرے۔

3) تیسری یہ کہ کسی قطعی الثبوت قول یا فعلِ رسول کو یہ کہہ کر رد کر دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل نہیں ہے، یہ بھی در حقیقت رسول کی تکذیب ہے۔

4) چوتھی صورت یہ ہے کہ قول و فعل کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے مفہوم کی تاویل کر کے قرآن وحدیث کی قطعی تصریحات کے خلاف کسی خود ساختہ مفہوم پر محمول کرے۔ کفر و تکذیب کی یہ صورت چونکہ دعوائے اسلام اور ادائیگیٔ شعائرِ اسلام کے ساتھ ہوتی ہے، اس لیے اس میں اکثر لوگوں کو بہت مغالطہ پیش آتا ہے، خصوصاً جب اس پر نظر کی جائے کہ تاویل کے ساتھ انکار کرنا باتفاقِ علما تکذیب میں داخل نہیں اور ایسے شخص کو کافر بھی نہیں کہا جا سکتا، اور ظاہر ہے کہ ملحدین بھی کسی تاویل کا سہارا ضرور لیتے ہیں۔ اس لیے اس قسم کی تشریح و توضیح زیادہ ضرورت ہے کہ تاویل اور الحاد میں فرق معلوم ہو سکے اور معلوم ہو جائے کہ تاویل کے محل میں تاویل موجبِ کفر نہیں مگر الحاد و زندقہ کی تاویل بالاجماع موجبِ کفر ہے۔ اس لیے اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

کفر، زندقہ والحاد:

تکذیب کی چوتھی صورت قرآن کی اصطلاح میں "الحاد"، اور حدیث میں "الحاد" و "زندقہ" کے نام سے موسوم ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَن يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سيكون في هذه الامة مسخ الا اوذلك في المكذبين بالقدر والزنديقية(اخرجه الامام احمد في مسنده ج:٢،ص: ١٠٨ وقال في الخصائص:سنده صحيحٌ، وفي منتخب كنز العمال ج:٦،ص:٥٠ مرفوعاً ما يفسرها)

جو لوگ ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں، کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو امن کے ساتھ آئے گا قیامت کے دن۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ " عنقریب اس امت میں مسخ ہو گا، اور سن رکھو! کہ وہ تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہو گا، اور زندیقین میں"۔ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور خصائص میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔ اور منتخب کنز العمال میں مرفوعاً ایک روایت ہے جو اس کی تفسیر کرتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس قسم کی تکذیب کے متعلق صحیح بخاری میں ایک مستقل باب لکھا ہے:"باب قتل من ابى قبول الفرائض وما نسبوا الى الردّة"اس باب میں اس قسم کی تکذیب کو بھی ارتداد قرار دیا ہے، اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ نے مسوّیٰ شرحِ موطا میں اس قسم کی تکذیب کے متعلق لکھا ہے:

وان اعترف به ظاهرًاولكن يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف مافسره الصحابة والتابعون واجمعت عليه الامة فهو زنديق كما اذا اعترف بان القرآن حق وما فيه من ذكرالجنة والنارحق، لكن المراد بالجنة الابتهاج الذى يحصل بسبب الملكات المحمودة، والمراد بالنار هى الندامة التى يحصل بسبب الملكات المذمومة وليس فى الخارج جنة ولا نار، فهو زنديق (مسوىٰ شرح موطا: ج٢ ص١٣٠)

"اور اگر اقرار کرے اس کا ظاہری طور پر، لیکن دین کی بعض ان چیزوں کی جو ثابت ہیں، ایسی تفسیر بیان کرے جو صحابہؓ اور تابعین اور اجماعِ امت کے خلاف ہو، تو وہ زندیق ہے۔ مثلاً یہ تو اقرار کرے کہ قرآن حق ہے اور جو اس میں جنت و دوزخ کا ذکر ہے وہ بھی ٹھیک ہے، لیکن جنت سے مراد وہ خوشی و فرحت جو اخلاقِ حمیدہ سے پیدا ہوتی ہے، اور دوزخ سے مراد وہ ندامت ہے

جو اخلاقِ مذمومہ کے سبب حاصل ہوتی ہے،ویسے کوئی نہ جنت ہے،نہ دوزخ،بس یہ شخص "زندیق" ہے!"

تاویل اور تحریف میں فرق:

ثم التأويل تأويلان، تأويل لا يخالف قاطعا من الكتاب والسنة واتفاق الأمة وتأويل يصادم ماثبت بقاطع فذلك الزندقة،فكل من انكر رؤية الله تعالىٰ يوم القيامة،اوانكر عذاب القبر وسوال المنكر والنكير، او انكر الصراط والحساب ،سواء قال: لا اثق بهؤلاء الرواة،اوقال: اثق بهم لكن الحديث مأوَّل،ثم ذكر تأولا فاسدا لم يسمع من قِبَله، فهو الزنديق۔او قال: ان النبى صلى الله عليه وسلم خاتم النبوة، ولكن معنى هذا الكلام انه لا يجوز ان يسمى بعده احد بالنبى ،واما معنى النبوة وهو كون الانسان مبعوثا من الله تعالىٰ الى الخلق مفترض الطاعة معصوماً من الذنوب ومن البقاء على الخطاء فيما يرىٰ فهو موجودة فى الائمه بعده ،فذلك الزنديق!

(از تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ')

"پھر تاویل کی دو قسمیں ہیں۔ایک تاویل تو وہ ہے جو کتاب و سنت اور اتفاقِ امت کی کسی قطعی بات کی مخالف نہیں،اور ایک تاویل وہ ہے جو ان مذکورہ چیزوں سے ثابت شدہ کسی حکمِ قطعی کی مصادم ہو،پس یہ شکلِ ثانی "زندقہ" ہے۔پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی رؤیت کا منکر ہو،قیامت کے روز یا عذابِ قبر کا منکر ہو،اور منکر اور نکیر کے سوال کا منکر ہو یا پلِ صراط اور حساب کا منکر ہو،خواہ وہ یوں کہے کہ "مجھے ان راویوں پر اعتبار نہیں!"۔اور یا یوں کہے کہ "ان راویوں کا تو اعتبار ہے مگر حدیث کے معنی دوسرے ہیں"،اور یہ کہہ کر ایسی تاویل بیان کرے جو اس سے پہلے نہیں سنی گئی،پس وہ "زندیق" ہے۔ یا یوں کے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ ہیں،لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا نام "نبی" رکھنا جائز نہیں،مگر نبوۃ کے معنی اور مصادق،یعنی انسان کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونا مخلوق کی طرف،کہ اس کی اطاعت فرض اور وہ گناہوں سے معصوم ہو،اور اس بات سے معصوم ہو کہ اگر اس کی رائے میں غلطی ہو تو وہ اس پر باقی رہے،تو یہ معنی اور مصداق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ میں موجود ہیں"پس یہ شخص "زندیق" ہے!"

تکذیبِ رسول کی یہ چوتھی صورت جس کا نام "زندقہ" و"الحاد" ہے،در حقیقت نفاق کی ایک قسم ہے،اور عام نفاق سے زیادہ اشد اور خطرناک ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب کہ سلسلۂ وحی منقطع ہو گیا اور کسی شخص کے دل میں چھپے ہوئے کفر و نفاق کے معلوم ہونے کا ہمارے پاس کوئی قطعی ذریعہ نہیں ہے تو اب منافق صرف ان ہی لوگوں کو کہہ سکتے ہیں جن سے اسلام کا مدعی ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ اقوال یا اعمال ایسے سرزد ہو جائیں جو ان کے باطنی کفر کی غمازی کریں۔زندقہ والحاد اسی کی ایک مثال ہیں،اور اسی لیے عمدۃ القاری کی شرح بخاری میں اور تفسیر ابن کثیر میں آیت:"فی قلوبهم مرض" (بقرہ) کے تحت حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

المنافق فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم هوالزنديق اليوم(تفسير ابن كثير ج:١،ص:٤٦ طبع مصر)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کے دل میں کفر و نفاق کتنا ہی چھپا ہو،لیکن ہمارے پاس اس کا ذریعۂ علم نہ ہونے کے باعث ہم اس کو کافر یا منافق نہیں کہہ سکتے،اب نفاق کی ایک ہی قسم موجود ہے جس کو زندقہ کہتے ہیں۔

یعنی دعوائے اسلام اور شرائع اسلام کا پابند ہونے کے ساتھ کوئی عقیدۂ کفریہ رکھنا یا ضروریات دین میں تاویلِ باطل کر کے اس کے اجماعی معنی میں تحریف کرنا۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ ایمان و کفر میں الحاد و زندقہ کی شدید مضرت اور اس مسئلہ کی نزاکت کا خیال فرما کر ایک مستقل کتاب "التفرقة بين الاسلام والزندقة"تصنیف فرمائی،جس میں قرآن و سنت اور عقل و نقل سے واضح کر دیا کہ تاویل اور الحاد میں کیا فرق ہے؟اور یہ کہ زنادقہ و ملاحدہ کی اسلامی برادری میں کوئی جگہ نہیں،وہ دائرۂ اسلام سے قطعاً خارج ہیں،اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں۔نیز کسی مدعیٔ اسلام کے کافر قرار دینے میں جو احتیاط لازم ہے اس کے پیشِ نظر امام موصوف نے اس کتاب میں ایک زریں وصیت اور ضابطہ بیان فرمایا ہے،اس کو مع ترجمہ لکھا جاتا ہے:

فصل: اعلم ان شرح يا يكفر به وما لايكفر به يستدعى تفصيلاً طويلاً يفتقر الىٰ ذكركل المقالات والمذاهب وذكر شبهه كل واحدٍ ودليله ووجه بعده عن الظاهر ووجه تأويله وذٰلک اوقاتى فاقتنع الآن بوصية وقانون۔امّا الوصية فان تكف لسانك عن اهل القبلة ما امنك ما داموا قائلين لا اله الا الله محمد رسول الله غير مناقصين لها، والمناقصة تجويزهم الكذب علىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعذر اوغيرعذر فان التكفير فيه خطر والسكوات لا خطر فيه۔واماالقانون فهو ان تعلم ان النظريات قسمان، قسم يتعلق باصول العقائد، وقسم يتعلق بالفروع، واصول الايمان بالله وبرسوله وباليوم الاٰخر وما عداه فروع۔(واعلم ان الخطاء فى اصل الامامة وتعيّنها وشروطها وما يتعلق بها لا يوجب شئ منه تكفيرًا،فقدانكرابن كيسان اصل وجوب الامامة ولا يلزم تكفيره يتلفت الىٰ قوم يعظمون امرالامامة ويجعلون الايمان بالامام مقرونا بالايمان بالله وبرسولهٖ والىٰ خصومهم المكفّرين

لهم بمجرد مذهبهم في الامامة وكل ذلک اسراف اذ ليس في واحد من القولين تكذيب الرسول صلى الله عليه وسلم اصلا)ومهما وجد التكذيب وجب التكفير وان كان في فروع فلو قال قائل مثلاً البيت الذى بمكة ليس هى الكعبة التى امر الله بحجها، فهذا كفر اذ ثبت بانه الكعبة، ينفعه انكاره بل يعلم قطعًا انه معاند في انكاره (الا ان يكون قريب عهد بالاسلام ولم يتواتر عنده ذٰلک)وكذٰلک من نسب عائشة رضى الله عنها الى الفاحشة وقد نزل القرآن ببرآئتها فهو كافر لان هٰذا وأمثاله لا يمكن الا بتكذيب اوانكار والتواتر ينكره الانسان بلسانه ولا يمكنه ان يجهله بقلبه ۔نعم لو انكر ماثبت باخبار الاحاد فلا يلزمه به الكفر ولو انكر ماثبت بالاجماع فهذا فيه نظر لان معرفة كون الاجماع حجة مختلف فيه فهذا حكم الفروع واما الاصول الثلٰثة فكل ما لم يتحمل التأويل في نفسه وتواتر نقله ولم يتصور ان يقوم برهان علىٰ خلافه فخلافه تكذيب محض ومثاله ما ذكرناه من حشر الاجساد والجنة والنّار واحاطة علم الله تعالىٰ بتفاصيل الامور وما يتطرق اليه احتمال ولو بالمجاز البعيد فينظر فيه الىٰ برهان فان كان قاطعاً وجب القول به لكن ان كان في اظهاره مع العوام ضرر لقصور فهمهم فظهاره بدعة وان لم يكن البرهان قاطعاً يعلم ضرورة في الدين كنفى المعتزلة للرؤية عن البارى تعالىٰ فهذا بدعة وليس يكفر واما ما يظهر له ضرر فيقع في محل الاجتهاد والنظر فيحتمل ان يكفر ويحتمل ان لا يكفر۔

(ثم قال)ولا ينبغى ان نظن ان التكفير ونفيه ينبغى ان يدرک قطعاً في كل مقام بل التكفير حكم شرعى يرجع الٰى اباحة المال وسفک الدم او الحكم بالخلود في النار فمأ خذه كمأ خذ سائر الاحكام الشرعية تارة يدرک بيقين وتارة بظن غالب وتارة يتردد فيه ومهما حصل التردد فالتوقف في التكفير اَولىٰ والمبادرة الى التكفير انمايغلب على طباغ من يغلب عليهم الجهل۔

ولا بد من التنبيه بقاعدة اخرىٰ فهو ان المخالف قد يخالف نصًّا متواترًا ويزعم انه مؤول ولكن تأويله لا انقداح له اصلا في اللسان لا علىٰ قرب ولا علىٰ بُعدٍ فذٰلک كفر وصاحبه مكذب وان كام يزعم انه مؤوّل

''جاننا چاہیے کہ اس بات کی شرح کرنے کے لیے کہ کیا چیزیں موجبِ تکفیر ہیں اور کیا نہیں؟''بہت تفصیل طویل درکار ہے، کیونکہ اس میں ضرورت ہے تمام مقالات ومذاہب کے ذکر کرنے کی اور ہر ایک کا شبہ اوراس کی دلیل، اور اس کے بُعد کی وجہ سے ظاہر سے، اور اس کی تاویل کی وجہ کی، اور یہ متعدد جلدوں میں بھی نہیں سما سکتا، اور نہ اس کی شرح کے لیے میرے وقت میں گنجائش ہے، اس لیے میں اس وقت ایک قانون اور ایک وصیت پر اکتفا کرتا ہوں۔

وصیت: سو وصیت تو یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو اہلِ قبلہ کی تکفیر سے روکو جب تک ممکن ہو، یعنی جب تک ہو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے قائل رہیں، اور اس سے مناقصہ نہ کریں، اور مناقصہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کے غلب اور جھوٹ ہونے کو جائز سمجھیں خواہ کسی عذر سے یا بغیر عذر کے، کیونکہ تکفیر میں تو خطرہ ہے اور سکوت میں کوئی خطرہ نہیں۔

ضابطۂ تکفیر: اور قانون یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ نظریات کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم وہ ہے جو اصول عقائد سے متعلق ہے، اور دوسری وہ ہے جو فروع کے متعلق ہے۔ اور ایمان کے اصول تین ہیں۔ اول: اللہ پر ایمان لانا، دوم: اس کے رسول پر بھی، سوم: قیامت کے دن پر بھی۔ اور ان کے علاوہ جو ہیں فروع ہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ خطا(غلطی) امامت کی اصل اور اس کے تعین اور اس کی شروط وغیرہ میں جیسا کہ روافض وخوارج میں پائی جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز بھی موجبِ تکفیر نہیں ہے، کیونکہ ابن کیسان نے امامت کے اصل وجوب ہی کا انکار کیا ہے، اور انہیں لازم ہے اس کی تکفیر، اور نہیں التفات کیا جائے گا اس قوم کی طرف جو امامت کے معاملہ کو عظیم سمجھتے ہیں اور امام کے ساتھ ایمان لانے کو خدا اور رسول کے ساتھ ایمان لانے کے برابر کرتے ہیں۔ اور نہ ان کے مخالفین کی طرف التفات کیا جائے گا، جو ان کی تکفیر کرتے ہیں محض اس لیے کہ وہ مسئلہ امامت میں اختلاف رکھتے ہیں، یہ سب حد سے گزرنا ہے کیونکہ ان دونون اقوال میں سے کسی میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکذیب بالکل لازم نہیں آتی۔ اور جس جگہ تکذیب پائی جائے گی تو تکفیر ضروری ہو گی اگرچہ وہ فروع ہی میں ہو۔ مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ جو گھر مکہ معظمہ میں ہے، وہ کعبہ نہیں ہے جس کے حج کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تو یہ کفر ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ اس کے خلاف ثابت ہے، اور اگر وہ اس امر کا انکار کرے اور کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر کے کعبہ ہونے کی شہادت ہی نہیں دی تو اس کا انکار اس کو نافع نہ ہو گا۔

(بقیہ: صفحہ ۵۶ پر)

آزمائشیں اور قید و بند........ربانی سنت ہے!

شیخ احمد الحمدان حفظہ اللہ

اسی طرح ہمارے اسلاف میں ایسی بے تحاشا مثالیں موجود ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جن کے بارے میں اہلِ سنت کے امام کا قول ہے:

"اللہ سبحان و تعالیٰ نے اس دین کو دو ادمیوں کے ذریعے بلند کیا ہے، جس میں کوئی تیسرا شامل نہیں، ایک، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، جو مرتدین کے خلاف محاذ ارا ہوئے، اور دوسرے، احمد بن حنبل، جنہیں خلق قران کے باطل عقیدہ کے انکار پر سخت ترین ازمائش سے گزرنا پڑا"۔ (طبقاتِ حنابلہ، ص۲۸ از قاضی ابی یعلی)

جب المامون نے مسند خلافت سنبھالی تو خلق القران جیسے ایک فتنہ نے سر اٹھایا اور یہ پہلا فتنہ تھا جو سرکاری سطح پر ابھرا تھا۔ اس سے پہلے، ابلیسیت اور گمراہی کے داعیان، البشر المارصی نے اس گمراہ عقیدہ کی طرف بلایا تھا جو الرشید کے دور خلافت میں بیس سال تک چھپے رہے تھے۔ (سیار اعلام النبالہ: جلد ۱۱، ص ۲۳۷)

کیونکہ المامون فرقہ معتزلہ کے عقائد کا معترف ہو چکا تھا، انہوں نے ہی خلق القران کا فتنہ اٹھایا تھا اور المامون نے اسکی تائید کی تھی تاہم وہ لوگوں کے سامنے یہ عقیدہ لانے سے گھبراتا تھا۔ یعنی: لوگوں کو یہ قبول کرنا چاہیے کہ قران مخلوق ہے، تب ہی اس کے ارارے ثبات پکڑ سکیں گے۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو یہ باطل عقیدہ ماننے پر مجبور کیا۔ اور المامون نے بغداد کے چیف پولیس اسحاق ابن ابراہیم کو پیغام بھیجا کہ وہ قاضیوں، علما اور محدثین کی اس معاملے میں جانچ پڑتال کرے۔ اور اس نے کی بھی۔

چنانچہ یہ بدعت تسلیم نہ کرنے اور علما کی اکثریت کی طرح تقیہ کے ساتھ جواب نہ دینے پر امام احمد بن حنبل کو جیل بھجوا دیا گیا۔ امام احمد بن حنبل نے کھلم کھلا حق کے ساتھ اس بات کہ وضاحت کی کہ قران اللہ پاک کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔

قید و بند اور جیل میں امام احمد بن حنبل کی ثابت قدمی کے عوامل کچھ یوں ہیں:

امام احمد بن حنبل نے رجوع کرنے کی بجائے، موت کو ترجیح دی: ابو بکر الاحوال نے کہا: "اے ابو عبد اللہ! اگر تلواریں اپ کی طرف سونت لی جائیں تو کیا اپ اپنی بات سے ہٹیں گے؟" امام احمد بن حنبل نے کہا: "ہر گز نہیں" (مناقب امام احمد بن حنبل، ص ۴۲۱)

☆ جی جیل کی قید بھی امام احمد بن حنبلؒ کو حق اور تکفیرِ معین کی علی الاعلان وضاحت سے رکاوٹ نہیں بنی۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں: دو ادمی روزانہ میرے پاس جیل میں اتے تھے اور مجھ سے مباحثہ جاری رکھتے تھے، یہاں تک کہ وہ خود جانے پر مجبور ہو جاتے۔ بیڑیاں لا کر مجھے ان میں اور بھی سختی سے باندھ دیا گیا، صرف میری دونوں ٹانگوں پر چار بیڑیاں تھیں۔ تیسرے دن پھر ایک ادمی میرے پاس اکر مجھ سے مباحثہ کرنے لگا۔ چنانچہ میں نے اسے کہا: تم اللہ کے علم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ اس نے کہا: "اللہ کا علم بھی تخلیق کیا گیا ہے"۔ پھر میں نے اسے جواب دیا: "تم نے اللہ پر کفر باندھا ہے"۔ اسحاق بن ابراھیم کا بھیجا ہوا قاصد ہمارے پاس ہی موجود تھا، اس نے کہا: "یہ امیر المومنین کا پیغام رساں ہے!" میں نے اسے کہا: "اسی نے تو کفر کیا ہے"۔ (سیار اعلام النبالہ: جلد ۱۱، ص ۲۴۳)

بوجہ تشدد جلد پھٹنے کی وجہ سے بھی ان کے پائہ استقلال میں بالکل فرق نہ آیا۔ المعتصم نے امام احمد بن حنبل کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ سترہ کوڑے برسانے کے بعد اس نے امام احمد بن حنبل سے کہا: اے بدقسمت! مجھے جواب دے تاکہ میں تم پر یہ تشدد روک دوں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بغیر کسی جھکاؤ کے اس سے کہتے جاتے: کلام اللہ سے یا اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک بھی دلیل لا کر دو تو میں بات کروں۔ یعنی قران و حدیث سے ایک بھی ایسی دلیل پیش کر دو جو تمہاری اس بات کی تصدیق کر دے تو میں رجوع کر لوں گا، اس کے علاوہ میں ہر گز کسی بات پر ایمان نہیں رکھتا۔ ان پر کوڑے برستے رہے یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں:

"تشدد بڑھتا گیا اور کوڑے مجھ پر برستے رہے حتی کہ میرے حواس گم ہو گئے اور مجھے اس کے بہت دیر بعد ہوش ایا"۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل، ص ۴۴۳)

اور وہ لوگ ان پر کوڑے مارتے رہے حتی کہ انکی جلد پھٹ گئی۔ (الکامل التاریخ: جلد ۵، ص ۱۷)

ایک ادمی امام احمد بن حنبل کی مرہم پٹی کرنے آیا تو اس نے کہا کہ:

"میں نے ایک شخص دیکھا تھا جس کو ایک ہزار کوڑے لگائے گئے تھے، لیکن کوڑے برسانے کے ایسے زخم پہلے نہ دیکھے تھے"۔ (محنۃ الامام احمد بن حنبل از امام عبد الغنی المقدسی، ص ۱۷)

المعتصم نے ایک بار پھر امام احمد بن حنبل کا امتحان لیا اور کہا:

"میں اللہ کے نبی کی رشتہ داری کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم پر کوڑے برستے رہیں گے جب تک کہ تم وہی کچھ تسلیم نہیں کرتے جو میں کہہ رہا ہوں"۔

پھر اس نے جلاد کو حکم دیا کہ امام احمد کو اپنے ساتھ لے جائے اور ان پر تشدد جاری رکھے۔ جلاد نے اسّی کوڑے امام احمد بن حنبل کو مارے اور کہا: اگر میں ایک ہاتھی کو اتنا مارتا تو شاید اس کے ٹکڑے کر دیتا۔(مناقب الامام احمد بن حنبل از ابن الجوزی، ص ۴۵۰)

اور امام احمد بن حنبل نے ابتلاو ازمائش اور حتی کہ سنہرے لالچ کے باوجود بھی حکومتی مطالبہ تسلیم نہیں کیا۔

احمد ابن داؤد الواسطی، امام احمد سے ملنے جیل گیا اور انہیں مطالبہ مان کر اپنے نظریہ سے ہٹ جانے کو کہا؛ اور اس نے امام احمد کو اس کے اہل و عیال اور خاندان کے بارے میں یاد دلانا شروع کر دیا:

"اے ابو عبد اللہ، تمہاری ایک زوجہ بھی ہے اور بچے بھی ہیں اور تمہارے پاس تو عذر بھی ہے"۔

امام احمد بن حنبل نے جواب دیا:

"اگر تمہاری ذہنی سطح اتنی ہی ہے ابو سعید!تو تم آرام کرتے رہو"۔(طبقات حنابلہ: جلد ا، ص ۹۴)

یعنی اگر تمہیں صرف اپنے اہل و عیال کی ہی فکر ہے تو جا کر پر سکون زندگی بسر کرو، اور جو لوگ اپنے دین کی نصرت کرنے کو اہمیت دیتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ آرام کیا ہوتا ہے!اور کیا نتائج برامد ہوئے؟!

جب المتوکلی نے خلافت سنبھالی تو لوگ خوش حال رہنا شروع ہو گئے کیونکہ وہ اور اس کی عوام ٗرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کرتے تھے۔بہت جلد اس نے اس فتنہ کی طرف توجہ کر کے اس کا خاتمہ کیا اور ائندہ در پیش امکانات کو روکنے کا حکم دیا: کہ آئندہ سے خلق القران کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرے گا اور اس نے امام احمد بن حنبل کو عظیم المرتبت امام کا درجہ دیا۔(امام احمد بن حنبل،السیرہ والماثورہ:ص ۱۴۶،۱۴۷)

ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میرے والد امام ابو حاتم الرازی بیان کرتے ہیں: اللہ عزوجل نے امام احمد بن حنبل کو ان کی سخت ازمائش کے بعد انکا رتبہ بلند کیا اور لوگوں میں ان کو سرفراز و ممتاز کیا۔(ابوزارا الرازی وجھدہ في السنہ النبویہ: جلد ۳، ص ۹۷۸)

اب ان تمام تاریخی واقعات میں کئی ایک مماثلات ہیں:

- عقیدہ و منہج پر ثبات
- مصائب پر صبر
- نتائج کا اس کے حق میں نکلنا

میں آخر میں شیخ ابو محمد المقدسی کے الفاظ میں نتیجہ بیان کروں گا:

"یہ حق کا راستہ ہے، پس کوئی شخص بھی یہ گمان نہ کرے کہ یہ راستہ پھولوں اور خوشبوؤں سے سجا اور مہکا ہوا ہے یا سکون اور نرماہٹ سے بھر پور ہے، بلکہ! اللہ کی قسم یہ راستہ مخالفتوں اور ازمائشوں سے گِھرا ہوا ہے۔اسی راستے پر انبیاء کرام علیہم السلام کو سب سے زیادہ ازمایا گیا، پھر جو ان کے وارث حق کے اسی راستے پر رواں دواں رہے اور ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر چلنے والے، کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے انبیاء کے راستے پر سخت ترین ازمائشوں کے باوجود اگے بڑھتے ہیں"۔(ملۃ ابراہیم: ص ۳۷)

پس جو انبیاء کرام کے ورثا ہونے کے خواب بھی دیکھتے ہیں اور لوگوں اور حکمران کی قربتیں بھی چاہتے ہیں، وہ ہر گز بھی اس راہِ حق کی حقیقت کو نہیں پا سکتے۔

اگر آپ گرفتار کر لیے جاتے ہیں تو جان لیجیے اور یہ ذہن نشین کر لیجیے کہ اپ حضرات انبیاء علیہم السلام، ان کے ساتھیوں اور اسلاف سے بہتر نہیں ہیں جنہوں نے قید و بند اور تشدد کی سختیوں کے باوجود اپنا سفر جاری رکھا۔

و اخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

مادہ پرستانہ ذہنیت اور سیرت کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اصول و اخلاق اور عقائد پر منافع اور مصالح کو ترجیح دی جاتی ہے۔بڑے بڑے اُصول کو، اہم سے اہم عقیدہ، اور بہتر سے بہتر اخلاقی تعلیم کو حقیر سے حقیر فائدہ اور ادنیٰ سے ادنیٰ تر مصلحت پر ہر وقت قربان کیا جا سکتا ہے، چنانچہ اس ذہنیت اور سیرت کے لوگوں (خواہ وہ کسی مذہبی جماعت میں پائے جائیں، اور بہت سے مذہبی فرائض و شعائر کے پابند ہوں) ہر قسم کے نظام کے ساتھ تعاون کر لینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ان میں ہر چلتی ہوئی مشنری میں فٹ ہو جانے کی عجیب و غریب صلاحیت ہوتی ہے، اور ہر سانچہ میں ڈھل جانے کی ایسی قابلیت ہوتی ہے، جو شاید موم میں بھی نہ ہو، وہ ہر نظام کا کل پرزہ بن سکتے ہیں، ہر جھنڈے کے نیچے لڑ سکتے ہیں، اور ہر مقصد کے لیے جان دے سکتے ہیں، اور لے سکتے ہیں، بشرطیکہ اس میں بھی ذاتی نفع ہو، خواہ اس کی مقدار کتنی ہی کم ہو اور خواہ وہ محض موہوم اور بالکل مشتبہ ہو، یہ فلسفہ کسی ذاتی فلسفہ کی حدود سے نکل کر قومی فلسفہ کا رنگ اختیار کر لیتا ہو اور دونوں حالتوں میں اپنے لیے اور قوم کے لیے اس کی دعوت یہی ہوتی ہے "چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی"۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن ندوی رحمہ اللہ

خاموش ہجوم

شیخ انور العولقی رحمہ اللہ

چلیں پیچھے چلتے ہیں، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے قتل کی منصوبہ سازی کتنے لوگوں نے کی؟ ۹ آدمیوں نے اور اس پر عمل درآمد کتنے لوگوں نے کیا؟ صرف ایک شخص نے۔ تو پھر کیوں پوری قومِ ثمود تباہ کی گئی؟ جبکہ صرف ۹ آدمیوں نے اونٹنی ذبح کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن ان ۹ آدمیوں کی وجہ سے پوری قوم تباہ کر دی گئی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں قرآن مجید میں بتا چکے ہیں۔

کیوں کہ وہ تمام لوگ اس گناہ عظیم کی سنگینی جانتے تھے لیکن انہوں نے اس کو روکنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

کیوں کہ وہ ایک خاموش ہجوم تھا۔ کیونکہ انہیں یہ زعم تھا کہ وہ اپنے گھروں میں پر سکون اور محفوظ زندگی بسر کر رہے ہیں، خوراک پانی، ضروریات زندگی موجود ہیں، انہیں دنیا کی کوئی طاقت بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اور گروہ تو صرف دو ہی ہیں۔

حزب الرحمن اور حزب الشیطان

ان دونوں پارٹیوں کے درمیان کچھ موجود نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت ایک ہی طرز زندگی پر عامل ہے۔ چلیں کسی قوم کی مثال لیتے ہیں مثلاً امریکہ کی مثال لیتے ہیں۔ امریکہ میں کون سے لوگ منصوبہ ساز ہیں؟ صدر، نیشنل سیکورٹی کونسل، کانگریس کے چند بااثر افراد، امریکی کمپنیوں کے چند مالکان (CEOs)، بڑے بڑے بینکوں کے چند سربراہان، یہودی لابی، امریکہ کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور تھنک ٹینک، یہ دو سو، تین سو یا چار سو افراد؟

اور باقی کی امریکی عوام بڑے بڑے شاپنگ مال، یا گراسری سٹور وغیرہ میں بیٹھے کھانے پینے، سونے، گیمیں کھیلنے اور فلمیں دیکھنے میں مگن ہیں۔ وہ مویشیوں کی طرح کھانے پینے میں مگن ہیں اور ان کی اخروی منزل نارِ جہنم ہے۔ ان کی اکثریت اسی حال میں ہے۔

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ

(محمد: ۱۲)

”جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں، ان کا (اصل) ٹھکانہ جہنم ہے“۔

صرف چند افراد 'الملا' ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید میں 'الملا' کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ 'الملا' وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت حق کو ٹھکرایا، جنہوں نے حضرت ھود علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرایا، اور 'الملا' ہی نے حضرت صالح علیہ السلام کا پیغام رد کیا۔ 'الملا' کفار کے 'سرداران (chiefs)' ہیں۔

لوگوں کی اکثریت دنیاوی زندگی میں گم ہے، دنیا کے پیچھے بھاگ رہی ہے لیکن یہ اکثریت غیر محفوظ ہے۔ آپ کو اپنے دفاع کے لیے ایک حتمی فیصلہ لینا ہو گا کہ آپ حزب الرحمن کا انتخاب کرتے ہیں یا حزب الشیطان کا۔ آپ ان دو گروہوں کے درمیان رہ کر اپنا دفاع نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے درمیان کچھ نہیں ہے۔

تو پھر جب ۹ آدمیوں نے اونٹنی کو ذبح کرنے کا شیطانی کام کیا اور ان کی قوم میں سے کسی نے بھی انہیں منع نہیں کیا، تو ان ۹ آدمیوں کے ساتھ پوری قوم اللہ کے عذاب کی مستحق ٹھہری۔

ہمارے سمجھنے کے لیے یہ بہت عبرت ناک سبق ہے۔ آج حق و باطل آپس میں معرکہ آرا ہیں، اسلام اور کفر کی جنگ جاری ہے۔ اور وہ لوگ جو اسلام کی نمائندگی کر رہے ہیں، بہت ہی قلیل التعداد لوگ ہیں۔ اور جو کفر کی نمائندگی کر رہے ہیں، وہ بھی کم تعداد میں ہیں، جب کہ لوگوں کی اکثریت قوم ثمود کی طرح، کچھ بھی نہیں کر رہی۔

پس ہمیں فیصلہ کرنا ہی ہے کہ ہم یا تو اسلام کے نمائندوں میں سے ہو جائیں یا پھر کفر کے۔ کیونکہ ان دونوں گروہوں کے بیچ کوئی تیسرا گروہ نہیں ہے۔

> ”جمہوریت کے جھنڈے تلے آزادی کے نعروں میں فحاشی پروان چڑھی، آزادی اعتقاد کے بھیس میں الحاد و زنادقہ نے جڑ پکڑی، حریتِ فکر کے نام پر جاہلوں میں دین پر طعن و تشنیع کی جرات پیدا ہوئی اور آراء کے تنوع و تعدد کی دلیل پر یہ امت مختلف گروہوں میں بٹ گئی اور ان تمام قباحتوں کے باوجود اس دینِ جدید کی حمایت میں منبر و محراب تک سے آوازیں بلند ہو رہی ہیں“۔
>
> شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ

امتِ مسلمہ کا عروج زوال

قاری عبد العزیز شہید رحمہ اللہ

ترکیب قوم رسول ہاشمیؐ اور ہمارا فہم دین

دین کے عناصر ترکیبی وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے یا جس نے اپنے دل میں عملی طور پر قرآن اُتار لیا ہو ورنہ فہم دین کا اللہ ہی حافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا صحیح فہم عطا فرمائیں اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دیں آمین! اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَه، يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (الانعام:)

"پس حقیقت یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت بخشنے کا ارادہ کرتا ہے اسلام کے لیے اس کا سینہ کھول دیتا ہے"۔

اس سلسلے میں حدیث شریف میں آیا ہے:

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ، فِي الدِّيْنِ (بخاری)

"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے"۔

اسی سلسلے میں کسی شاعر نے کہا:

؎ تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی، نہ صاحب کشّاف

حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق نہ دے تو کوئی ولی و بزرگ یا کوئی مفسر و محدث دین کا صحیح فہم نہیں سمجھا سکتے اور نہ ہی کسی کو راہ راست پر لا سکتے ہیں حتیٰ کہ رسول بھی۔ رسول اللہؐ بہت چاہتے تھے کہ اُن کے چچا ایمان لے آئیں مگر آخر دم تک ایمان نہ لائے۔ اس پر اللہ کے رسولؐ رنجیدہ تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ

"اے نبیؐ! آپ کسی کو راہ راست پر نہیں لا سکتے خواہ وہ آپ کے محبوب ہی کیوں نہ ہو"۔

آج مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ قلب سلیم کے ساتھ ایمان، ہدایت اور قرآن پاک کو اپنے دل پر اتارنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی سچی توفیق، اس کی مدد و اعانت مانگنے، اس کی راہ میں نکل کھڑے ہونے اور قرآن حکیم کی طرف صحیح معنوں میں متوجہ ہونے کی بجائے تعلیم اور تعلیم کے نام پر اپنی ساری عمر اس میں غوطہ زنی کرتے رہے ہیں۔ مگر ان کی اس غوطہ زنی نے اب تک انہیں ترکیب قوم رسول ہاشمیؐ ہی نہیں سمجھائی۔ ترکیب قوم رسول ہاشمیؐ انہیں کیسے سجھائی دے جب کہ ان کا رجحان قرآن و حدیث اور اس کی طرف سچے دل سے رجوع کرنے کی بجائے دن رات دجالی میڈیا اور اس میں ہونے والے دجالی تجزیے کی طرف ہو اور اس پر اندھا اعتماد ہو۔ خالص فہم دین تب ہی دل میں اتر سکتا ہے جب تمام دجّالی خرافات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، کیبل، انٹرنیٹ، اخبارات و رسائل اور ان میں نشر ہونے والے تجزیئے اور چھپنے والی تجزیاتی رپورٹوں سے مکمل اجتناب ہو۔ کیونکہ یہ سب طاغوت کے ہتھکنڈے اور ہتھیار ہیں جس سے ہمیں سختی کے ساتھ پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتِ

"طاغوت سے اجتناب کرو"۔

نبی کریمؐ کے پاس ایک شخص آیا غالبًا اس کا نام عمرو بن ثابت ہے اور کہا: اے اللہ کے رسول (ؐ)! اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ "میں قتال کروں یا اسلام لاؤں"۔ نبی کریمؐ نے جواب میں کہا: اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ "اسلام لاؤ اور قتال کرو یعنی لڑائی میں شریک ہو جاؤ"۔ پھر وہ اسلام لائے اور لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہو گئے۔ اس پر نبی کریمؐ نے فرمایا: عَمِلَ قَلِيْلًا وَ اَجَرَ كَثِيْرًا "اس نے عمل کم کیا اور اجر بہت پایا"۔

دیکھئے! اس صحابیٔ رسولؓ نے صرف کلمہ توحید کا اقرار کیا اور سیدھا میدانِ جہاد کی طرف چلا گیا اور وہیں پر ان کی شہادت ہو گئی۔ انہوں نے نہ تعلیم حاصل کی اور نہ ہی دنیا جہان میں نام کمایا۔ ہاں انہوں نے صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت پائی تھی اور اس پر عمل کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیاب قرار پائے۔

ایک وہ شخص ہے، جس نے ساری زندگی تعلیم تعلیم کی رٹ لگائی اور اپنے مشن کے طور پر اللہ تعالیٰ کی تمام حدود و قیود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے (مجھے ذاتی طور پر تعلیمی اداروں کا ماحول دیکھنے کا موقع ملا تھا اللہ کی پناہ، مسلمانوں کے تعلیمی اداروں میں بھی مرد و زن کا ایسا اختلاط جہاں شیطان بھی شرمائے) جہالت کے خلاف تعلیمی بھول بھلیوں سے جہاد کرتا رہا مگر اس نے کبھی میدان کارزار کی طرف رخ نہیں کیا اور نہ ہی اس طرف رُخ کرنے کا ارادہ کیا بلکہ دجّالی تجزیے میں پڑ کر اپنے کام ہی کو اصل جہاد سمجھتا رہا اور اس بات پر خوش ہوتا رہا کہ وہ کتنوں کو اندھیروں سے اُجالے کی طرف لایا۔ حالانکہ وہ جس چیز کی طرف بچوں اور بچیوں کو لایا وہ خود ایک سیاہ اندھیرا ہے۔ مسلمانوں کے لیے وحیٔ الٰہی صرف علم ہے۔ جو قرآن پاک کی صورت میں موجود ہے جس کا سیکھنا مسلمانوں کے لیے فرض

ہے۔ باقی سارے رائج الوقت علم اور اس کی تعلیم خرافات اور اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ کیونکہ یہ سب طاغوتی نظام تعلیم کا حصّہ ہے۔ ایسا اندھیرے میں رہنے والا اور اس کو صحیح سمجھنے والا قرآن پاک اپنے دل میں کیسے اُتارے گا اور تعلیم کا اصل مقصد "اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت" کیسے پائے گا؟ اگرچہ وہ قرآن پاک کی شب و روز ہی کیوں نہ تلاوت کرتا ہو۔ قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگوں کو ہدایت اور اس کی سمجھ دیتا ہے۔ اگر پانی سے بھرے ہوئے گلاس میں کوئی چیز رکھنا یا ڈالنا مقصود ہو تو پہلے گلاس پانی سے خالی کرنا ہو گا۔ اسی طرح بعینہ دل و دماغ میں قرآن حکیم جیسا اعلیٰ و ارفع علم و کلام اُتارنا ہے۔ تو اس کے لیے پہلے دل و دماغ سے تمام خرافات کو خالی کرنا ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سچّی معرفت اور اُس کی کتاب کی حقیقی فہم و سمجھ آرام دہ کرسیوں پر بیٹھے دنیا کی بھول بھلیوں اور دجّالی ہتھکنڈوں میں تلاش کرنے سے نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب تو ایک اعلیٰ و ارفع نظریاتی کتاب ہے اس کی فہم و سمجھ اس کے منتخب کردہ عملی میدان (پریکٹکل سینٹر) میں عملی مشق (پریکٹکل) کرنے سے آئے گی۔ دجال کے قائم کردہ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسلامیت کا سبق پڑھنے اور پڑھانے سے نہیں آئے گی؟ اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ پریکٹکل سینٹر تو میدان جہاد ہے اس کے علاوہ اِرد گرد میں پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی صنعت آسمان و زمین، سورج اور چاند و ستارے ہیں جن پر غور و فکر اور تدبر معرفتِ الٰہی کی طرف دعوت دیتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا سلیم القلب انسان ہو نا ضروری ہے اور ان کے جیسا عمل ہونا چاہیئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے اس کی صناعی میں غور و فکر فرمایا تھا اور اپنے وقت کے تمام بتوں اور بت پرستوں سے بیزاری کا اعلان کیا تھا۔ جیسا کہ ارشاد ربّانی ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ

"بے شک تمہارے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے۔ جب اِن لوگوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اس چیز سے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی تم پوجا کرتے ہو"۔

اسی طرح ہمیں بھی رائج الوقت زندہ بتوں 'جمہوریت، نظام تعلیم اور سودی معاشی نظام اوران جیسے مغرب کا تراشا دیگر بتوں اور ان کی پیروی سے اعلان براَت کرنا ہو گا اور میدان کارزار کی طرف آنا ہو گا۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ میدان جہاد ہی مسلمانوں کا اصل میدان عمل (پریکٹکل سینٹر) ہے جس میں دین کا حقیقی فہم اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سچّی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ تب ہی تو ایک صحابیٔ رسولؐ نے کھجوریں کھانا چھوڑ کر دشمنوں کی صفیں چیرتے ہوئے اس میں گھس جانے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ تب ہی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت میں 'بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق'۔ تب ہی تو ایک صحابیٔ رسول انس بن نضرؓ میدان اُحد میں ایک دوسرے صحابیٔ رسولؐ سے کہتے ہیں کہ فلاں کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو اُحد پہاڑ کے اس جانب سے جنّت کی خوشبو آرہی ہے۔ تب ہی تو معرکہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے دوران میں جادوگروں کو لمحہ بھر میں رب تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئی تھی اور وہ پکار اُٹھے تھے کہ:

اٰمَنَّا بِرَبِّ هَارُوْنَ وَ مُوْسٰى

"ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے"۔

ہمیں اپنے فہم دین پر ماتم کرنا چاہیئے کہ پوری دنیا کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ شرک عظیم میں مبتلا ہے۔ وہ غلامی کی زندگی گزار رہی ہے۔ انہیں رب کی حقیقی معرفت چاہیئے جبکہ دجّال اور ان کے آلہ کاروں نے زندگی کے ہر شعبہ اور ہر میدان کو غبار آلود کر دیا ہے۔ وہ جس کو جس پھندے میں پھنسا سکتا تھا اُسے پھنسا دیا۔ اس نے کسی کو تعلیم کے میدان میں تو کسی کو ہنر سیکھنے میں تو کسی کو ادب و فن کے تخیل میں لگا دیا تو کسی کو بیل کی دم پکڑا دی اور عالم کو علم اور جاہل کو جہل میں غوطہ زنی کرنے میں مصروف کر دیا تا کہ وہ "رب کی معرفت" جو اس کا "مقصدِ حیات" ہے نہ پا سکے۔ حتیٰ کہ دجّال اور اس کے آلہٰ کاروں نے جہاد و قتال کو بھی انتہا پسندی (اکسٹریمزم) اور دہشت گردی (ٹیررزم) جیسی اپنی خبیث اصطلاحوں کے ذریعے مسلمانوں میں ایک اجنبی چیز بنادیا تا کہ جہاد کا نام سنتے ہی دہشت گردی اور شدت پسندی جیسے الفاظ ان کے کانوں میں گونجنے لگیں۔ حالانکہ جہاد 'نماز روزے کی طرح عبادت ہے اور ایمان کے بعد اہم ترین فرض عین ہے۔ جس کے میدان میں اترتے ہی لمحہ بھر میں معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ مسلمان اس کو چھوڑ کر پتا نہیں کس کس میدان میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور ساری زندگی اس دھن میں گزار رہے ہیں۔

؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

اللهم ارحمنا وارحم سائر المسلمين

اے اللہ! تو ہم پر اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور دین کے صحیح فہم اور اسکی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما آمین!

موجودہ زبوں حالی کی وجہ:

ہجرت و جہاد سے پہلو تہی

ہم گزشتہ صفحات میں نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کی تگ و تاز اور ہجرت و جہاد کا تذکرہ مختصرًا عرض کر آئے ہیں جس کی بدولت اسلام کو شان و شوکت ملی تھی۔ بعد کے ادوار میں مسلم حکمران اور عوام دنیا کے دام فریب میں آکر تعلیم ترقی کے ذریعے مادی ترقی کے نشے میں مست ہوگئے، مال و دولت کی ریل پیل و فروانی اور حشمت و جاہ کی چاہت نے انہیں ہجرت و جہاد کے نبوی منہج سے غافل کر دیا، وہ تعلیمات نبویؐ کو فراموش کر بیٹھے۔ پھر کیا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر قعرِ مذلّت نازل ہونا شروع ہوا۔ ان مسلمانوں نے ہجرت و جہاد کے علاوہ سب کچھ کیا۔ انہوں نے محلات تعمیر کیے، سڑکیں بنوائیں، بڑے بڑے کتب خانے اور رصد گاہیں قائم کیں۔ جہاں انہوں نے دنیاوی شان شوکت کے ساتھ بلا شرکت غیر سات آٹھ سو سال تک حکومت کی وہاں دنیا کی محبت نے مسلمانوں کو اس حد تک پہنچایا کہ ان پر ایک وقت ایسا آیا کہ پھر دشمنوں کے خلاف ایک پتھر اُٹھانا تو دور کی بات صرف اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے کی ہمت بھی نہیں رہی۔

جب انسان دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کا اسیر ہو جاتا ہے تو اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک دفعہ انسان کا ضمیر مردہ ہو جائے تو انسان کہیں کا نہیں رہتا، جمّ غفیر کی صورت میں بھی وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ اس کی جیتی جاگتی مثال ہمارے سامنے بغداد میں عبّاسی خلفاء اور اندلس میں مسلم حکمرانوں کا آخری دور ہے۔ ان دونوں حکمرانوں کے آخری دور میں مسلمانوں کی عیش و عشرت اور دنیاوی ترقی دیدنی تھی، ان کی تعلیمی ترقی تو آسمانوں کی چوٹی پر پہنچی ہوئی تھی۔ وہ حبُّ الدنیا (دنیا سے محبت) اور کراہیۃ الموت (موت سے نفرت) میں گرفتار تھے۔ بغداد میں مٹھی بھر تاتاریوں نے مسلمانوں کی ترقی کا غرور خاک میں ملادیا۔ حالانکہ وہ تاتاریوں کے مقابلے میں جم غفیر کی حیثیت رکھتے تھے اگر مسلمان ان تاتاریوں کے خلاف ایک ایک پتھر بھی اُٹھا کر مار لیتے تو تاتاریوں کو صفحہ ہستی سے مٹایا جا سکتا تھا مگر مسلمانوں کو اُن کے خلاف ایک پتھر اُٹھانے کی ہمت بھی نہیں ہو ئی۔ تاتاری مسلمانوں کو ایک جگہ پر یہ کہہ کر بیٹھا جاتے تھے کہ یہاں بیٹھے رہو ہم تلوار لے کر آتے ہیں پھر تمہاری خبر لیں گے اور وہ وہیں خوف کے مارے بیٹھے رہتے جہاں تاتاری انہیں بیٹھا کر جاتے تھے اور تاتاری آکر مسلمانوں کے گردنیں اُڑا کر ان کے خبر لیتے تھے۔

یہ حالت مسلمانوں میں کیوں پیدا ہوگئی تھی اِس کی اصل وجہ دُنیا سے پیار، موت سے نفرت اور ہجرت و جہاد سے غفلت تھی۔ جب مسلمانوں میں یہ دو چیزیں دنیا سے پیار اور موت سے نفرت آجائے جس کے نتیجے میں لازمی طور پر مسلمانوں سے دو چیزیں ہجرت و جہاد دور ہو جاتی ہیں باقی نفس پرستی کے علاوہ مسلمانوں میں کچھ نہیں بچتا۔ اگر وہ نفس پرستی کی وہن (بیماری) کے ساتھ ساتھ غلامی میں مبتلا ہو جائے جو کہ نفس پرستی ہی کا لازمی نتیجہ ہے۔ جب انسان نفس پرستی میں مبتلا ہو جائے تو پھر انسان انسان نہیں رہتا بلکہ وہ انسانیت کے درجے سے گر کر اسفل سافلین کے درجے میں پہنچ جاتا ہے۔ اب وہ دوہری خدائی کی غلامی اختیار کرتا ہے۔ دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کی وجہ سے وہ نفس کا غلام تو تھا ہی، اب وہ اپنی نفس پرستی کی وجہ سے باغی طاغی دشمنان دین کا غلام بن گیا۔ جس نے رہی سہی کسر پوری کر دی پہلے صرف دل مردہ تھا اور دل میں زنگ لگا ہوا تھا پھر بھی اس انسان کے اندر ذرا حِس باقی تھی، قابل اصلاح تھا اب سرکش باغی طاغی کا غلام ہونے کی وجہ سے نا قابل اصلاح ہو گیا اور اب بالکل ہی بے حس و حمیت ہو گیا۔ اب غلامی نے انسان کو حیوان بنا دیا بلکہ اس سے بھی بدترین بنا دیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایسے ہی انسانوں کے بارے میں فرمایا:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (الاعراف: ۱۷۹)

”ان کا دل تو ہے مگر اس سے کام نہیں لیتے اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان سے نہیں دیکھتے اور ان کے کان تو ہیں مگر ان سے سنتے نہیں وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں“۔

جب انسان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اصل معبود کی بجائے دوسرے معبودوں کی بندگی اختیار کرتا ہے تو اس کے اندر ”غیرت و حمیت“ نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ اب اگر کوئی ان کی اجتماعیت پر دست درازی کرے، ان کی عبادت گاہوں تعلیم گاہوں، مساجد و مدارس کو مسمار کرے یا یہ کہ بحیثیت قوم کو یہ کہہ دے کہ فلاں قوم تو چند روپے کی خاطر اپنی ماں کو بھی بیچ دیتی ہے ان کی عورتوں پر دست درازی کرے اور ان کی عزّت و ناموس پامال کرے یا انفرادی سطح پر اسے مار ڈالے یا اس سے سجدہ کروائے یا اس کا جامہ تلاشی لے یا اس کے جوتے اُتروائے یا اس کے بال بچوں کو قتل کرے تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے یا کیا سلوک ہو رہا ہے۔ خواہ وہ قوم اپنے آپ کو تعلیم یافتہ ہی کیوں نہ گردانیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی قوم یا کوئی شخص نفس پرستی میں مبتلا ہو جاتی ہے اور اپنے نفس کو معبود بنا لیتی ہے تو اِن کے پاس علم، فواد اور قوت سماعت ہوتے ہوئے بھی فہم دین، حمیت دین اور غیریت ایمان سے ماوراہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ

پچھلے صفحہ پر سورۃ الاعراف کی آیت گزری ہے کہ وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ یہاں ایک اور آیت پیشِ خدمت ہے جو رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تنبیہ فرمائی ہے کہ ایسے شخص کی کون رہنمائی کرے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَه، هَوٰه، وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (الجاثیہ: ۲۳)

"پھر کیا (اے نبیؐ!) تم نے اس شخص (کا حال بھی) دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے علم کے وجود اسے گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اللہ کے بعد اب کون اسے ہدایت دے گا ؟ کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے ؟"۔

مطلب یہ ہوا کہ نفس پرستوں کو ہدایت بھی نصیب نہیں ہوتی ہے ان کی بصیرت کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ خود ان کے حواس خمسہ سلب کر لیتا ہے الا یہ کہ وہ نفس پرستی سے توبہ کر لیں اور اس کے ماحول سے نکل کھڑے ہوں (یعنی وہاں سے ہجرت کر جائیں) اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو غالب اندیشہ ہے کہ وہ دوبارہ اِسی شرک میں مبتلا ہو جائیں۔ ہم ماضی اور حال کی دو مثالیں بیان کرتے ہیں (ان شاء اللہ)۔

اس کی مثال ہم قدیم فرعون کے دور میں بنی اسرائیل کو دیکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں بیان فرمایا:

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآئَكُمْ

"(اے بنی اسرائیل!) وہ (فرعون) تمہیں برا عذاب دیا کرتے تھے اور تمہارے لڑکوں کو ذبح کیا کرتے تھے"۔

(آج ہم برطانوی دور سے تاحال مسلمانوں کو دیکھتے آرہے ہیں)۔بنی اسرائیل بھی جمّ غفیر کی طرح تھے مگر غلامی کی زندگی نے انہیں "غیرت و حمیت" سے عاری کر دیا تھا اُن کے سامنے اُن کے نومولود بچوں کو ان سے چھین کر قتل کیا جاتا تھا لیکن انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ آج بھی فرعونی طور طریقے موجود ہیں مگر اُن کا دور ذرا پرانا تھا اور بنی اسرائیلیوں کی نفس پرستی اور غلامی کے علاوہ شاید اُن کی ☆جہالت☆ اور ☆تعلیم یافتہ نہ ہونا تھا۔ آج کا دور ذرا نیا ہے اور تعلیم یافتہ لوگوں کا ہے۔ آج خاندانی منصوبہ بندی اور بہبودِ آبادی کے سنہرے نام پر مسلمانوں کے لاکھوں بچوں کا قتل کیا جارہا ہے اور نام نہاد مسلمان بخوشی اس قتل عام میں بڑھ چڑھ کر حصّے لے رہے ہیں۔ ان کی دینی حمیت میں کوئی موج نہیں آتی ہے۔ بنی اسرائیل فرعون کی غلامی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ آج مسلمان مغرب کی غلامی میں زندگی بسر کر رہے ہیں مگر آج کی غلامی کل کی غلامی سے کچھ مختلف ہے۔ بنی اسرائیل میں تھوڑی سی حس و حمیت باقی تھی وہ بے بسی کے عالم میں کسی نجات دہندہ کا انتظار میں ماتم کر رہے تھے۔ جیسے ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تو ان کی جان میں تھوڑی بہت جان آگئی تھی ان کی قوم کے بارہ قبیلے ان کے ساتھ ہجرت پر آمادہ ہو گئے اور فرعون اور اس کی فوج کی دشمنی کو مول لیتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ مگر افسوس صد افسوس یہ ہے کہ امت مسلمہ میں اتنی بے حسی و بے حمیتی آگئی ہے کہ غلامی کا شعور تو بعد کی بات ہے ،ڈھٹائی سے آقاؤں کی طرفداری کرتے نہیں تھکتے بلکہ امت مسلمہ کا ایک بہت بڑا اسٹبلشمنٹ کا گروہ اُن کے نظریئے کا محافظ ہے۔ عام مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی ہجرت و جہاد کی دعوت دے تو اُسے اپنا خیر خواہ سمجھنے کی بجائے اس کی دعوت پاگل پن سے تعبیر کی جاتی ہے اور دعوت دینے والے کا تعلق دہشت گردی سے جوڑا جاتا ہے۔

جدید دورِ جاہلیت کی غلامی کی وجہ سے مسلمانوں میں بے غیرتی اور بے حمیتی کا یہ عالم ہے کہ نام نہاد مسلمان خود اپنے جھوٹے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے معمولی پیسے کے عوض دوسرے مسلمانوں کے علاقوں پر دشمنوں کو حملوں کے لیے راہداری دیتے ہیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو پکڑ پکڑ کر اُن کے ہاتھوں فروخت کرتے اور ان مظلوم مسلمانوں پر اپنا ہاتھ صاف کرتے ہیں اس سے زیادہ انسانی المیہ اور رزذیل کام اور کیا ہو سکتا ہے۔ کوئی تعجب کی بات نہیں!!! غلامی ہے ہی ایسی چیز!!!

ان درہم اور دینار کے بندوں اور غلام ابن غلاموں نے بے حسی اور بے حمیتی کی انتہا کر دی ہے۔ یہ اپنی ماؤں بہنوں کی چادروں کو تار تار کرنے میں بھی نہیں شرماتے۔ اس بے حسی اور بے حمیتی کا نظّارہ بھی ذرا دیکھ لیجیے! سابق مشرقی پاکستان میں پاک فوج کے جوانوں کے ہاتھوں لاکھوں بنگالی مسلمان عورتوں کی ناموس پامال ہوئی تو بھی کوئی فرق نہیں پڑا، فوج پھر بھی پاک ہی رہی!!!

(جاری ہے)

نظام پاکستان کے "اسلامی پہناوے"

مولوی احمد حنظلہ

معاہدہ اور صلح کا تصور، شریعت و جمہوریت میں:

کفر کی غلامی، جہاد کی نفرت، اور جینے کے شوق نے مسلمانوں کو اس قدر پست ہمت کر دیا کہ اصول و اقدار (principles and values) یکسر ہی الٹ گئے۔ ذلت کو عزت کہہ دیا گیا اور غلامی کو آزادی آج جمہوری لوگ کافروں کی غلامی اور ان سے اتحاد کو صلح اور معاہدہ کہہ دیتے ہیں اور سیرت کے واقعات کو سیاق و سباق سے کاٹ کر دلیل دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہود مدینہ سے معاہدہ کیا تھا۔

اس واسطے ضروری ہے کہ شریعت کی رو سے معاہدے اور صلح کی تعریف بیان کر دی جائے ہم یہاں یہود مدینہ سے کیے گئے معاہدے کی شرائط اور اس کے پس منظر کو بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں اور چاروں مذاہب کی بیان کردہ صلح اور معاہدہ کی تعریف کو بھی بیان کر رہے ہیں تاکہ واضح ہو سکے کہ جس کو شریعت نے صلح اور معاہدہ کہا ہے اس میں اور جس کو ان جمہوریت زدہ اللہ کے نافرمانوں نے صلح اور معاہدہ کہا ہے اس میں کتنا فرق ہے!

ماضی کی طرح اس مرتبہ بھی پیغام پاکستان کے نام سے جاری بیانیے میں یہود مدینہ سے معاہدہ کو مثال بنانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کو دھوکہ دیا جاسکے۔ باطل کو حق کا لباس پہنا کر پیش کیا جائے تاکہ سادہ لوح مسلمان اس کو آسانی سے قبول کر لیں:

یہود مدینہ سے معاہدہ:

مدینہ منورہ میں اکثر و بیشتر آبادی اوس و خزرج کی تھی مگر عرصہ دراز سے یہاں یہودی بھی آباد تھے اور ان کی کافی تعداد تھی مدینہ منورہ اور خیبر میں ان کے مدرسے اور علمی مراکز قائم تھے اور خیبر میں ان کے متعدد قلعے تھے۔ یہ لوگ اہل کتاب تھے اور سرزمین حجاز میں بمقابلہ مشرکین ان کو علمی تفوق اور امتیاز حاصل تھا۔ ان لوگوں کو کتب سماویہ کے ذریعے نبی آخر الزماں کے احوال و اوصاف کا بخوبی علم تھا کما قال تعالیٰ: یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم: مگر طبیعت میں سلامتی نہ تھی حق سے حسد و عناد ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آتش حسد و عناد اور مشتعل ہو گئی اور سمجھ گئے کہ اب ہماری علمی برتری ختم ہو گئی علماء اور احبار یہود میں سے جو صالح اور سلیم الفطرت تھے انہوں نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کو ظاہر کیا اور آپ پر ایمان لائے مگر اکثروں نے معاندانہ رویہ اختیار کیا اور حسد و عناد ان کے لیے رکاوٹ بنا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حسد اور عناد، فتنہ اور فساد کے انسداد کے لیے ان سے ایک تحریری معاہدہ کیا تاکہ ان کی مخالفت اور عناد میں زیادتی نہ ہو اور مسلمان ان کے فتنہ و فساد سے محفوظ رہ سکیں۔ قرآن کریم یہود کی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کے بیان سے بھرا پڑا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے پانچ ماہ بعد[5] یہود مدینہ سے ایک معاہدہ فرمایا جس میں ان کو اپنے دین اور اپنے اموال و املاک پر برقرار رکھ کر حسب ذیل شرائط پر ان سے ایک تحریری عہد لیا گیا۔ مفصل معاہدہ تو سیرت ابن ہشام اور البدایہ والنہایہ میں مذکور[6] ہے مگر اس کا خلاصہ حسب ذیل امور ہیں۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر عہد نامہ ہے محمد نبی اُمیّ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، درمیان مسلمانانِ قریش ویثرب کے اور یہود کے کہ جو مسلمانوں کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ الحاق چاہیں ہر فریق اپنے اپنے مذہب پر قائم رہ کر امور ذیل کا پابند ہوگا۔

1. قصاص اور خون بہا کے جو طریقے زمانہ قدیم سے چلے آرہے ہیں وہ عدل اور انصاف کے ساتھ بدستور قائم رہیں گے۔
2. ہر گروہ کو عدل اور انصاف کے ساتھ اپنی جماعت کا فدیہ دینا ہوگا، یعنی قبیلہ کا جو قیدی ہوگا اس قیدی کے چھڑانے کے لیے زرِ فدیہ کا دینا اسی قبیلہ کے ذمہ ہوگا۔
3. ظلم اور اثم اور عدوان اور فساد کے مقابلہ میں سب متفق رہیں گے۔ اس بارے میں کسی کی رعایت نہ کی جائے گیا اگرچہ وہ کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔
4. کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے مقابلہ میں قتل کرنے کا مجاز نہ ہوگا اور نہ کسی مسلمان کے مقابلہ میں کسی کافر کی کسی قسم کی مدد کی اجازت ہوگی۔
5. ایک ادنیٰ مسلمان کو پناہ دینے کا وہی حق ہوگا جیسا کے ایک بڑے رتبہ کے مسلمان کو ہوگا۔
6. جو یہود مسلمانوں کے تابع ہو کر رہیں گے ان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہوگی۔ ان پر نہ کسی قسم کا ظلم ہوگا اور نہ ان کے مقابلہ میں ان کے دشمنوں کی کوئی مدد کی جائے گی۔
7. کسی کافر اور مشرک کو یہ حق نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں قریش کے کسی جان یا مال کو پناہ دے سکے یا قریش اور مسلمانوں کے مابین حائل ہو۔

---

[5] سیرۃ المصطفیٰ: اصل معاہدہ تو سیرۃ ابن ہشام اور البدایہ والنہایہ ج۳، ص۲۲۴، میں مذکور ہے مگر اس میں تاریخ کا ذکر نہیں۔ معاہدہ کا ہجرت کے پانچ ماہ بعد ہونا تاریخ الخمیس ج ۱، ص۳۹ سے لیا گیا ہے

[6] ابن ہشام، سیرۃالنبی، ج۲؛ص۱۱۹۔۱۲۰ ۔ابن کثیر ،البدایہ والنہایہ ج۳، ص۲۲۴

8. بوقت جنگ یہود کو جان ومال سے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہو گا۔ مسلمانوں کے خلاف مدد کی اجازت نہ ہو گی۔

9. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن اگر مدینہ پر حملہ کرے تو یہود پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لازم ہو گی۔

10. جو قبائل اس عہد اور حلف میں شریک ہیں اگر ان میں سے کوئی قبیلہ اس حلف اور عہد سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو بغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے علیحدگی اختیار کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔

11. کسی فتنہ پرداز کی مدد یا اس کو ٹھکانہ دینے کی اجازت نہ ہو گی اور جو شخص کسی بدعتی کی مدد کرے گا یا اس کو اپنے پاس ٹھکانہ دے گا تو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے قیامت تک اس کا کوئی عمل قبول نہ ہو گا۔

12. مسلمان اگر کسی سے صلح کرنا چاہیں گے تو یہود کو بھی اس صلح میں شریک ہونا ضروری ہو گا۔

13. جو کسی مسلمان کو قتل کرے اور شہادت موجود ہو تو اس کا قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ ولی مقتول دیت وغیرہ پر راضی ہو جائے۔

14. جب کبھی کوئی جھگڑا یا کوئی باہمی اختلاف آئے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا"۔

جن قبائل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معاہدہ کیا ان میں یہود کے تین بڑے قبیلے شامل تھے جو مدینہ اور اطراف مدینہ میں رہتے تھے۔ بنی قینقاع، بنی نضیر، بنی قریظہ۔ ان قبائل نے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے گریز کیا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ عہد نامہ لکھوایا تاکہ فتنہ وفساد نہ پھیلا سکیں، مگر تینوں قبیلوں نے یکے بعد دیگرے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور اسلام کی دشمنی اور اس کے خلاف سازشوں میں پورا پورا حصہ لیا، اپنے کیے کی سزا بھگتی غزوہ خیبر میں قتل کیے گئے اموال و باغات سے محرومی کے ساتھ ساتھ ذلیل ہو کر جزیرہ عرب سے نکالے گئے۔

ابو عبید کتاب الاموال میں فرماتے ہیں کہ یہ عہد نامہ جزیہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کیا گیا اور اسلام اس وقت ضعیف تھا اور ابتدا میں یہ حکم تھا کہ اگر یہود مسلمانوں کے ساتھ کسی غزوہ میں شرکت کریں تو مال غنیمت میں سے ان کو کچھ دے دیا جائے۔

اسی وجہ سے یہود مدینہ پہ یہ شرط عائد کی گئی کہ جنگی اخراجات میں ان کو بھی حصہ لینا پڑے گا۔

معاہدہ کی عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معاہدہ مسلمانوں اور یہود کے درمیان اس طور پر ہوا کہ مسلمان متبوع ہوں گے اور یہود ان کے تابع ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فریقین کے مسلمہ حاکم ہیں اور جب کوئی اختلاف پیش آئے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف رجوع کرنا ہو گا اور جو آپ فیصلہ فرمائیں گے اس پر عمل کرنا ضروری ہو گا۔

یہ معاہدہ اس نوع کا ہے جیسے اہل اسلام اور ذمیین کے درمیان ہوتا ہے مگر بالکل اس جیسا نہیں اس لیے کہ ہجرت کے بعد کا وقت اسلام کے اقتدار اور ریاست کا بالکل آغاز ہے اس معاہدہ کی تمام دفعات از اول تا آخر اس امر کی شاہد ہیں کے اسلام کا حکم غالب رہے گا اور غیر مسلم قوم حکم اسلامی کے تابع رہیں گی جیسا کے سیر کبیر وغیرہ میں یہ شرط مصرح ہے۔

اس معاہدہ کو جواز بنا کر کفار سے دوستی کرنا اور ان کے حکم پر مسلمانوں کو قتل کرنا قید کرنا وغیرہ کیونکر ثبت کیا جاسکتا ہے؟ خواہ اسے دہشت گردی وانتہاپسندی، بغاوت کا نام ہی کیوں نہ دے دیا جائے۔ ذرا غور فرمائیں کہ ابتدائے اسلام کے دور میں بھی ایسا معاہدہ نہیں کیا گیا جس سے کسی بھی طور پر مسلمان محکوم نظر آئیں جب کہ اس کے برعکس آج ان حکمرانوں نے اپنا سب کچھ ان کفار کے سامنے پیش کر دیا ہے یہود ونصاریٰ کو خوش کرنے کی خاطر آئے دن مسلمانوں کے علاقوں میں آپریشن کیے جاتے ہیں، دین پر چلنے والوں کو قید کیا جاتا ہے، ان کی عورتوں کو اٹھایا جاتا ہے، چند ڈالروں کی خاطر مظلوم مجاہدین کو کفار کے ہاتھوں فروخت کیا جاتا ہے۔ اور سب جرائم کو جواز بخشنے کے لیے سرکاری وسیاسی علما سے خدمات لی جاتی ہیں پیغام پاکستان کے نام سے حکومت پاکستان کا بیانیہ وفتویٰ اس کی تازہ ترین مثال ہے۔

صلح اور معاہدہ سے متعلق آئمہ کے اقوال:

فقہائے احناف:

الصلح علیٰ ترک القتال مؤقتا۔

"ایک مدت تک قتال چھوڑنے پر صلح کرنا"۔[7]

فقہائے مالکیہ:

صلح الحربی مدۃ لیس ھو فیھا تحت حکم الاسلام۔

"حربی سے ایک مدت تک صلح کرنا جس میں وہ اسلام کے قانون کے ماتحت نہ ہوں گے"۔[8]

فقہائے شوافع:

مصالحۃ اھل الحرب علیٰ ترک القتال مدۃ معینۃ بعوض او غیرہ سواء فیھم من یقر منھم علیٰ دینہ ومن لم یقر۔

"حربی کافروں سے ایک معین مدت تک کے لیے قتال چھوڑے رکھنے پر مصالحت کرنا، کسی چیز کے بدلے یا بغیر بدلے کے، خواہ ان میں سے کوئی

[7] بدائع الصنائع، الجزء۷، ص:۱۔۸

[8] الشرح الکبیر مع حاشیہ الدسوقی، الجزء۲، ص۲۰۶

اپنے دین کا اقرار کرتا ہو یا نہ کرتا ہو"۔[9]

امام ابن قیمؒ:

مصالحة اهل الحرب علیٰ ترک القتال مدة معینة بعوض اؤ غیره

"حربی کافروں سے ایک معین مدت تک کے لیے قتال چھوڑے رکھنے پر مصالحت کرنا کسی چیز کے بدلے یا بغیر بدلے کے"۔[10]

اسی لیے فقہانے صلح کو موادعت بھی کہا ہے جس کے معنی ہیں کچھ مدت کے لیے کافروں سے قتال چھوڑ دینا یا عارضی جنگ بندی کر لینا۔ پھر آئمہ اربعہ اس بات پر بھی متفق ہیں کہ یہ صلح ایک مخصوص مدت کے لیے ہوگی۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ تمام فقہا کے نزدیک صلح صرف اسی صورت میں جائز ہے جب کہ اس میں اسلام کا کوئی فائدہ ہو، اس کے بغیر صلح جائز نہیں۔ یعنی حکمران طبقہ صرف اپنی عیاشیوں کے لیے اگر یہ صلح کرتا ہے اور اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے ایسا کرتا ہے تو یہ بالکل جائز نہیں۔

صورت مسئلہ:

اب آپ اس صلح کو تصور میں لایئے جس کو فقہا بیان کر رہے ہیں، کہ اسلامی لشکر کافروں کے ملک کے ملک فتح کر کے وہاں اسلامی شریعت نافذ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اب ایک مرحلہ پر خلیفہ وقت یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب مجاہدین کو کچھ وقت آرام کی ضرورت ہے، یا رسد و کمک کے لیے کچھ وقت تیاری کی ضرورت ہے، یا اب جس کافر قوم پر حملہ آور ہونا ہے اس کے اسلام لانے کی امید ہے یا وہ جزیہ دینے پر تیار ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

ایسے وقت میں کفار اپنی جان بچانے کے لیے صلح کی پیشکش کرتے ہیں تو خلیفہ ان کو کہتا ہے کہ ہم تمہیں اس شرط پر کچھ مدت کے لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ تم ہمیں ذلیل ہو کر جزیہ دو گے، لیکن تمہارے ملک میں ہمارا اسلامی قانون نافذ ہو گا، یا یہ صورت ہو سکتی ہے کہ خراج دو اور کچھ مدت کے لیے ہم تمہارے خلاف قتال کو ملتوی کر دیتے ہیں۔

یہ ہے وہ صلح جسے فقہانے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے!

جب کہ آج جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ ہم کافروں کی منتیں کرتے ہیں کہ ہمیں زندہ رہنے دو اور ہمارا تورا بورا نہ بناؤ، ہم تمہارے نیو ورلڈ آرڈر کے تحت زندگی گزارنے پر راضی ہیں اور اس میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے، اللہ کے قرآن کے بجائے اقوام متحدہ کے ابلیسی چارٹر کو دل و جان سے مانیں گے، ملکوں سے تعلقات اسلام کے بجائے اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق قائم کریں گے، عالمی ابلیسی ادارہ جس کسی ملک کے خلاف جنگ کا اعلان کر دے ہم پر ان مسلمانوں کی مدد حرام ہے، ہم اپنے دنیاوی مفاد کی خاطر مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دیں گے، اپنے ملکوں میں سودی نظام کو قائم رکھیں گے اور اس کی حفاظت کے لیے اپنی فوج و پولیس کو استعمال کریں گے۔

ذرا آپ تصور کیجیے کہ کہاں اسلامی صلح اور معاہدہ اور کہاں آج کافروں سے اتحاد! کافروں سے اتحاد کو صلح اور معاہدہ کہنا اسلامی اصطلاحات میں کھلی تحریف ہے۔

جمہوری اصطلاحات کو نہ سمجھنے کے خطرناک نتائج:

جمہوری اصطلاحات میں غور نہ کرنے کی وجہ سے یہ نقصان ہو رہا ہے کہ جب کوئی مسئلہ یا فتویٰ علما سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ ان جمہوری اصطلاحات کو سامنے نہیں رکھتے جو اس نظام میں رائج ہیں بلکہ ان کا فتویٰ شرعی اصطلاحات کو سامنے رکھ کر دیا جاتا ہے۔

اس کو سمجھنے کے لیے چند مثالیں پیش خدمت ہیں جن سے بات واضح سمجھی جا سکتی ہے کہ علما جو فتویٰ دیتے ہیں وہ بھی عموماً اپنے فتویٰ میں بد دیانتی نہیں کرتے البتہ اصطلاحات کی تبدیلی سے ان کو دھوکہ ہو رہا ہے

سوال:

اگر علما سے یہ فتویٰ لیا جائے کہ درج ذیل حرام کاموں میں تعاون کرنا کیسا ہے؛

الف: پولیس اور فوج کا کفریہ نظام اور سودی کاروبار کا دفاع کرنا؟

ب: پولیس اور فوج کا نائٹ کلبوں، شراب خانوں، ناچنے گانے والی محفلوں کا دفاع کرنا؟

ج: مجاہدین کے خلاف لڑنا؟

تو ظاہر ہے ان کا جواب یہی ہو گا کہ مذکورہ تمام کام گناہ کبیرہ ہیں اور گناہ کبیرہ میں تعاون کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان﴾(المائدہ:2)

"اور گناہ اور زیادتی کی (بنیاد) پر ایک دوسرے کی مدد مت کرنا"۔

لہٰذا کسی حرام کام میں مدد کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ فتویٰ میں عموماً اتنا ہی جواب دیا جاتا ہے جتنا سوال سے متعلق ہو۔ چونکہ سوال میں صرف اس عمل کے متعلق پوچھا گیا ہے سو یہ عمل گناہ کبیرہ ہے، اور اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ:

لا یکفر مسلم بذنب مالم یستحله۔

"کسی مسلمان کو گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہیں سمجھا جائے گا جب تک کے وہ اس گناہ کبیرہ کو حلال نہ سمجھے"۔[11]

سوال کرنے والے نے سوال ہی ادھورا پوچھا ہے اس لیے جواب بھی ادھورا ملا۔ موجودہ کفریہ نظام کو سامنے رکھتے ہوئے سوال اس طرح ہونا چاہیے تھا:

مفتیان کرام کیا فرماتے ہیں ایسے کلمہ گو شخص کے بارے میں جس کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک

---

[9] مغنی المحتاج:الجزء٦،ص٨٦

[10] الخلاصة فی احکام اهل الذمه:الجزء الاول ،لابی حمزه الشامی

[11] الشرح المیسر علی الفقهین الابساط والاکبرللامام ابی حنیفةرحمةالله علیه : اجزء الاول،بیان اصول الییمان ، باب لا یکفر مسلم بذنب مالم یستتحله

مخصوص طبقے میں داخل ہونے یا ایک مخصوص نوکری اختیار کر لینے کے بعد اب مندرجہ ذیل کام کام اس کے لیے صرف حلال ہی نہیں بلکہ مقدس فرض(duty) کی حیثیت رکھتے ہیں، اور ان کاموں کو انجام دیتے ہوئے کسی بھی مسلمان کی جان لینا اس کے لیے حلال ہے، اور اپنی جان قربان کرنا اس کا فرضِ عین سعادت و شہادت ہے؟ یہ کام درج ذیل ہیں:

- سودی کاروبار اور سودی مراکز مثلاً بنک وغیرہ کا دفاع کرنا اور اس دفاع کو فرض سمجھنا، اور اس کو اپنی ڈیوٹی یعنی فرض کہنا۔
- نائٹ کلبوں شراب خانوں ،ناچنے گانے والی محفلوں کی پہرے داری کو اپنے کیے قانونی یعنی حلال سمجھنا اور اس کو اپنی ڈیوٹی یعنی فرض کہنا؟
- ایسے جلوس کی پہرے داری کو اپنے لیے قانونی (حلال) سمجھنا جس میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دی جائیں (جن سے محبت ہر مسلمان کے عقیدے کا حصہ ہے)
- اپنے افسروں کے کہنے پر نفاذِ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں اور قرآن پڑھتی معصوم بچیوں کے قتل اور مسجد پر حملے کو اپنے لیے حلال یعنی قانونی سمجھنا۔
- ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدے کی حفاظت اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ناموس کی حفاظت کے لیے نکلنے والوں پر ڈنڈے برسانے اور آنسو گیس پھینکنے کو اپنے لیے قانونی (حلال) سمجھنا اور یہ کہنا کہ ہم تو اپنے افسروں کے حکم کے پابند ہیں؟

جواب:

یقیناً اگر سوال اس انداز سے پیش ہوگا اور امر واقع کو درست انداز سے بیان کرے گا تو جواب میں بھی فرق آئے گا۔مذکورہ بالا تمام کاموں کے گناہ کبیرہ ہونے میں تو ان سرکاری علما کو بھی کوئی شک نہیں ہے جو آئے روز ایسے فتوے صادر کرتے ہیں جن کا سارا فائدہ عالم کفر اور ان کے غلاموں کو ہوتا ہے۔سو جب یہ افعال متفقہ طور پر گناہ کبیرہ ہیں تو اس بات پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ گناہ کبیرہ کو کسی بھی تاویل سے حلال کر لینا کفر ہے۔یہ ایسا کفر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے۔

اس جمہوری نظام میں جو صورتِ مسئلہ ہے وہ یہی ہے کہ پولیس ہو یا فوج، وہ جو بھی ڈیوٹی دیتے ہیں، خصوصا ایسی ڈیوٹی جس کو جمہوری شریعت نے جائز و حلال (قانونی) قرار دیا ہو، تو فوج وغیرہ اس ڈیوٹی کرنے کو اپنے لیے بھی جائز قانونی ہی سمجھتی ہے۔امارت اسلامیہ کے خلاف امریکہ کا ساتھ دینے اور قتل مسلم میں کافروں کی مدد کرنے کو اس فوج نے اپنے لیے قانونی (حلال) سمجھا ہے۔

اگر کوئی خون مسلم کو اس تاویل کے ساتھ حلال جانے کے یہ دہشت گرد ہیں تو بھی یہ تاویل ان کو اس کفر سے نہیں بچا سکتی۔

خلاصہ بحث:

اس ابلیسی جمہوری نظام میں مسلمانوں کو پھنسانے والے کوئی عام ذہن نہیں تھے بلکہ وہ ایسے مکار تھے، جن کے دماغ میں شیطانیت بجلی بن کر دوڑتی تھی، سو انہوں نے اسلام کی اصطلاحات، اسلامی عقائد اور مسلمانوں کے مزاج کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔اس کے بعد اس جمہوریت کے لیے ایسی اصطلاحات رائج کیں جو ظاہر اسلام سے متصادم نظر نہیں آتی تھیں۔چنانچہ انہوں نے بہت حد تک اس میں کامیابی حاصل کی اور عوام تو عوام بہت سے علما تک کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گئے۔جہاں جہاں اسلام اور جمہوریت میں لفظی یا ظاہری مماثلت موجود تھی وہاں اسلام کو اپنا لیا گیا اور جہاں دونوں میں تضاد تھا وہاں مکمل پینترا بدلا گیا اور ایسی اصطلاحات استعمال کی گئیں جن میں ظاہر اسلامی اصولوں سے کوئی تصادم (contradiction) نظر نہ آتا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ ایک فوجی، پولیس والا، جج، وکیل، پارلیمنٹ ممبر ایک طرف یہ اقرار کرتا ہے کہ مذکورہ تمام باتیں حرام ہیں، لیکن دوسری جانب جب اسی حرام کو تسلیم کرنے، اس کا احترام کرنے اور بزور قوت اس کو نافذ کرنے کی باری آتی ہے تو فوراً اصطلاح تبدیل کر دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ "یہ آئینی اور قانونی ہے"۔حالانکہ مفہوم و مضمون وہی ہے جو اسلامی اصطلاح میں "حلال" کا ہے۔گویا بہت سادہ الفاظ میں وہ اللہ کے حرام کردہ کو حلال سمجھتا ہے، اس پر عمل کرنا اور کرانا فرض قرار دیتا ہے، اس کے دفاع کے لیے ریاستی مشینری اور مسلح لڑائی کو جہاد کہتا ہے، اور اس کے لیے کسی بھی کلمہ گو کی جان لینا، مسجد پر گولہ باری کرنا، مدارس پر چھاپے مارنا، اور قرآن پڑھتی امت کی بے گناہ بچیوں کو خون میں نہلا دینا اپنے لیے صرف قانونی اور حلال ہی نہیں سمجھتا بلکہ فرض و عبادت قرار دیتا ہے۔

ایسا صرف اس کا عمل نہیں ہے بلکہ یہ نظریہ (عقیدہ) ہے، اس آئین سے وفاداری، اس آئین کا تقدس، اس کا تحفظ اس کے ایمان (دین جمہوریت پر ایمان) کا حصہ ہے۔

اب آپ غور کیجیے کہ صرف اصطلاحات کی تبدیلی سے اس جمہوریت نے کتنے کفر اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو کس طرح دھوکے میں ڈالا ہوا ہے۔ایک کفر ہو تو بندہ بات کرے، یہ تو کفر در کفر ہیں، البتہ اس کفر کا نام انہوں نے تبدیل کیا ہے جب کہ حقیقت کھلی اور واضح ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

تلوار اٹھا میدان میں آ!

محمد مزمل

حلب، ادلب، دمشق، غوطہ، کنڑ، فراہ، قندوز...لہو لہان امت کے جسم پر گہرے زخم اور المناک سانحے، جو برسوں نہیں صدیوں یاد رہیں گے۔

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرب کے مشہور بہادر حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اے عمرو! آپ کی جو تلوار "صمصامہ" کے نام سے معروف ہے اور اس کی کاٹ کی بڑی شہرت ہے، وہ تلوار ہمارے پاس بھیج دیں تاکہ ہم بھی ذرا اُس کی صفائی دیکھیں۔ یاد رہے کہ عرب میں تلوار بڑی قابل احترام چیز سمجھی جاتی تھی۔ وہاں کے لوگ اپنی اپنی تلوار کو ویسے ہی سجاتے اور سنوارتے تھے، جیسے آج کل ہم اپنے اپنے موبائل فونوں کو مختلف طریقوں سے جدّت اور حفاظت بخشتے ہیں۔ قسما قسم اور رنگا رنگ تلواریں اُن کے ہاں صرف جنگوں میں استعمال نہیں ہوتی تھیں بلکہ یہ کسی کا معاشرتی مقام اور مرتبہ بھی متعین کرتی تھیں۔ تلواروں کے بارے میں کہے گئے عربی اشعار کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آج بھی کتابوں میں محفوظ ہے۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ سن رکھا تھا:

"میں قیامت سے پہلے تلوار دے کر بھیجا گیا ہوں تاکہ صرف اکیلے اللہ کی عبادت کی جائے، جس کا کوئی شریک نہیں"۔ (مسند احمد)

اسی طرح یقیناً ان میں سے بہت سے حضرات نے خود زبانِ رسالت سے یہ بھی سنا ہوگا:

"اے لوگو! دشمن سے لڑائی کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور جب دشمن سے لڑائی شروع ہو جائے تو خوب ڈٹ کر لڑو اور اچھی طرح جان لو کہ جنت، تلواروں کے سائے کے نیچے ہے"۔ (صحیح بخاری)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا چاہتے تھے کہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس آسمان و زمین نے اپنی پوری زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں دیکھا اور حضراتِ صحابہؓ سے بڑھ کر کوئی محب اور چاہنے والا نہیں دیکھا۔ ان جاں نثاروں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک میں دس تلواریں بھی دیکھیں اور امت کو بھی بتایا کہ ان تلواروں کے نام یہ تھے:

(۱) المأثور (۲) العضب (۳) ذو الفقار (۴) الصمصام (۵) القلعی (۶) البتار (۷) الحتف (۸) الرسوب (۹) المخذم (۱۰) القضیب

پھر کیسے ممکن تھا کہ درسگاہِ رسالت کے یہ فیض یافتہ شاگرد، تلواروں سے غافل ہو جاتے اور اپنے آپ کو دشمنوں کے لیے لقمۂ تر بنا ڈالتے۔ اسی لیے انہوں نے تلواروں سے محبت کی اور بے پناہ محبت کی۔ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ باقاعدہ اپنی تلواروں کی زیب و زینت کیا کرتے تھے۔

عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ تو اسلام کے ان جرنیلوں میں سے ہیں، جنہوں نے رومیوں کے خلاف بھی میدان میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے، جہاں اس وقت دنیا کی پہلی سپر پاور روم ان جاں نثاروں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچی اور یہ ہاتھیوں والی مشہور تاریخی جنگ قادسیہ میں بھی شریک تھے، جس میں دنیا کی دوسری سپر پاور ایران پر کاری ضرب لگی اور بہت سے مؤرخین کے نزدیک تو آپ قادسیہ کے شہداء میں شامل ہیں۔

بہر حال! حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب ان کی تلوار کو آزمایا تو وہ ان کو کچھ زیادہ اچھی نہیں لگی کہ جیسی اُس تلوار کی شہرت تھی، اُس سے بہت کم وہ محسوس ہوئی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں یہ ساری بات لکھ ڈالی، جس پر حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے بہت ہی مختصر اور نپے تلے الفاظ میں جواب لکھا:

انما بعثت الی امیر المومنین بالسیف، ولم ابعث بالساعد الذی یضرب به

"میں نے امیر المومنین کی خدمت میں ان کے حکم کے مطابق تلوار تو بھیج دی تھی لیکن وہ بازو تو نہیں بھیجا جس سے یہ تلوار چلائی جاتی ہے"۔

عربی زبان میں اس سے یہ ضرب المثل بن گئی:

السیف بالساعد لا الساعد بالسیف

"تلوار تو بازو سے چلتی ہے، بازو تلوار کا محتاج نہیں ہوتا"۔

اور فارسی میں کہتے ہیں:

دست نادر باید نہ شمشیر آب دار

چلانے والے ہاتھ نایاب اور نادر ہیں ورنہ عمدہ تلواریں تو بہت ہیں

آج جب ہم ایک طرف شام کے علاقے "غوطہ" پر ہونے والی بمباری کے حالات دیکھتے ہیں، جنہوں نے ایسے المناک واقعات کو جنم دیا ہے، جن کی تصویر کشی کیلیے بھی فولاد کا جگر چاہیے، جب درجنوں کی تعداد میں معصوم بچوں کی لاشیں پڑی ہوں، باپردہ گوشہ نشین خواتین اپنے برقعوں سمیت لقمۂ اجل بن رہی ہوں، نہتے شہری، بوڑھے اور جوان براہ راست ہدف بنائے جا رہے ہوں، زندگی کی ساری نشانیاں ایک ایک کر کے مٹتی جا رہی ہوں، ہنستے بستے شہر کھنڈرات اور قبرستان کا منظر پیش کر رہے ہوں تو ایسے میں کون پتھر دل ہے، جس کی آنکھ نہ بہہ پڑے گی۔

دوسری طرف اسلامی ممالک کے بے پناہ وسائل نظر آتے ہیں۔ بے شمار معدنیات، لا تعداد افرادی قوت، انتہائی ذہین دماغ، اعلیٰ عسکری تربیت، پیشہ وارانہ مہارت اور وہ سب کچھ جو کسی قوم کی ترقی اور عروج کیلیے ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن افسوس کہ یہاں بھی وہ ہی معاملہ ہے کہ "تلوار" ہے لیکن اس کو چلانے والے "بازو" نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان ممالک کو بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہوا ہے، معدنیات، زرخیز زمین، تجارتی بندرگاہیں اور دورِ حاضر میں ترقی کے لیے جن اقسام کے خام مال کی ضرورت ہے، وہ تمام اسلامی ممالک کو وافر مقدار میں فراہم کر دی گئی ہیں، ایک جھلک ان انعامات الٰہی کی ملاحظہ فرمائیں۔

افغانستان، جس پر طویل عرصے سے سامراجی طاقتیں یلغار کر رہی ہیں، معدنیات سے مالا مال ملک ہے، اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق افغانستان کے پہاڑوں میں صرف سونا ہی ایک لاکھ ٹن پایا جاتا ہے، تانبے کے ذخائر بھی دنیا بھر سے زیادہ ہیں، یہاں ۱۷ مقامات ایسے ہیں، جہاں لوہے کے ۱۰/ارب ٹن سے بھی زائد مالیت کے ذخائر موجود ہیں، جبکہ دارالحکومت کابل سے ۱۳۰ کلو میٹر کے فاصلے پر صوبہ بامیان کے علاقے حاجی گاگ کی کانوں میں تقریباً ایک ارب ۸۰ کروڑ ٹن اسٹیل کے ذخائر موجود ہیں۔

عام معدنیات سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک کو پٹرول جیسی معدنیات سے بھی مالا مال کیا ہے صنعتی ترقی کا سارا انحصار اس دور میں پٹرول پر ہے، جس کے کنوئوں سے اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک کو اس قدر نوازا ہے کہ کوئی بھی مغربی ملک ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا، دنیا میں تیل پیدا کرنے والے ۱۰ بڑے ممالک میں سے ۸ اسلامی ممالک ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، عراق، کویت، الجزائر، لیبیا، نائیجیریا اور سوڈان قدرتی ذخائر سے مالا مال ایک اور ملک الجزائر بھی ہے، جو لوہے، تیل، گیس اور زنک وغیرہ کی دولت سے مالا مال ہے، سوڈان میں تانبے اور پٹرولیم کی مصنوعات کافی مقدار میں پائی جاتی ہیں، لیکن بدقسمتی سے وسائل پر کنٹرول دوسری طاقتوں کا ہے، جنہوں نے ملٹی نیشنل کمپنیوں کی شکل میں اپنا راج قائم کر رکھا ہے۔

حیرت ہے کہ کسی اسلامی ملک کی ملٹی نیشنل کمپنی نہیں ہے، پاکستان بھی اللہ کا نوازا ہوا ملک ہے، جہاں تانبہ، کوئلہ اور قدرتی گیس وغیرہ بہت بڑی مقدار میں موجود ہیں، اس کے دریا، صحرا، بلند و بالا پہاڑ اور وسیع عریض سمندر دنیا کو ایک اور ہی کہانی سناتے ہیں۔ کون سی نعمت ہے، جو اس ملک کو عطا نہیں کی گئی، قیمتی پتھروں کی کئی منفرد اقسام یہاں پائی جاتی ہیں۔ نیلم، یاقوت، زمرد، سنگِ مرمر، چونا، نمک اور تانبہ وغیرہ چاندی، سونا، کوئلہ اور قدرتی گیس وغیرہ بھی بڑی مقدار میں موجود ہیں، بلکہ کوئلے کو تو سیاہ سونا کہاں جاتا ہے۔

نوجوان آبادی کے لحاظ سے دیکھا جائے، تب بھی پاکستان دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے، جہاں ۴۰ فی صد محنتی نوجوان پائے جاتے ہیں، بے شمار ملک سمندر سے محروم ہیں، لیکن پاکستان کے پاس ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحیرۂ عرب ہے، جس سے قازقستان، ترکمانستان اور آذربائیجان وغیرہ اور قریبی ملک افغانستان بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ معدنی وسائل کے اعتبار سے پاکستان کوئلے کے ذخائر رکھنے والا دوسرا بڑا ملک ہے، دنیا میں نمک کا دوسرا بڑا ذخیرہ بھی پاکستان کے پاس ہے، تانبے کے ذخائر کے اعتبار سے پاکستان ساتواں بڑا ملک ہے اور قدرتی گیس کے ذخائر کے اعتبار سے پاکستان چھٹا بڑا ملک ہے، ہمارے ملک کی زرعی زمین بھی دنیا کے دیگر ممالک کی زرعی زمین کے مقابلے میں زیادہ زرخیز سمجھی جاتی ہے۔

عالم اسلام کے معدنی ذخائر یا تو زمین ہی میں دفن ہیں یا پھر اسے اسلام دشمن قوتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں جو اعلیٰ طبقہ مسلمانوں کے معاملات کا نگران ہے، اسے اپنے عیش و عشرت سے ہی فرصت نہیں۔ ملکی ترقی کا معیار اس طبقے کے نزدیک یہ ہے کہ قرضے لے کر شاندار سڑکیں بنادی جائیں، شاپنگ کمپلیکس، کھیل کود اور دیگر مواقع فراہم کر دیئے جائیں۔ سڑکوں پر ہر وقت کاریں دوڑتی رہیں اور خواتین مغربی رنگ میں رنگ جائیں، ہر طرف فیشن نظر آئے، مگر ملک کی ترقی کے لیے یہ چیزیں کب معیار بنی ہیں؟ ترقی کا اصل معیار تو دنیا بھر کے مقابلے میں معاشی، علمی اور دفاعی طاقت ہے۔ جس پر نہ تو اسلامی ممالک توجہ دیتے ہیں اور نہ ہی مغربی طاقتیں ان کو ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔

دنیا کے نقشے کو ایک نظر دیکھیں تو آپ کو ہر سمت تلواریں ہی تلواریں نظر آئیں گی لیکن افسوس کہ ان کو چلانے کے لیے اگر بازو ہیں تو وہ چند، تعداد میں انتہائی کم اور وسائل کے اعتبار سے بہت ہی قلیل۔ شام، افغانستان، فلسطین، صومالیہ، مالی، الجزائر اور کشمیر میں اپنا تن من دھن لٹا کر دشمن کے سامنے ڈٹ جانے والوں کے سوا آج کون ہے، جس کی طرف ایسے حالات میں عالم اسلام کی نگاہ اٹھتی ہو۔

اقوام متحدہ کے بچوں کے لیے ادارے یونیسیف نے شامی بچوں کے قتلِ عام پر صدمے اور افسوس کے اظہار کے لیے اپنا اعلامیہ خالی صفحات کی شکل میں جاری کیا ہے کہ گویا رنج و غم کے تمام الفاظ ختم ہو چکے ہیں لیکن کون نہیں جانتا کہ یہ سب منافقت کے پرانے حیلے بہانے ہیں۔ ان اداروں کے چلانے والے ہی تو اس ساری وحشت ناک تباہی کے اصل ذمہ دار ہیں۔ انسانی حقوق کی پاکستانی تنظیمیں ہوں یا غیر ملکی، ان کا تو ذکر ہی یہاں فضول ہے کہ جب تک اُنہیں اُن کے آقا ادائیگی نہ کریں تب تک اُنہیں انسانی حقوق بھول کر بھی یاد نہیں آتے۔ یہودیوں کے پروردہ میڈیا سے کسی حق بات کی توقع کرنا تو بلاشبہ بڑی حماقت ہی ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان حالات میں آخر عالم اسلام کی تلواروں کو چلانے والے "بازو" کہاں سے آئیں گے؟ ہمیں یقین ہے کہ یہ "بازو" خود اہل ایمان سے ہی اٹھیں گے۔ یہ "بازو" ہم نے ہی تیار کرنے ہیں، دعوت سے، تربیت سے، علم و حکمت سے، ایمان و ایقان سے، ہمت اور حوصلے سے، دعاؤں اور فریادوں سے۔

جب تک مسلمان خود ان "بازوؤں" کو تیار نہیں کرتے، عالم اسلام کے وسائل مسلمانوں کی کوئی حفاظت نہیں کر سکتے کہ وسائل وہ ہی کامیاب ہوتے ہیں، جن کے پیچھے ان کو استعمال کرنے والے ہاتھ حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی طرح مضبوط ہوں۔ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ بالخصوص شام کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے اور جلد اُن کے لیے عافیت کے راستے پیدا فرمائے۔

خیالات کا ماہنامچہ

ذہن میں گزرنے والے چند خیالات: مارچ ۲۰۱۸ء

معین الدین شامی

اللہ تبارک و تعالیٰ کا نہایت شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا اور پھر عبادتِ جہاد کرنے والے اپنے اولیاء کا ساتھی بنایا۔ اللہ کا نہایت احسان ہے کہ اس نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا شرف بخشا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے راستے کا سالک بنایا۔ پس ہم اللہ سے اس کے حبیب کے طریقے کے مطابق عافیت کا سوال کرتے ہیں اور مانگتے ہیں کہ ہمیں موت نہ آئے سوائے شہادت فی سبیل اللہ کی صورت، کہ اس کے بغیر یہ زندگی، یہ مشکلیں سب عبث ہوں گی، آمین یاربّ العالمین۔

جہادِ فی سبیل اللہ ہمارا مقصدِ ہستی!

بقولِ شاعرِ جہاد، شہیدِ راہِ خدا، مقصود احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ... ''جہادِ فی سبیل اللہ ہمارا مقصدِ ہستی!''

پس جن کو ربّ نے اس راہ کی چاشنی اور معرفت عطا کر دی وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ ہر راہیِ جہاد کے لیے، جہاد فی سبیل اللہ مقصدِ ہستی ہی کی مانند ہوتا ہے۔ اس راہِ جہاد سے ان کا چھٹنا یا اس راہ کا ان سے چھوٹنا ان کے لیے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے موت۔ اسی لیے تو یہ دیوانے گولیاں، پارچے، آگ، ڈرل مشینوں کے سوراخ، کھانے میں پسا شیشہ... اور اس سب سے بڑھ کر اپنی ماؤں، باپوں، بھائیوں، بہنوں، بیویوں، سہاگوں اور اولادوں تک کے اس راہ میں قتل ہو جانے یا پابندِ سلاسل ہو جانے پر اس راہ کو ترک نہیں کرتے۔ اس راہ کی چاشنی میں مظلوموں کو ظلم سے نجات دلا کر عدل و انصاف کی ٹھنڈی چھاؤں میں لانا شامل ہے۔ اسی طرح اس کی مٹھاس ظالموں، اللہ کے کافروں کے سروں اور مونہوں پر تلواریں مارنا ہے جیسے بدر واحد میں اور پینٹا گون و جی ایچ کیو میں کیا گیا۔

بقولِ علماء جہادِ فی سبیل اللہ کی ایک نہایت اعلیٰ صورت یہ بھی ہے کہ اللہ کے دشمنوں کو غصہ دلایا جائے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

وَلَا يَطَـــُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ (التوبۃ: ۱۲۰)

''...یا وہ کوئی ایسا قدم اٹھاتے ہیں جو کافروں کو غصے میں ڈالے...''

اس کی تفسیر و تشریح تو علمائے کرام نے فرمائی ہے۔ بس راقم کو تجربے و مشاہدے سے جن جن اقدام سے معلوم ہوا کہ کفار کو غصہ آتا ہے تو وہ درج کرتا ہے۔

- اہلِ ایمان و جہاد کا وجودِ مسعود، خود کفار و منافقین اور ان کے مددگاروں کے لیے باعثِ غصہ ہے۔
- مجاہدین کا ان کے خلاف منصوبہ بندی کرنا۔
- مجاہدین کا ان پر حملے کرنا۔
- مجاہدین کا ان کو گرفتار کرنا۔
- مجاہدین کا ان کے خلاف اور اہلِ حق کے حق میں بولنا۔
- مجاہدین کا ان کے خلاف اور اہلِ حق کے حق میں لکھنا۔
- مجاہدین کا کسی ایسے مقام پر ہونا جہاں یہ کفار و منافقین خدائی کے دعوے دار ہوں اور سمجھتے ہوں کہ ان کی 'ریاستی رِٹ' میں کوئی ان کی مرضی کے بغیر پر بھی نہیں مار سکتا۔
- مجاہدین کا محض نصرتِ الٰہی کے سبب ایسے مقامات سے بحفاظت نکل جانا جہاں سے چیونٹی بھی ان کی آہنی دیواروں کو پار کرنے کے لیے ان کی اجازت کی منتظر ہو۔

طریقے تو بہت سے ہیں۔ بس یہ چند اس لیے لکھے کہ اہلِ ایمان کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچے اور اہلِ کفر اور ان کے حواریوں کی جلن، کڑھن، غصے، غضب اور سینے کی آگ میں جہنم کا ایک چولہا اور جل جائے۔

بلا شبہ وہ اللہ پاک ہے جس نے قیامت سے پہلے ہی اہلِ ایمان کے دلوں کو مثلِ جنت اور اہلِ کفر و نفاق کے دلوں کو مثلِ جہنم بنا رکھا ہے۔ یا اللہ اس دل کی ٹھنڈک اور تیرے دشمنوں کے دل کی اس آگ پر ہم تیرے شکر گزار ہیں۔

طالبان کا 'اثر'

پاکستانی فوج دنیا کے ان 'اداروں' میں سے ہے جس کے بہت سے غیر اعلانیہ ترجمان ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان غیر اعلانیہ ترجمانوں کی تنخواہیں اعلانیہ ترجمان یعنی ڈی جے آئی ایس پی آر سے زیادہ ہے۔ امریکہ شاہ ہے، پاک فوج اس شاہ کی 'حضرتِ' شاہ سے بڑھ کر وفادار ہے اور ان کے آگے وفاداروں میں ایک معروف صحافی و اینکر[12] 'سلیم صافی' ہے۔ ماہِ رواں میں اس نے اپنے ایک کالم میں ایسا سادہ اور خیر خواہ بن کر طالبانِ عالی شان اور مجاہدینِ عالی قدر کو افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کا حصہ بننے اور ان سے مذاکرات کرنے کا مشورہ دیا ہے جیسے طالبان منہ کے بجائے ناک سے کھاتے ہوں۔ آنکھوں کے بجائے ان کی طرح معدے سے دیکھتے ہوں۔ ساتھ ہی سلیم صافی نے لکھا کہ ''طالبان افغانستان کے پچاس فی صد علاقے میں 'اثر' رکھتے ہیں (کنٹرول کا لفظ مناسب نہیں)''۔

سلیم صافی کی باتوں کے دو جواب ہیں:

---

[12] یہاں سیر حاصل بحث کی جاسکتی ہے کہ سلیم صافی، اہلِ صحافت ہی کی متعین کردہ 'گائیڈ لائنز'، اخلاقیات اور اصولوں کے مطابق بھی صحافی نہیں ہے۔ نیز اینکر کا ایک معنیٰ وہ آلہ بھی ہوتا ہے جس سے سمندری جہازوں اور کشتیوں کو پانیوں میں بھٹکنے سے روکنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ہر وقت زنگ آلود اور بوجہِ زنگ بدبودار رہتا ہے، اسے اردو میں 'لنگر' کہتے ہیں۔ ویسے یہ اینکر حضرات، معیاری اینکر یا لنگر بھی ثابت نہیں ہو رہے بلکہ الٹا کشتی کے پانیوں میں بھٹکنے ہی کا سبب ہیں۔ بس کھانے پینے کے لیے امریکی و فوجی لنگر کا حصہ ہیں!

1. طالبان کے محبّین نے انہیں عالی شان اور عالی قدر کہنا ہی اس لیے شروع کیا تھا اور ہے کہ وہ عالی شان ربّ کے بندے ہیں اور سب سے عالی قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نافذ کرنے والے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن رکھنے والے ہیں۔ پس ہم اللہ سے ان طالبان کے لیے خیر واستقامت علی الحق کی دعا کرتے ہیں۔ اس بات کو واضح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ عالی شان وعالی قدر کے القابات دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا کرنے میں ہیں، ورنہ جنھوں نے 'لا الہ الا اللہ' کو نافذ کرنے کا وعدہ کیا اور پھر مکر گئے ان جرنیلوں اور حکمرانوں کے لیے جو القاباتِ خلقِ خدا کی زبانوں پر ہیں انہیں اس محفل میں بیان بھی نہیں کیا جا سکتا۔
2. دوسری بات یہ کہ 'حضرتِ' شاہ امریکہ بہادر کو بھی تسلیم ہے کہ طالبان پچاس فیصد علاقے پر کنٹرول رکھتے ہیں، شاہ کے وفاداروں میں اشرف غنی و حامد کرزئی کو بھی یہ قبول ہے اور چند ماہ قبل خود سلیم صافی کے ٹی وی پروگرام 'جرگہ' میں سابق ڈی جی آئی ایس آئی جنرل احسان الحق خان بھی اس بات کا نہ صرف اقرار کر چکا ہے بلکہ سلیم صافی کو سمجھا بھی چکا ہے، پھر بھی وفاداروں کے وفادار 'شہزادہ' سلیم کو بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اصل میں سمجھ آ رہی ہے صرف بات یہ ہے کہ وہ اپنے کرتوتوں سے واقف ہے اور ان کرتوتوں کا انجام جانتا ہے اس لیے اپنے آپ کو اور اپنے جیسوں کو طفل تسلی دیتے ہوئے کہہ رہا ہے 'ہنوز دِلّی دور است!'۔

عدّت اور شادی

یوں تو عمران خان جو اقتدار ملنے کے بعد پاکستان کو 'اسلامی' فلاحی ریاست بنانے کا دعوے دار، 'ایاک نعبد و ایاک نستعین' سے تقریر کا آغاز کرنے والا ہے کی تیسری شادی اور وہ بھی یکم جنوری[13] کو رچانے کی خبر عمر چیمہ نے فاش کی۔ لیکن عمران خان کی تیسری شادی، جادو، انگوٹھیوں، وزارتِ عظمیٰ کے تعویذ، جادو گرنیاں، عملیات، سفلیات، پنکی، بنی گالا وغیرہ ہمارا موضوع نہیں۔ جس شخص نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اس نے ذلت ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا ہے اس فضیحت کو کیا نصیحت اور اس پر کیا تبصرہ۔

ہمارا موضوع ہے ۵ مارچ ۲۰۱۸ء کے روزنامہ جنگ میں چھپنے والی عمر چیمہ کی سٹوری پر ردِّ عمل میں اس سے اگلے روز کے اخبار کی شہ سرخیاں اور اور پھر اس سے اگلے روز کی خبریں۔ اس سٹوری میں عمر چیمہ نے دعویٰ کیا کہ عمران خان نے مسماۃ بشریٰ سے 'نکاح' عدت کے دوران ہی کر لیا تھا۔ عدت کا سوال اس لیے آیا کہ بشریٰ نامی عورت پہلے ایک شخص کے نکاح میں تھی جس کا نام ڈیش مانیکا ہے جس کے بقول اس کا گھر عمران خان کا 'مرشد خانہ[14] ہے۔ اس ڈیش مانیکا اور بشریٰ کے مابین طلاق ہوئی۔ اس طلاق کے بعد عدّت کے دوران ہی اپنے نظریات وعقائد اور مستقبل کی حکمرانی کی ہَوَس میں عمران خان نے دورانِ عدت بشریٰ سے شادی کر لی۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا یہ سٹوری ہمارے لیے اہم نہیں۔ ہمارے لیے جو اہم بات ہے وہ ہے اس سٹوری کا ردِّ عمل۔

۶ مارچ، ۲۰۱۸ء کے روزنامہ جنگ میں مختلف مکاتبِ فکر کے علما کی آرا (جو شریعتِ اسلامی کے فتاویٰ کی روشنی میں ہیں) چھپیں۔ ان آراء میں علمائے کرام نے فرمایا کہ دورانِ عدت نکاح باطل ہے اور مرد وعورت کے مابین تعلق زنا ہے۔

۷ مارچ، ۲۰۱۸ء کے روزنامہ جنگ میں قانونی ماہرین کی آرا چھپیں۔ سرخی اور اس کے مندرجات ملاحظہ ہوں:

عدت کے دوران نکاح غیر قانونی نہیں، بے قاعدہ ضرور ہے، ماہرین

عدت پر عائلی قوانین خاموش، مدت ختم ہونے پر نکاح از خود ریگولر ہو جائے گا، ناصرہ اقبال، آفتاب باجوہ، راجہ عبدالرحمان

لاہور (خبر نگار خصوصی) ماہرینِ قانون کا کہنا ہے کہ مسلم فیملی لاز میں عدت کے دوران نکاح کو جرم قرار نہیں دیا گیا اور نہ ہی اسے غیر قانونی قرار دے کر اس کے لیے کوئی سزا مقرر ہے تاہم اسے بے قاعدہ یا بے ضابطہ کہا جا سکتا ہے، لاہور ہائی کورٹ کی سابقہ جج ناصرہ جاوید اقبال نے کہا کہ علما کا اپنا مؤقف ہے تاہم عدت کے دوران نکاح حرام نہیں ہے بلکہ یہ بے قاعدہ اور ایسی صورت میں جب عدت کی مدت ختم ہو جائے گی تو یہ نکاح از خود ریگولر ہو جائے گا، عدت کی مدت کے دوران نہ صرف نکاح ہو سکتا ہے بلکہ حدود و قیود کے ساتھ رخصتی بھی ہو سکتی ہے تاہم ہم ایسے نکاح یا شادی کو حرام نہیں قرار دے سکتے۔

آیئے ذرا غور کریں کہ یہ سب خبریں اور ان پر یہ ردِ عمل کہاں آ رہا ہے؟ یہ سب ایک ایسے ملک میں ہو رہا ہے جو قانوناً 'اسلامی' ہے۔ جس میں قراردادِ مقاصد سی 'مقدس' دستاویز قانون کا حصہ ہے، جس کی منظوری کے بعد ریاست نے کلمہ پڑھ لیا اور مسماۃ ریاست صاحبہ مسلمان ہو گئیں۔ جس کا آئین 'اسلامی' ہے۔

یہ کیسا اسلامی آئین ہے جو اللہ کے حرام کردہ کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ حرام نہیں۔ یہ کیسے ماہرینِ قانون ہیں جو کہتے ہیں کہ علماء کا اپنا مؤقف ہے؟

یہاں ہر ہر اسلام پسند کے لیے سوال ہے جو اسے اسلامی سمجھتا ہے؟ یہاں ہر ہر قانون ساز اسمبلی کے 'مسلمان سیاست دان' رکن سے سوال ہے جو سمجھتا ہے کہ یہاں قرآن و سنت 'سپریم لاء' ہے۔ یہاں ہر قابلِ احترام مفتی صاحب اور عالمِ دین و فقیہ سے سوال ہے جو اس آئین، پارلیمان، جمہوریت وغیرہ کو اسلامی سمجھتے یا قرار دیتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ

---

[13] عمران خان اور اس کی مبینہ بیوی بشریٰ کا ماننا ہے کہ سال کے پہلے دن کی شادی کا نتیجہ عمران کے وزیرِ اعظم بننے کی صورت میں ظاہر ہو گا، ان کے سفلی علوم نے انہیں یہی بتایا ہے۔

[14] مرغی خانہ تو پہلے سنا تھا یہ مرشد خانہ نجانے کیا ہے؟

صبح و شام ہمارے سامنے پیش آتے واقعات، تھانوں، کچہریوں میں دائر ہوتے مقدمات اور روزانہ کے اخبار و خبریں اس ملک کے اسلامی، مدینۂ ثانی، اسلام کا قلعہ، اس آئین کے اسلامی اور قرآن و سنت کے تابع ہونے پر سوالات کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔
واضح رہے کہ ہم ان تین خبروں پر کوئی بھی تبصرہ نہیں کر رہے، یہ خبریں خود اپنی ذات میں اس نظام و قانون اور اس کے محافظوں اور اس کو نافذ کرنے کے لیے کوشاں افراد کی حقیقت کو واضح کر رہی ہیں۔ بس دیکھنے والی آنکھ اور سمجھنے والا دل اور تمیز کرنے والی عقل درکار ہے۔

سینٹ الیکشن ۲۰۱۸ء

سینٹ الیکشن ۲۰۱۸ء کے نام پر جو گھوڑوں، گدھوں، خچروں اور اس قسم کے اور جانوروں جن میں سے ایک معروف جانور کی دم نہیں ہے[15] کا جو کاروبار جسے عرفِ عام میں 'ہارس ٹریڈنگ' کہتے ہیں پر جو کچھ ہوا ہے وہ سب ہی کے سامنے ہے۔ معاصر اخبارات و جرائد اور ٹی وی، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر نشر ہونے والے تجزیوں اور خبروں میں اس جمہوری نظام کا خوب پردہ چاک ہوا ہے جو سب کا نمائندہ ہے اور سب کی حکومت کا دعوے دار ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اس سب ہڑبونگ، جوے اور خرید و فروخت کے بعد اقبال رحمہ اللہ کا یہ مصرعہ صرف اور صرف مغربی جمہوریت کے لیے موزوں رہ گیا ہے کہ 'چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر'، کہ مشرقی جمہوریت کا تو چہرہ بھی بدرنگ اور بدنما ہے۔

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی فراست

خلیفۂ ثانی، امیر المؤمنین، ہمارے سردار، حضرتِ فاروقِ اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی فراست و بصیرت کا ایک عجیب واقعہ چند روز پہلے نظر سے گزرا۔
قریباً ایک ماہ پہلے ذرا فرصت سے اولاً ڈاکٹر سربلند زبیر خان شہید رحمہ اللہ کی تاریخ پر نہایت عمدہ کتاب "عصرِ حاضر میں جہاد کی فکری بنیادیں"[16] پڑھنے کا موقعہ ملا۔ یہ کتاب پڑھ کر بہت سے مفہومات اور محسوسات میں اضافہ ہوا جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ یورپی ڈاکوؤں نے ہمیں کیسے لوٹا؟ اور اس لوٹ کھسوٹ میں 'نہرِ سوئز' نے کتنا کلیدی کردار ادا کیا کہ اس سے پہلے یورپیوں کو دنیا کے نیچے سے گھوم کر، جنوبی افریقہ کے پاس سے ہو کر، چھ آٹھ گنا لمبا بحری سفر کر کے عرب و ہندوستان آنا پڑتا تھا۔ یہ کتاب پڑھنے کے چند روز بعد، سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت پر ایک کتاب پڑھنے کا موقعہ ملا۔ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے حسنِ انتظام کے واقعات میں درج تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کی آسانی کے لیے والیٔ مصر حضرتِ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ذریعے مصر میں دریائے نیل کو بحرِ قلزم سے ملانے کے لیے ساڑھے ایک سو چوّن (۱۵۴.۵) کلومیٹر کی طویل نہر صرف چھ ماہ کی مدتِ قلیل میں (آج سے چودہ صدیوں قبل بنا ٹیکنالوجی کے) کھدوائی جس میں بحری جہاز بھی تیرتے تھے اور اس کے نتیجے میں مصر سے جدہ کے ساحل پر بہت کم وقت میں سامان و غلہ وغیرہ پہنچ جاتا تھا۔ اس نہر کو نہرِ امیر المؤمنین کہتے تھے۔
اس نہر کے بعد حضرتِ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ایک اور نہر کھودی جائے جو بحرِ روم اور بحرِ قلزم کو ملا دے (یعنی نہرِ سوئز جو بعد میں بنی وہ تب ہی بن جاتی) اور اس کے لیے ایک جگہ کا بھی انتخاب کیا جہاں دونوں سمندروں کے درمیان خشکی کا فاصلہ صرف ایک سو بارہ اعشاریہ سات (۱۱۲.۷) کلومیٹر رہ جاتا تھا۔ لیکن جب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو اس ارادے کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے نارضامندی کا اظہار فرمایا (اس منصوبے کو روک دینے کا حکم دیا) اور حضرتِ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا:
"اگر ایسا ہوا تو **یونانی جہازوں میں آکر حاجیوں کو اڑا لے جائیں گے**۔"[17]
حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے اس حکیمہ قول میں کتنی حکمت و فراست اور بصیرت پنہاں ہے۔ جیسا کہ عرض کیا کہ تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مسلمانوں کے مال و دولت کی ساری لوٹ کھسوٹ میں کلیدی کردار نہرِ سوئز کے راستے کا رہا جو یورپیوں نے اسی مقصد کے لیے بنایا اور اب اس سے معاشی و عسکری دونوں ہی فائدے بلکہ دو تہائی سے زیادہ دنیا اسی نہرِ سوئز کے راستے کے سبب یورپ و امریکہ کے زیرِ دست ہے۔ اگر یہ نہرِ سوئز چودہ صدیوں پہلے بن گئی ہوتی تو جو خرابہ مسلمانوں (یا حضرتِ عمر رضی اللہ کے کنایے میں 'حاجیوں') کا یورپیوں (اس کنایے میں 'یونانیوں'[18]) کے ہاتھوں بارہ تیرہ صدیوں بعد ہوا وہ اسباب کی دنیا میں بہت پہلے ہو چکا ہوتا۔
یہ ایک لطیف سا خیال آیا سو خیالات کے ماہنامچے میں اس کو درج کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پھر سے خلافتِ راشدہ کی بہاریں دکھلائے، جس کا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی 'ثم تكون خلافة على منهاج النبوة' کے الفاظ میں وعدہ ہے، آمین یا ربّ العالمین۔

و آخر دعوانا أن الحمدلله ربّ العالمین۔

☆☆☆☆☆

---

[15] یہاں ہمارا مقصود ہرگز بھی انسانوں پر تنقید یا ان کا تمسخر نہیں۔ بلکہ انسانوں کے نام پر جانوروں سے بدتر لوگوں کی حرکتوں کی طرف اشارہ ہے۔ ورنہ انسان اشرف الخلائق ہے، لیکن اشرف تب ہو گا جب اشرف بنانے والے کے حکم کے مطابق زندگی گزارے گا نہ کہ ان نام نہاد 'انسانوں' کی طرح جنہیں اشرف بنانے والے نے کہا: 'اولٰئك كالانعام بل هم اضل سبيلا' یہ چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راستہ بھٹکے ہوئے (یعنی اشرف الخلائق بنانے والے کا کفر کرنے کی وجہ سے)۔

[16] مطبوعۂ ادارۂ حطّین

[17] بحوالہ تقویم البلدان

[18] یونانی ہی اس وقت سمندر کے پار یورپی علاقوں کے مختارِ کل تھے۔ بعد میں سلطنتِ یونان ختم ہوئی اور قدیم و جدید تہذیبوں کا اکٹھ ہو کر نئی یورپی صف بندیاں ہوئیں۔

اٹھیے! کہ پہلے ہی بہت دیر ہو چکی!!!

صہیب احسن

غیرت مند قبائل کی دین دوستی اور اسلام کے لیے دی گئی قربانیاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ انگریز کو ناکوں چنے چبواتے فقیر اپی رحمہ اللہ اور ملا پاوندہ رحمہ اللہ سے لے کر افغان جہاد میں دادِ شجاعت دیتے قبائلی نوجوانوں تک، دین پر ثابت قدمی کی ہزاروں زندہ مثالیں موجود ہیں۔ اپنے گھروں کے دروازے مہاجرین کے لیے کھولنے والے کشادہ قلب قبائلی انصار کی داستانیں ایسی ایمان افروز ہیں، کہ مادی ترقی کی کثافتوں میں لتھڑے اذہان کے لیے یقین کرنا ہی مشکل ہے۔ دو کمروں پر مشتمل گھر میں سے بڑا کمرہ مجاہدین کے لیے وقف کر دینا۔ اپنے گھروں کو جیٹ و ڈرون طیاروں سے تباہ کروا کر پھر نو تعمیر شدہ گھر میں کسی لیت و لعل کے بغیر خوش دلی سے مجاہدین کو پناہ دینا، مجاہدین و مہاجرین کی خدمت ایسے کرنا کہ انصارِ مدینہ کی یاد تازہ ہو جائے، اور دوسری ایسی بیسیوں مثالیں ہیں جو آج کے مکر سے پُر دور میں دورِ صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی یاد دلاتی ہیں۔

قبائل کی مبارک زمین ہی تھی جو امریکی غاصب و جارح افواج کے حملے کے بعد اہلِ ایمان کے لیے جائے سکون ٹھہری۔ سخت مشققتوں کے بعد مہاجرین و مجاہدین کے لیے قبائل کی سرزمین پر قدم رکھنا، گرمی کے تھپیڑوں میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح تھا۔ یہیں انہیں سنبھلنے اور پھر ایک "سپر پاور" کو رب تعالیٰ کے حکم سے خاک میں ملانے کا موقع میسر آیا۔ لیکن جہاں اہلِ ایمان اور عالمی کفر کے درمیان ایک عظیم معرکہ بپا ہو رہا تھا، وہیں قریب ہی میر جعفروں و میر صادقوں کی تاریخ بھی دہرائی جا رہی تھی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ فون کال پر ڈھیر ہونے کا تاثر ہی غلط ہے۔ انگریز کی تیار کردہ یہ افواج تو ڈیڑھ سو سال سے اسی کے مفادات کا تحفظ کرتی چلی آ رہی تھیں۔ اور ایک بار پھر اپنی تاریخ کو دہرانے میں تن، من وارنے کو تیار تھیں۔ امریکی ایما پر شاہ سے زیادہ شاہ کے وفاداروں نے ملک بھر میں اسلام پسند افراد کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا۔ امارت کے سفیر کو تمام سفارتی آداب بالائے طاق رکھتے ہوئے امریکیوں کے حوالے کیا۔ ہزاروں مجاہدین کو ڈالروں کے عوض بیچا۔

ایسے میں ایمان کی سرزمین قبائل ان کے شیطانی عزائم سے کیونکر اوجھل رہ سکتی تھی۔ امریکی ایما پر ۲۰۰۲ء میں ہی "بارڈر کے اُس پار تم، اِس پار ہم" کے اصول کے تحت محدود آپریشنز کیے گئے۔ چن چن کر مجاہدین کو شہید و اسیر بنایا گیا۔ لیکن پاک خون کی چاٹ ایسی لگی کہ پھر کوئی واپسی نا ہوئی۔ مجاہدین کے خلاف آپریشنوں کے نام پر پچھلے ۱۷ سال میں لاکھوں قبائلی مسلمانوں کے گھر اجاڑ دیئے۔ ہزاروں بے گناہ نوجوانوں کو لاپتہ کر دیا۔ کھاتے پیتے عزت دار گھرانوں کو سڑک پر لا بٹھایا۔ اپنے گھروں سے بے دخل کیے گئے ان لاکھوں افراد پر دوسرے صوبوں کے دروازے تک بند کر دیئے گئے۔ تلاشی کے نام پر عزت نفس کو چیک پوسٹوں پر بری طرح مجروح کیا جاتا رہا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ کبھی چند گھنٹوں کے الٹی میٹم پر، اور کبھی اس کے بغیر ہی علاقے خالی کرنے کا 'حکم شاہی' جاری ہوتا رہا، اور پھر ایف سولہ کی بم باریوں کے نیچے خواتین و معصوم بچے کسی جائے پناہ کی تلاش میں دربدر خوار ہوتے رہے۔

اسی پر بس نہیں کیا بلکہ عام قبائلی نوجوانوں کو کال کوٹھریوں سے نکال کر کبھی جعلی مقابلوں میں شہید کیا جا رہا ہے اور کبھی ہیلی کاپٹروں سے پھینک کر ان کو کلمہ لا الہ الا اللہ کے اقرار کی سزا دی جا رہی ہے۔ ایسے میں ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھنا ایک قدرتی امر تھا جو آج نہیں تو کل بلند ہونا ہی تھی۔ منظور پشتین کی سربراہی میں پشتون تحفظ موومنٹ کے نام سے قبائل، دیر، سوات اور خصوصاً کراچی میں راؤ انوار اور اس کے آقاؤں کے ہاتھوں شہید ہونے والے بے گناہ پشتون مسلمانوں کے حق میں ایک آواز بلند کی گئی ہے۔ جسے بہت سے حلقوں کی جانب سے پذیرائی بھی مل رہی ہے۔ مجاہدین بھی اس ظلم و جبر کے اس سلسلے کے خاتمے کے لیے پیش کیے گئے مطالبات کی حمایت کرتے ہیں۔ اور اپنے غیور پشتون بھائیوں کے شانہ بشانہ اس ظلم کے خلاف کھڑے ہیں۔

لیکن یہیں ساتھ ہی ساتھ اپنے غیرتِ ایمانی سے لبریز پشتون و قبائلی بھائیوں کو دین دشمن، سیکولر و ملحد لابی کے مکروہ عزائم سے بھی خبردار کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں جو اس تحریک کی آڑ لے کر آپ کو ایمان کی متاعِ انمول سے محروم کر کے پشتون قوم کو لادینیت و الحاد کی جانب دھکیلنا چاہتے ہیں۔ پشتون بھائیوں پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اس تحریک کو ایسی ہر لابی کے مکروہ سائے سے بھی بچا کر رکھیں۔ عزت و رفعت دین ہی سے ہے۔ متحد رہتے ہوئے اپنے دین پر ثابت قدمی کے ساتھ مطالبات کی کامیابی تک جدوجہد جاری رکھیے، اور ساتھ ہی دین دشمنوں کو بھی خبردار کر دیجیے کہ تمہارے لیے نقب زنی کو کوئی جگہ میسر نہیں۔

یہاں پاکستان میں موجود مذہبی سیاسی جماعتیں بھی جواب دہ ہیں۔ ایک ایسی غیرت مند قوم جس نے پہلے روس اور پھر امریکہ جیسے کیمونسٹ و صلیبی کافروں کے سامنے تہی دامنی کے باوجود ایمانی جرات کی اَن مٹ داستانیں رقم کیں اور خود قربان ہو کر آپ کے دین و ملت کو محفوظ کرنے کی سعی کی، جب ان پر صلیبی کافر کے فرنٹ لائن اتحادی ظلم و جبر کے

پہاڑ توڑ رہے تھے، تو آپ چپکے کیوں بیٹھے رہے؟ کیوں نا آپ اس ظلم کے خلاف اپنے ان بھائیوں کے مددگار بنے۔ کیوں انہیں ظلم کی بھینٹ چڑھتا دیکھ کر بھی آپ کے لب خاموش اور بازو بے حرکت رہے۔ جان کے خوف سے فتاویٰ پر دستخط سنتِ خبیب رضی اللہ عنہ تو نہیں! اسلاف کی سنت تو کوڑے کھا کر بھی حق بات کہنے اور حق پرستوں کے پشتی بان بن جانے کی تھی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جنازہ زندان سے نکلنا اس کی مثال ہے۔ پس ابھی بھی وقت ہے جاگ جائیے۔ آپ کے مقابل سیکولر لابی اپنے تمام وسائل شیطان کی راہ میں صرف کر رہی ہے۔ ظلم کے خلاف اٹھی اس تحریک کو بھی ہائی جیک کرنے کی پوری کوشش میں ہے۔

تمام دینی جماعتوں پر لازم ہے کہ اپنے پشتون بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں، کہ اِن سے بڑھ کر کون اُن کا قرض دار ہو گا جنہوں نے اپنی بستیاں، بازار، مساجد و مدارس تباہ کروا کر ان کے دین و ملت کو تحفظ فراہم کیا، آج ان کے لیے بھی ویسا ہی مددگار بازو بن جائیں۔ اٹھیے! کہ پہلے ہی بہت دیر ہو چکی!!!

بقیہ: ایمان اور کفر... قرآن و سنت کی روشنی میں

بلکہ اس کا اپنے انکار میں معاند ہونا قطعی طور پر معلوم ہو جائے گا، بجز اس کے کہ وہ نیا نیا مسلمان ہوا ہو اور یہ بات اس کے نزدیک ابھی حدِ تواتر کو نہ پہنچی ہو۔ اور اسی طرح جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھے، حالانکہ قرآن مجید میں ان کی براءت نازل ہو چکی تو وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ یہ اور اس جیسی باتیں بغیر تکذیب اور انکار کے ممکن نہیں، اور تواتر کا کوئی انسان زبان سے خواہ انکار کر دے مگر یہ ناممکن ہے کہ اس کا قلب اس سے ناآشنا ہو۔ ہاں! البتہ اگر کسی ایسے امر کا انکار کرے جو خبرِ واحد سے ثابت ہے تو اس سے کفر لازم نہ آئے گا۔ اور اگر کسی ایسی چیز کا انکار کرے جو کہ اجماع سے ثابت ہے تو اس میں ذرا تامل کی ضرورت ہے، کیونکہ اجماع کا حجت ہونا مختلف فیہ ہے، تو اس کا حکم فروع کا ہو گا۔ اور اصول ثلاثہ کے متعلق یہ ہے کہ جو فی نفسہٖ تاویل کو محتمل نہیں اور اس کی نقل تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور اس کے خلاف کسی دلیل کے قائم ہونے کا تصور نہیں ہو سکتا۔ سو اس کی مخالفت کرنا تو تکذیب ہے، اور اس کی مثال وہی ہے جو ذکر ہو چکی ہے یعنی حشر و نشر اور جنت و دوزخ اور حق تعالیٰ کے علم کا تمام امور کی تفصیلات پر محیط ہونا، اور جو اس میں سے ایسے ہیں کہ ان میں احتمال کی راہ ہے، اگرچہ مجازِ بعید ہی کے طریق پر ہو، تو اس میں دلیل کی طرف دیکھا جائے گا، پس اگر دلیل قطعی ہو تب تو اس کا قائل ہونا واجب ہے۔ لیکن اگر اس کے ظاہر کرنے میں عوام کا ضرر ہو بوجہ ان کے قصورِ فہم کے، تب تو اس کا ظاہر کرنا بدعت ہے، اور اگر دلیلِ قطعی نہ ہو جیسے معتزلہ کا رؤیت باری تعالیٰ سے انکار کرنا۔ پس یہ بدعت ہے اور کفر نہیں ہے، اور وہ چیز جس کا ضرر ظاہر ہو تو وہ مقامِ اجتہاد میں واقع ہو جائے گی۔ پس ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے تکفیر کی بھی جاوے اور ممکن ہے کہ تکفیر نہ بھی کی جائے۔

(پھر آگے چل کر فرمایا ہے) اور یہ مناسب نہیں کہ تم یہ خیال کر لو کہ تکفیر اور عدمِ تکفیر کے لیے ضروری ہے کہ ہر جگہ یقینی طور پر معلوم ہو جائے، بلکہ بات یہ ہے کہ تکفیر ایک حکمِ شرعی ہے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ اس سے اباحتِ مال اور خون کا ہدر ہونا یا خلود فی النار کا حکم لازم آتا ہے۔ سو اس کا منشا بھی دوسرے احکام شرعیہ کے منشا کی طرح ہے کہ کبھی تو یقین کے ساتھ معلوم ہوتا ہے، اور کبھی ظنِ غالب کے ساتھ اور کبھی تردد کے ساتھ، اور جب تردد ہو تو تکفیر میں توقف کرنا بہتر ہے، اور تکفیر میں جلدی کرنا ان ہی طبیعتوں پر غالب ہوتا ہے جن پر جہل کا غلبہ ہے۔

اور ایک اور قاعدہ پر بھی تنبیہ کر دینا ضروری ہے، وہ یہ کہ مخالف کبھی کسی نصِ متواتر کی مخالفت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ مؤوّل ہے۔ لیکن اس کی تاویل ایسی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی زبان میں نہ قریب نہ بعید، تو یہ کفر ہے اور ایسا شخص مکذب ہے اگرچہ وہ یہ سمجھتا رہے کہ وہ مؤوّل ہے"۔

آخر میں کچھ اور اسی قسم کی تاویلاتِ باطلہ کا بیان کر کے لکھا:

فامثال هذا المقالات تكذيبات عبر عنها بالتأويلات

"پس اس جیسی باتیں تکذیبات ہیں جن کا نام تاویلات رکھ لیا گیا ہے"۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مفصل تحریر سے واضح ہو گیا کہ قرآن و حدیث میں ایسی تاویلاتِ باطلہ کرنا جو ان کے اجماعی مفہوم کو بدل دیں اور امت کے اجماعی عقائد کے خلاف کوئی نیا مفہوم ان سے پیدا ہو جائے، ایسی تاویل بھی تکذیبِ رسول ہی کے حکم میں ہے، جس کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

درندوں کی حفاظت اور پروٹوکول...نظامِ پاکستان کا مکروہ چہرہ

اسامہ سعید

بالآخر ائیر پورٹ فوٹیج سے معاملہ واضح ہوا کہ راؤانوار کے سہولت کار کون ہیں، جبھی نقیب اللہ قتل کیس کی سماعت کے دوران چیف جسٹس (المعروف بابا رحمتے) نے ریمارکس دیے کہ اگر معلوم ہوا راؤانوار کا کوئی سہولت کار ہے تو سخت کارروائی ہوگی۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے پشتون تحفظ موومنٹ کا زور توڑنے کے لیے اسٹیبلشمنٹ نے راؤ کو عدالت میں پیش کروا دیا ہے اور راؤ کو مکمل یقین دہانی کروائی گئی ہے کہ اسے بچالیا جائے گا۔ آرمی چیف کا وزیرستان پہنچ کر نقیب اللہ کے والد سے ملاقات کرنا اور انصاف دلوانے کی یقین دہانی کروانا بھی اس جانب اشارہ ہے کہ راؤ کے سہولت کار راؤ کے معاملے میں پریشان ضرور ہیں کہ اگر کسی موقع پر راؤ نے ان لاشوں کے متعلق حقیقت اُگل دی جو وہ ایجنسیوں سے وصول کر تارہا تو پھر نمبرون کے دعوے دار کہاں منہ چھپا سکیں گے۔

بیرون ملک شائع ہونے والے ایک اردو روزنامے نے ذرا کھلے الفاظ میں شہہ سرخی لگائی کہ "جی ایچ کیو کے مہمان کی ڈرامائی گرفتاری"۔ سیاست دانوں کو اپنے دام میں پھنسانے، مرضی کی حکومت اور الائنسز کے لیے آئی ایس آئی کا خصوصی ونگ راؤ انوار، عزیر بلوچ جیسے لوگوں کو الیکشن ۲۰۱۸ء میں استعمال کرنے کا منصوبہ تیار رکھے ہوئے ہے۔

یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ راؤ کو یقین دہانی کروادی گئی ہے کہ اُس کے خلاف کیس نقیب اللہ تک محدود رکھا جائے گا اور بقیہ ۴۴۳ قتل کے مقدمات نہیں کھولے جائیں گے۔ یہ خبریں بھی گردش کر رہی ہیں کہ محسود قبیلے کے بااثر حاضر اور ریٹائرڈ سروس افراد کے تعاون سے دیت کے ذریعے معاملے کو نمٹا دیا جائے گا۔ ایک آپشن علاج کے نام پر راؤ کو بیرون ملک فرار کروانا بھی ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ نقیب اللہ قتل کو دو ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، قانون کے مطابق پولیس کو چودہ دن کے اندر تحقیقات مکمل کر کے حتمی چالان جمع کروانا ہوتا ہے اور اس معاملے میں تاخیر سے ملزمان کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسی تاخیر کی بنیاد پر کیس کمزور ہو جاتا ہے اور ملزم کی ضمانت پر رہائی آسان ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عین ممکن ہے کہ مقدمے کے دس دوسرے ملزمان ضمانت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ابھی تک چونکہ آلہ قتل بھی برآمد نہیں ہوا ہے لہٰذا یہ امر بھی کیس کو لازمی کمزور کرے گا۔

اخباری اطلاعات کے مطابق نقیب اللہ محسود قتل کیس میں نامزد سابق ایس ایس پی ملیر کو سپریم کورٹ سے گرفتار کرنے کے بعد بکتر بند گاڑی میں اسلام آباد پولیس کے سخت سیکورٹی حصار میں ڈپلومیٹک انکلیو پہنچایا گیا۔ یہ بھی خبریں ہیں گرفتاری محض خانہ پری تھی اسے دراصل اسلام آباد ایک گھر میں ہی نظر بند کیا گیا ہے۔ راؤ انوار کو بکتر بند گاڑی میں عدالت کے عقبی دروازے سے لے جایا گیا۔ وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ سپریم کورٹ آمد، گاڑی کو بھی اندر آنے کی اجازت دی گئی اور احاطہ عدالت میں داخلے کے لیے ججز کا مخصوص دروازہ استعمال کرنے کی اجازت دی گئی۔ سماعت سے قبل ہی ایسی نوازشات اور خصوصی تعامل یہ ظاہر کر رہا ہے کہ عدالتوں اور راؤ کے سہولت کاروں کے مابین بیک چینل معاملات طے ہو رہے ہیں یا ہو چکے ہیں۔ ''نورا کشتی'' کی اصطلاح تو سمجھ میں آتی ہے لیکن بابا رحمتے کا لقب پانے والی عدالتوں کے ججوں کا اس طرح عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے متعلق کوئی نئی اصطلاح وضع کی جائے یا لغت میں ڈھونڈی جائے۔

آئی جی سندھ اے ڈی خواجہ نے کہا کہ جب تک راؤ انوار پر الزامات ثابت نہیں ہوتے وہ مجرم نہیں ہے اور جیسے سیکورٹی کی ضرورت محسوس کریں گے ویسا ہی انتظام کریں گے۔

سابق ایس ایس پی ملیر راؤ انوار سپریم کورٹ میں پیش ہوا تو بابے رحمتے نے راؤ انوار سے مکالمہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ تو بہت دلیر تھے، اب بھاگتے پھر رہے ہیں، ہمیں خط لکھتے رہے ہیں، پیش کیوں نہیں ہوئے۔ راؤ انوار نے عدالت میں بیان ریکارڈ کراتے ہوئے کہا کہ میری زندگی کو خطرات تھے، عدالت کے سامنے خود کو سرنڈر کرتا ہوں۔ اس پر بابے رحمتے نے ریمارکس دیے کہ سرنڈر کر کے عدالت پر احسان نہیں کیا۔ راؤ انوار کے وکیل نے پرانی جے آئی ٹی پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے استدعا کہ آئی ایس آئی، آئی بی کو بھی جے آئی ٹی میں شامل کیا جائے۔ چیف جسٹس نے ریمارکس دیے کہ ''قتل کے مقدمے میں ایجنسیوں کا کیا کام؟ ہم خود دیکھ لیں گے، آپس میں مشورہ کر کے آتے ہیں، یہ نہ سمجھئے گا ہم کسی سے پوچھنے جا رہے ہیں، عدالت مکمل طور پر آزاد ہے، ہمیں کسی سے مشورے کی ضرورت نہیں''۔ سپریم کورٹ کے حکم پر راؤ انوار کی حفاظتی ضمانت منسوخ کرتے ہوئے نقیب اللہ قتل کیس میں ۵ رکنی جے آئی ٹی تشکیل دے دی گئی۔ نئی جے آئی ٹی کا سربراہ ایڈیشنل آئی جی سندھ آفتاب احمد پٹھان ہوگا جب کہ سپریم کورٹ نے راؤ انوار کا نام ای سی ایل میں ڈالنے کا بھی حکم دے دیا ہے۔ چیف جسٹس نے راؤ انوار کے بینک اکاؤنٹس کھولنے کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ ''بینک اکاؤنٹس کھول دیں تاکہ راؤ انوار کے بچوں کی روزی روٹی چل سکے، جو تنخواہ جاتی تھی وہ بھی ملنی چاہیے''۔

یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ انصاف فراہم کرنے کے دعوے دار حضرات روزانہ کی بنیاد پر چھپنے والی خبروں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے جو راؤ انوار کے غیر قانونی دھندوں کے متعلق شائع ہو رہی ہیں۔ جبھی تو راؤ انوار کے بچوں کی روزی روٹی کا سوچ کر راؤ کے منجمد اکاؤنٹس

کھولنے کے حکم صادر فرماتے ہیں۔ انہی عدالتوں میں ان ہزار ہا خاندانوں کے ضعیف افراد اپنے جوان بیٹوں کی گمشدگی کے متعلق فریاد کرتے کرتے تھک چکے۔ خواتین اپنے خاوندوں کی گمشدگی اور پھر ہزاروں روپے دے کر لاشیں وصول کرنے کی شکایات درج کروانے سے قاصر رہیں۔ ان ہزار ہا خاندانوں کے بچے جن کا واحد سہارا چہرے پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سجانے کے سبب قانون نافذ کرنے والے اداروں کا آسان ہدف ٹھہرے، مقابلے میں پار کیے گئے اور پار کرنے والوں نے ترقیاں حاصل کی۔ یہ عدالتیں ایک لمحے کو ان خاندانوں کی روزی روٹی کے متعلق بھی سوچ لیتیں تو آسمان نہیں گر جاتا۔ رہی بات راؤ کے بچوں کی روزی روٹی کی تو ایک نظر اس کے سائیڈ بزنس پر ڈال لیں جن میں سے کئی تاحال کسی تعطل کا شکار نہیں ہوئے ہیں۔

راؤ نے اپنے (خاکی) سہولت کاروں کے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے ضلع ویسٹ کی حدود میں آنے والے معمار تھانے کو اپنے ضلع میں شامل کروایا حالانکہ یہ کام کسی الیکشن میں انتخابی حلقہ بندیوں کے ردوبدل سے کم نہیں لیکن جب سر پر ہاتھ نمبر ون ایجنسی کا ہو تو ''قانونی او غیر قانونی'' کوئی مسئلہ نہیں۔ معمار تھانے کی اپنے ضلع میں شامل کروانے کی بنیادی وجہ اس تھانے کی حدود میں آنے والے بیس سے زائد فارم ہاؤس ہیں جہاں ہونے والی ڈانس پارٹیوں اور شراب کی فروخت کے سبب کروڑوں روپے کی رشوت وصول کی جاتی ہے۔

رپورٹ کے مطابق راؤ انوار ڈسٹرکٹ ملیر کے سترہ تھانوں اور چونتیس سے زائد چوکیوں سے غیر قانونی کام چلوانے کے عوض چار کروڑ سے زائد ماہانہ بھتہ وصول کرتا تھا۔ ان میں ایرانی ڈیزل کی فروخت، اغواء برائے تاوان، منشیات فروشی، جوئے کے اڈے سے لے کر زمینوں کے قبضے جیسے دھندے شامل تھے۔ سپر ہائی وے اور گڈاپ میں واقع ایک درجن سے زائد گوٹھ سکیموں کی کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری زمینوں پر غیر قانونی قبضے کروائے جاتے رہے۔ ملیر ضلع میں بھتے کی وصولی کا کام راؤ نے عامر اور منظور جوکھیو کے ذمے لگایا تھا۔ اس کے علاوہ احسن آباد چوکی سے ہفتہ وار سترہ لاکھ، ایوب گوٹھ چوکی سے ہفتہ وار اٹھارہ لاکھ اور نیو سبزی منڈی سے بیس لاکھ روپے بھتہ وصول ہوتا تھا۔

غیر قانونی بس اڈوں سے بھتہ کی شکل میں حاصل ہونے والی رقم بھی ماہانہ ایک کروڑ روپے تک بنتی ہے۔ صرف مذکورہ بالا دھندے ہی راؤ کی کمائی کا ذریعہ نہیں تھے بلکہ جعلی مقابلوں میں ٹھکانے لگائے جانے والے اسلام پسندوں کے اہل خانہ جب لاشیں وصول کرنے کے لیے جاتے تو انہیں بھی نہیں بخشا جاتا۔ ورثا جب کسی لاش کی شناخت کرتے تو سرد خانے والے ہدایات کے مطابق متعلقہ تھانے سے سرٹیفکیٹ لانے کو کہتے۔ جب لواحقین تھانے جاتے تو پولیس افسران لواحقین سے تفتیش کرتے اور ڈی این اے ٹیسٹ کا کہتے۔ ان حیلے بہانوں سے لاش دیتے وقت بھی لواحقین سے اچھی خاصی رقم اینٹھ لی جاتی۔ پختون قومی جرگہ میں آئی ایک خاتون نے بتایا:

> ''اس کے دو بیٹوں کی میتیں لینے کے لیے اسے پچاس پچاس ہزار روپے دینے پڑے۔ ان کے دو بیٹوں حیدر علی اور شوکت علی کو راؤ انوار اور اس کی ٹیم نے ۲۱ مارچ ۲۰۱۵ء کو گرفتار کیا پھر ۲ مئی ۲۰۱۵ء کو شوکت علی کو جعلی مقابلے میں مارنے کا دعویٰ کیا گیا اور ۱۳ جون ۲۰۱۵ء کو حیدر علی کو بھی جعلی مقابلے میں شہید کر دیا گیا''۔

یہ بھی رپورٹس منظر عام پر آچکی ہیں کہ راؤ انوار اپنی کروڑوں کی آمدن ہنڈی کے ذریعے امریکہ بھجواتا رہا ہے جہاں اصغر علی جو ماضی میں سچل تھانے کا ایس ایچ او رہ چکا ہے، راؤ انوار کے کاروباری معاملات سنبھالتا ہے۔ امریکہ میں ہی راؤ انوار کے بچے زیر تعلیم ہیں اور یہ کاروبار مختلف رشتہ داروں کے نام پر قائم ہیں۔ بعض کاروباروں میں امان اللہ مروت اور شعیب شوٹر بھی حصے دار ہیں۔ اصغر 'امریکہ آنے سے قبل کراچی میں بھی راؤ کے تمام غیر قانونی ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدن کے حساب کتاب اور وصولی کا ذمہ دار تھا حتیٰ کہ جن شہریوں کو گرفتار کرنے کے بعد تاوان لے کر چھوڑا جاتا ان میں رقم کی وصولی کا ذمہ بھی اصغر کے پاس تھا۔ ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان دنوں راؤ انوار ایک ہوٹل قائم کرنے میں مصروف تھا جس کے لیے اس نے تمام رقم کراچی سے ہی بھجوائی تھی۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق اصغر نے بھی امریکہ جانے کے بعد کروڑوں کی جائیداد بنائی ہے جو اس کے اہل خانہ کے نام پر ہے۔ اصغر علی کو پاکستان واپس لانے کے لیے وفاق سے مدد طلب کی جارہی ہے جب کہ ساتھ ہی راؤ کے بھانجے راؤ تیمور کی بھی تلاش جاری ہے جو راؤ کے تمام غیر قانونی دھندوں کا ذمہ دار تھا۔ ایف آئی اے سندھ حکام کی تحقیقات کے مطابق بھی راؤ انوار کے دو اکاؤنٹس سے کروڑوں کی ٹرانزیکشن کا انکشاف ہوا ہے۔

راؤ انوار اور اس کی ٹیم کے ہاتھوں جعلی مقابلے میں اغوا ہونے والے درجنوں افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ جعلی مقابلوں میں مارے جانے والوں کے کیسز سامنے آنے کا سلسلہ بھی تاحال تھما نہیں ہے۔ ایک نہ ختم ہونے والی فہرست جس میں ہر روز کسی کا اضافہ ہوتا ہے۔ سہراب گوٹھ پر تیرہ روز تک جاری رہنے والے گرینڈ جرگہ میں لانڈھی مظفر ٹاؤن کے رہائشی محمد اظہر الدین نے اخباری نمائندے سے بات کرتے ہوئے کہا:

> ''ہمارے چچا امان اللہ محسود کو ۲۳ جون ۲۰۱۵ء کو اٹھایا گیا۔ شاہ لطیف ٹاؤن تھانے میں اس واقعے کے متعلق رپورٹ درج کروائی گئی لیکن ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے''۔

ایس ایس پی ملیرعدیل چانڈیو نے بھی اخباری نمائندے کوانٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں جرگہ والوں کی جانب سے ۲۰۱۳ءاور ۲۰۱۴ءمیں پولیس مقابلے میں مارے جانے والوں کی فہرست دی گئی ہے''۔ کورنگی بلال کالونی کے رہائشی خیر البشر نے بتایا:

''میرا استرہ سالہ بیٹا سلیم جو علاقے میں لکڑیوں کے ایک ٹال پر مستری کا کام کرتا تھا اسے اگست ۲۰۱۶ءمیں پولیس موبائل اٹھا کر لے گئی۔ اسے ہر جگہ ڈھونڈا گیا مگر کہیں سراغ نہ ملا۔ پھر ۱۴ماہ بعد یعنی ۷اکتوبر۲۰۱۷ء گلشن معمار تھانے کی حدود میں راؤ انوار نے چار افراد کو مقابلے میں مارنے کا دعوی کیا اور مرنے والوں کا تعلق کالعدم تنظیم سے جوڑ دیا۔ مرنے والوں میں سلیم بھی تھا۔ لاش وصول کرنے گئے تو سادہ وردی میں ملبوس اہل کاروں نے ہمیں ڈرایا دھمکایا اور زبان بند رکھنے کا کہا''۔

قاری اسحاق جو مدرسے میں شعبہ حفظ کے استاد تھے ۱۰نومبر ۲۰۱۶ءمدرسہ تعلیم القرآن ٹرسٹ بہاولپور سے کئی لوگوں کی موجودگی میں اٹھایا گیا تھا، کراچی میں اس سال جنوری کے وسط میں جعلی پولیس مقابلہ میں شہید کیا گیا۔ ورثا کے مطابق ان کا جسم تشدد زدہ تھا اور ان کے چہرے پر گولیاں ماری گئیں تھیں۔ قاری اسحاق کے ورثا کے مطابق وہ راؤ انوار کے خلاف بنائی جانے والی انویسٹی گیشن ٹیم کے سربراہ سے بھی ملے لیکن تاحال نظر نہیں آرہاہے کہ قاری اسحق کے قتل کا مقدمہ راؤ انوار کے خلاف قائم کیا جاسکے گا۔

کراچی سے اسلام آباد آنے والے ظفر محسود نے بتایا

''راؤ انوار کے لوگوں نے عبد اللہ محسود اور مجھے گھر سے اٹھایا۔ عبد اللہ کو تو دوسرے دن پولیس مقابلے میں ماردیا گیا جب کہ مجھے کئی دن گڈاپ تھانے میں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ بعد ازاں میرے گھر والوں کی کوششوں اور دولاکھ روپے کی ادائیگی کے بعد میری رہائی ممکن ہوسکی''۔

اسلام آباد دھرنے میں ایک شخص جان سردار نے اخباری نمائندے کو بتایا:

''اس کا جواں سال بیٹا ظہور خان باجوڑ ایجنسی میں سال ۲۰۰۸ءیعنی تقریباً ساڑھے نو سال پہلے کرفیو کے دوران اپنے گھر سے نکلا جس کے بعد کبھی واپس نہ آسکا۔ ہم نے پشاور ہائی کورٹ سے لے کر اسلام آباد تک ہر جگہ انصاف کے لیے درخواستیں دیں مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے''۔

ایک رپورٹ کے مطابق کراچی کی بنگالی آبادیوں ارکان آباد، عالم کالونی، علی اکبر شاہ گوٹھ، بلال کالونی، ضیاء کالونی اور عوامی کالونی میں پچھلے نو سالوں کے دوران سو سے زائد نوجوان جعلی مقابلوں میں مارے جاچکے ہیں۔

ایک ماہی گیر نور محمد نے اخباری نمائندے کو بتایا کہ

''وہ خاندانی ماہی گیر ہیں لیکن اس پیشے میں مسائل کے سبب اس کے بیٹے فیکٹریوں میں مزدوری کرتے ہیں۔ کورنگی صنعتی ایریا میں پولیس اہل کار کام پر جانے والے غریب افراد خصوصا بنگالیوں کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ کبھی حساس اداروں کا بتا کر گھروں پر چھاپے مارتے ہیں اور آئے روز نوجوانوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں جس کے بعد انہیں دس سے پچاس ہزار تک لے کر چھوڑا جاتا ہے۔ جو رقم کا بندوبست کرنے سے قاصر رہتے ہیں انہیں اکثر جعلی مقابلوں میں ماردیا جاتا ہے۔ ایک دن میرا بیٹا شادو بھی ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا۔ ایک روز جب وہ فیکٹری سے واپس نہ آیا تو مجھے تشویش ہوئی۔ اہل علاقہ سے پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اسے سادہ وردی میں ملبوس اہل کار گاڑی میں ڈال کر لے گئے ہیں۔ میں رقم کا بندوبست کرنے میں مصروف ہوگیا تاکہ اسے چھڑا سکوں۔ چار روز بعد صبح سویرے اہل محلہ نے اخبار دکھایا جس میں میرے بیٹے کے پولیس مقابلے میں مارے جانے کی خبر چھپی تھی۔ اس کا تعلق القاعدہ سے جوڑ کر اس سے گولہ بارود برآمدگی کا بھی دعوی کیا گیا تھا۔ بیٹے کی لاش وصول کرنے جب میں ایدھی سینٹر پہنچا تو انہوں نے گڈاپ تھانے سے لیٹر لانے کا کہا۔ وہاں گیا تو انہوں نے انتہائی تحقیر آمیز سلوک کیا اور گالیاں دیں۔ پولیس کے خوف سے بہت کم لوگوں نے جنازے میں شرکت کی''۔

کورنگی صنعتی ایریا کے رہائشی محمد شبیر نے بتایا:

''میرا سولہ سالہ بیٹا عالم نویں جماعت کا طالب علم تھا اور شام کو بلال مارکیٹ میں مزدوری کرتا تھا۔ ۱۳اپریل ۲۰۱۵ءکو اسے گھر کے قریب سے ہی اٹھایا گیا مقامی تھانے سے معلوم ہوا کہ راؤ کے لوگ لے گئے ہیں۔ میں نے بیٹے کے نمبر پر کال کی تو کسی اور نے فون اٹھایا اور کہا تمہارا بیٹا افغانستان سے دہشت گردی کی تربیت لے کر آیا ہے۔ پھر کہا کچھ دن صبر کرو تمہارے ساتھ معاملہ طے کریں گے، اس کے بعد کسی نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ پھر تقریباً چار ماہ بعد اخبارات میں خبر شائع ہوئی کہ گڈاپ کے علاقے میں پولیس سے مقابلے میں چار دہشت گرد مارے گئے ہیں ایک تصویر عالم کی بھی تھی۔ مجھ پر تو قیامت ٹوٹ پڑی۔ بڑی منت ساجت کے بعد لاش حوالے کی گئی۔ اس کی میت کو غسل دینے والا بھی روتا رہا کہ اس سولہ سالہ لڑکے کو کتنی گولیاں ماری گئی ہیں''۔

ایک رپورٹ کے مطابق راؤانوار نے سپرہائی وے پر بندو خان ہوٹل کے عقب میں شہباز گوٹھ میں دوہزار گز کے گھر میں نجی ٹارچر سیل بنا رکھا تھا۔ راؤ انوار کے زیرِ عتاب آنے کے بعد یہاں قید ۷۰ افراد فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ اس نجی ٹارچر سیل میں شہر کے مختلف علاقوں سے لوگوں کو اغوا کرکے رکھا جاتا تھا اور پھر بھاری تاوان دے کر رہا کیا جاتا تھا۔ ٹارچر سیل کے اطراف میں چوکیاں بھی قائم تھیں۔ نقیب اللہ کے واقعے کے بعد جیسے ہی راؤ انوار مفرور ہوا اور اس کے قریبی ساتھیوں کی گرفتاری کی خبر مختلف چینلز پر نشر ہوئی تو یہاں تعینات گارڈز بھی بھاگ گئے جس کے بعد یہاں موجود قیدیوں کو فرار کا موقع مل گیا۔ راؤانوار کا قریبی ساتھی ملزم شعیب شوٹر، جو اکتوبر ۲۰۱۳ء سے اگست ۲۰۱۴ء تک سہراب گوٹھ اور پھر فروری ۲۰۱۵ء تک سچل میں ایس ایچ او تعینات تھا۔ اس عرصے میں ان علاقوں میں ۴۲ پولیس مقابلوں کے دعوی کیے گئے۔ ان جعلی مقابلوں میں ۱۳۳ افراد قتل کیے گئے۔ لاپتہ محمد شریف کیس کی سماعت کے دوران میں ڈی ایس پی نے عدالت کو بتایا کہ محمد شریف کیس میں سابق ایس ایچ او سچل شعیب کے خلاف شواہد ملے ہیں۔ جب کہ ملزم شعیب انسداد دہشت گردی کی عدالت میں ضمانت کرا کر روپوش ہو گیا۔

یہ سب تو اسی ایک راؤ انوار سے جڑے کیسز ہیں جن کے متعلق نیوز بریک کرنے سے چینلز کو کچھ کمرشلز مل جاتے ہوں گے لیکن ظلم پر مبنی اس ریاستی نظام میں کراچی تا وزیرستان جو لاتعداد راؤ انوار خونی کھیل جاری رکھے ہوئے ہیں ان کے متعلق نیوز بریک کرنے کی نوبت پاکستانی میڈیا میں شاید ہی آسکے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے ہمارے دشمن نے "راؤانواریت" نظام کو چلتا رہنے دینے کے لیے کمال منصوبہ بندی سے عوام اور میڈیا اداروں کو ایسے مصروف رکھا ہے کہ وہ مُہروں سے ہی نبرد آزما رہتے ہیں اور اصل شیطان مزے سے کھیل میں اپنی سہولت اور ضرورت کے مطابق اتار چڑھاؤ اور نرمی و شدت پیدا کرتا ہے۔ اب جب کہ زرداری نے بھی کھل کر راؤ انوار کا دفاع کیا ہے اور اسے "بہادر بچہ" قرار دیا ہے تو اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ راؤ کے خاکی سہولت کار فرشتے ہوگئے۔ جس طرح راؤ کی حیثیت ایک مہرے کی سی تھی اسی طرح زرداری کی حیثیت بھی کسی مہرے سے کم نہیں۔ مسٹر ٹین پرسنٹ قسم سیاست دان طبقے کو عوام پر مسلط کرنا ہی وہ آئیڈیل صورت حال ہے جہاں انگریز کی اس وفادار فوج کو اپنے آقاؤں کا دفاع کرکے ملبہ سیاستدانوں پر گرانا آسان ہوتا ہے اور عوام میں اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ ان کرپٹ سیاستدانوں سے بچاؤ اور ان کو لگام ڈالنے کے لیے اور کوئی چارہ نہیں کہ ملک کا نظم و نسق عملاً فوجی جرنیلوں کے حوالے کر دیا جائے۔

تو جہاں اس امر کی ضرورت کے ظلم کو ہر سطح پر روکنے کے لیے ہر کوشش بروئے کار لائی جائے وہیں یہ بھی ضروری ہے کہ اس کوشش کو میڈیا اور سیاسی ماحول کا یرغمال نہ بننے دیا جائے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ راؤ کے معاملے میں میڈیا نے ٹرینڈ سیٹ کر دیا تو اب کھل کر بولا جا سکتا ہے۔ میڈیا نے نقیب کو مظلوم ثابت کیا تو اب نقیب کے حق میں ہر شخص بولتا نظر آتا ہے لیکن ان ہزارہا افراد کے حق میں بھی بولنے کے لیے کوئی تیار ہو جو نقیب سے کئی گنا زیادہ ظلم و بربریت کے ساتھ قتل کیے گئے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو "راؤ انواریت نظام" کے سرپرستوں تک کسی نے کیا پہنچنا، جو لوگ صرف اور صرف راؤ کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں ان کا یہ ہدف بھی مشکل ہے کہ حاصل ہو سکے!

☆☆☆☆☆

پُر زور مذمت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے
حفاظ کے زخموں کی دوا کچھ بھی نہیں ہے
قندوز کے لوگوں کو گلہ ہے کہ تمہارے
جلسوں سے جلوسوں سے مِلا کچھ بھی نہیں ہے
زخمی بدن سے رِستہ لہو کیسے بولتا
ظالم تیرے ستم کی وجہ کچھ بھی نہیں ہے
غمگین مسلمان کے چہرے سے عیاں ہے
بارود کی بارش میں بچا کچھ بھی نہیں ہے
اُمت لہولہاں ہوئی، پَر میرے دیس کے
اخبار کہہ رہے ہیں ہوا کچھ بھی نہیں ہے
گمنام شہیدوں کی نگاہوں نے بتایا
دنیا کے جھمیلے میں مزہ کچھ بھی نہیں ہے
قندوز کے حالات کا دُکھ ہے مگر یہاں
کتنے جواں ہیں جن کا پتہ کچھ بھی نہیں ہے
احبابِ لاپتہ کا پتہ کون کرے گا
اِس ضمن میں حاکم نے کہا کچھ بھی نہیں ہے
امت کی زبوں حالی پہ ماتم کے علاوہ
ہُدہُد تیری باتوں میں نیا کچھ بھی نہیں ہے

ہُدہُد الہ آبادی

قیامت کی سرزمین' شام پر قیامت سے پہلے قیامت

محمد نافع عارفی

حلب، موصل، ادلب اوراب غوطہ وددوما...شام کے شہر یکے بعد دیگرے ایک پاگل جنونی کے جنون اور پاگل پن کی بھینٹ چڑھتے جا رہے ہیں، بشار الاسد کی بد کردار خون کی پیاسی درندوں کی فوج روس کے سفید بھیڑیوں کے ساتھ مل کر موت کا وہ کھیل کھیل رہی ہے جس پر صرف انسانی تاریخ نہیں بلکہ شیطانی تاریخ بھی شرمندگی محسوس کر رہی ہو گی، طرفہ تماشا یہ کہ اس کی پشت نام نہاد اسلامی ملک ایران کھڑا ہے ۔

آسمان سے برستے آگ کے گولے، بم دھماکوں کی گونج، فضا میں گرجتے جنگی طیارے، توپوں اور میزائلوں کی دل دہلانے والی آوازیں، مشینگنوں کی تڑتڑاہٹ، مکانات سے اٹھتا ہوا سیاہ دھنواں، جلی بھنی لاشیں، جسم انسانی کے اڑتے چیتھڑے، مسخ شدہ لاشیں، چیختی چلاتیں عورتیں، روتے گرگراتے بوڑھے، تڑپتے بلکتے معصوم بچے اور خوف زدہ نوجوان، ویران شہر، تباہ حال گاؤں، آباد قبرستان ایک بھیانک ملک جہاں ہر طرف موت رقص کر رہی ہے۔ یہ حالت ہے انبیاء کرام کی مبارک سرزمین کی جہاں اللہ پاک نے برکت دی ہے، یہ وہ سرزمین نجات ہے جہاں اللہ کے اولوالعزم پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ نے نجات دی:

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ(الانبیاء:۷۱)

"اور ہم نے ابراہیم کو اور لوط کو ایسے ملک کی طرف بھیج کر بچالیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے واسطے برکت رکھی ہے"۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

والمراد بهذه الأرض أرض شام(روح المعانی:۱۰۴،۱۰)

"اس آیت میں بابرکت سرزمین سے مراد یہی شام سرزمین ہے"۔

اسلام کی نظر میں یہ خطہ ارضی بڑی بابرکت ہے، احادیث میں جس شام کا ذکر آیا ہے اس کا جغرافیائی حدود اس سے بہت ہی وسیع تر ہے جسے موجود دنیا شام یا Syria کے نام جانتی ہے، ماہرین جغرافیہ نے شام کا طول فرات سے عریش مصر اور عرض جبل طے سے بحر روم بیان کیا ہے۔ ابو اسحاق اصطخری، ابن شداد، زکریا القزوینی، یاقوت الحموی اور ڈاکٹر شوقی ابو خلیل نے شام کا جغرافیائی حدود کم و بیش یہی ذکر کیا ہے، اور یہ پورا علاقہ شام تھا جسے ۱۹۴۶ میں فرانس سے آزادی کی قیمت لبنان، اردن فلسطین اور اسرائیل کی شکل میں ادا کرنی پڑی- سفر معراج نبی کریم علیہ السلام کی یہ پہلی منزل تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس اس مبارک علاقے میں برکت عطا فرمائی ہے۔ اور یہی وہ مبارک ملک جس کی طرف حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے ہوائیں چلتی تھیں (الانبیاء:۸۱)

نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم نے اس ملک میں برکت کی دعا فرمائی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

"آپ صل اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، بارِ الٰہ! ہمارے لیے برکت عطا فرما ہمارے شام اور ہمارے یمن، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمارے نجد میں بھی برکت کی دعا فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ برکت دیجیے ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلیاللہ علیہ وسلم ہمارے نجد میں بھی؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فتنے رونما ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا"(بخاری :۳۹۵۳،باب قول النبی صلی الله علیه و سلم الفتنةمن قبل المشرق)

حضرت ابو درداء نے نبی کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ

"فتنہ کے دور میں ایمان شام میں باقی رہے گا"۔(مسند احمد)

بلاد شام کی فضیلت میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بڑی واضح ہے کہ نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طوبى للشام قلنا لأي ذلك يا رسول الله؟ قال:لأ ن ملائكة الرحمن باسطة أجنحتها عليها(ترمذی :۳۹۵۴ابواب المناقب، ۲،۶۵۳)

"شام والوں کے لیے خوشخبری ہو، ہم نے دریافت کیا کہ کس وجہ سے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا رحمان کے فرشتے ان کے اوپر اپنا پر پھیلا ئے ہوئے ہیں"۔

اسی طرح نبی کریم علیہ السلام نے فتنوں کے دور میں شام کو مؤمن کا بہترین ٹھکانہ قرار دیا ہے

عقر دار المؤمنين بالشام (نسائی:۳۵۴۱)

علامہ ابن اثیرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ پر فتن دور میں اہل ایمان کا پر امن ٹھکانہ شام ہو گا جہاں وہ اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں گے -(النہایہ:۱۷۱/۱)

مشہور صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو اہل حق کا مرکز بتاتے ہوئے فرمایا:

لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ،لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ،وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ،حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ» قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ (بخاری:۷۴۶۰،کتاب التوحید)

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا، ان کو رسوا کرنے والوں اور ان کی مخالفت کرنے والوں سے انہیں کوئی نقصان نہیں

پہنچے گا اور قیامت تک وہ اسی حالت پر ثابت قدم رہیں گے۔(روایت کے راوی حضرت) عمر بن ہانی مالک بن یخامر کی وساطت سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذؓ نے فرمایا یہ لوگ ملک شام میں ہوں گے''۔

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَيَصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ،فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ،فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ،فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ (مسند احمد: ١٧٠٠٥)

''عنقریب معاملہ اتنا بڑھ جائے گا کہ بے شمار لشکر تیار ہو جائیں گے چنانچہ ایک لشکر شام میں ہو گا، ایک یمن میں اور ایک عراق میں، ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ!(صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو مجھے کوئی منتخب راستہ بتا دیجیے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کو اپنے اوپر لازم کر لینا، کیونکہ وہ اللہ کی بہترین زمین ہے، جس کے لیے وہ اپنے منتخب بندوں کو چنتا ہے، اگر یہ نہ کر سکو تو پھر یمن کو اپنے اوپر لازم کر لینا، اور لوگوں کو اپنے حوضوں سے پانی پلاتے رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اہل شام اور ملک شام کی ذمہ داری لے لی ہے''۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ خِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ،وَيَتَحَوَّلَ شِرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ(مسند احمد)

یہ روایتیں اور ان جیسی متعدد روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد روئے زمین پر بادشاہ سب سے بابرکت خطہ ہے؛ جہاں اللہ تعالیٰ نے خیر وبرکت ودیعت کر رکھی ہے، مزید یہ کہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین شام کو ہی میدان حشر بنایا جائے گا جہاں قیامت کے بعد اولین وآخرین جمع ہوں گے، چنانچہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الشَّامُ أَرْضُ الْمَحْشَرِ وَالْمَنْشَرِ (مسند بزار)

''شام حشر ونشر کی سرزمین ہے''

لیکن انبیاء ورسولوں اور حشر ونشر کی یہی سرزمین قیامت سے پہلے قیامت کا منظر پیش کر رہی ہے، ربیع عرب کے نتیجے میں برپا ہونے والا انقلاب شام کے لیے خزاں ثابت ہو اور زندگی کی ساری بہاریں لٹ چکی ہیں، زرہ زرہ لہولہان ہے، ہر طرف خون کے دھبے ہی دیکھائی پڑتے ہیں، شام بدکردار ظالم وجابر درندہ بشار الاسد نے روس اور مجوسی ایران کے ساتھ ملک کر خود اپنے ہی شہریوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا ہے، حلب، موصل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی، بشار الاسد کے ظالم درندوں اور ایران کے بدکردار بدین شیعہ ملیشیا نے موت کا وہ کھیل کھیلا کہ موت بھی شرمندہ ہے، جوان، بوڑھے، مرد وعورت یہاں تک کہ معصوم بچوں کو بھی اس ظالم بشار بخشا، بشار الاسد کے درندے جس سمت اور جس علاقے گزرے وہاں تباہی وبربادی اور بربریت کا داستان رقم کی ہے جس کے مقابلے فرعون وشداد اور ہٹلر کی داستان ظلم بھی معمولی معلوم ہوتی ہے، ابھی حلب نوحہ بھی ختم نہیں ہوا تھا کہ ادلب کے شیخون میں موت کی ننگا ناچ ہوا کہ مسولینی کے مظالم بھی ہیچ پڑ گئے، بشار الاسد کی ظالم فوج نے اور روس وایران کی ملی بھگت زہریلی گیس سے سیکڑوں معصوم بچے تڑپ تڑپ بدترین موت کا شکار ہو گئے، لیکن ہائے افسوس حقوق انسانی کے علمبرداروں کے کان پر جوں تک نہ رینگی، ان کی بات ہی ہم کیوں کریں جن کے دل میں ایمان نہیں اور جن کے دل اہل ایمان کی دشمنی سے ابل رہے ہیں، اور جو کچھ ان کی زبان سے ظاہر ہو رہا ہے وہ اس بغض وعداوت کہیں زیادہ ہے جو انہوں نے اپنے دل میں چھپا رکھا ہے، قدبدأت البغضاء من أفواههم وما تخفی صدو رهم اکبر۔ خود ہمارے عرب شاہوں کی طرف سے ایک حرف احتجاج بلند نہیں ہوا اور ان سے امید بھی نہیں ہے، وہ اپنی عیاشیوں میں ڈوبے ہوئے اپنے آپ میں مگن ہیں، امارات حکومت اس مندر کی تعمیر سے اپنے آقاؤں کو اپنے سیکولر ہونے کا پیغام دے رہی ہے، اس بدترین بات کیا ہو سکتی ہے کہ اس جزیرۃ العرب حکومت اپنی سرپرستی میں مندر بنوا رہی ہے جسے اللہ کے رسول نے کفر وشرک کی آلودگی سے پاک کیا تھا، جب قوم بت شکنی چھوڑ بت فروشی کو اپنا شیوہ بنا لے تو اس کی ہلاکت یقینی ہے، کہاں مملکت خداداد پاکستان کے ایٹمی ہتھیار، کہاں ہیں سعودیہ عربیہ اور امارات کے جنگی طیارے؟ کیا یہ اسلحے جامعہ حفصہ کی معصوم طالبات کے لیے ہیں، یا سوات یمن کے نہتے مسلمانوں کے لیے ہیں، خدارا! اب بھی ہوش کے ناخن لو اور اپنے حقیقی دشمنوں کو پہچانو ورنہ کل اللہ کے یہاں کیا جواب دو گے، دل تڑپ رہا ہے اور قلم خون آنسو بہا رہے ہیں۔

مبارک ہو ہمارے شامی بھائیو! تمہارے ایمان واستقامت کو سلام؛ تم ہم جیسے بزدل اور ناکارے نہیں ہو، تمہارے جہاد آزادی کو سلام! عنقریب تمہارے پاکیزہ لہو سے جہاد واستقامت کی ایک نئی تاریخ لکھی جائے گی اور اس تاریکی کے پردے سے امن وسلامتی کی نئی صبح طلوع ہو گی اور دنیا اسلام کا سایہ عدل نصیب ہو گا، اے اللہ ہمارے شامی بھائیوں کی مدد فرما، اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، ہمارے شام میں برکت دے آمین یارب العالمین۔

☆☆☆☆☆

مالکم کیف تحکمون

عثمان بدر

کچھ (ناعاقبت اندیش) لوگ بحث کرتے ہیں کہ شامی عوام کے انقلاب سے اب تک جو اموات اور تباہی آئی ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر لوگ شیخ البوتی جیسے "علما" کی بات مان لیتے اور سڑکوں پر نہ نکلتے، بشار سے بغاوت نہ کرتے اور ان "علماء" کی "حکمت اور دانش" پر چلتے تو آج شام کے بچے سمندر کے ساحل پر یوں نہ پڑے ہوتے، نہ ہی یوں مارے جاتے!

یہ دلیل کئی وجوہات سے غلط ہے!!!

اول: ہم اعمال کے غلط و صحیح ہونے کا فیصلہ نتائج سے نہیں اللہ کے حکم اور حرام و حلال، فرض، سنت، مکروہ و حرام کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

دوم: اگر ان کی دلیل مان لی جائے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے خلاف جدوجہد نہیں کرنی چاہیے تھی جس کے باعث حضرت سمیہ شہید ہوئیں، صحابہ کو بے پناہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا، اُن پر زندگیاں تنگ کر دی گئیں اور اُن کے پاس کھانے کے لیے سوائے پتوں کے کچھ بھی نہ رہا۔ بدر میں صحابہ شہید ہوئے اور اُحد میں ہمارے ۷۰ بہترین صحابہ شہید ہوئے، بیر معونہ میں اور رجیع میں حفاظ صحابہ شہید ہوئے۔

اگر اس دلیل کو درست مان لیا جائے، تو امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کے خلاف نہیں اٹھنا چاہئے تھا جس سے تقریباً تمام اہل بیت شہید ہو گئے (مروادیا)۔

اب غلط لگ رہی ہے نہ دلیل۔ کیونکہ یہ ہے ہی غلط!!!

درحقیقت شام کے لوگوں نے بغاوت کی ہی نہیں تھی۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ لوگ کیوں اس مغالطے میں ہیں۔ انھوں نے عرب سپرنگ میں مظاہرے، جی پرامن مظاہرے کیے تھے۔ جس پر بشار ان پر چڑھ دوڑا۔ لوگوں کو اٹھوایا، ان کے گھر بار برباد کر دیے، لاشیں پھینکوادیں، اور قتل عام شروع کر دیا۔ جس کے جواب میں لوگوں نے اپنا دفاع شروع کیا۔ اور یہ صورت حال جنگ میں بدل گئی اور بشار چھ لاکھ لوگوں کو بیرل بموں، کیمیکل گیسوں اور درجنوں قتل عاموں میں مار چکا ہے۔ عورتوں کی عصمت دری، ہزاروں نوجوانوں کو غائب کرنا اور ان کے بچوں کو ان کے سامنے مارنے جیسوں ہزاروں جرائم کا مجرم ہے۔

شام کے لوگوں نے جو کیا اس میں کچھ شریعت کے خلاف نہیں۔ لیکن ان علمائے سو نے ظالم جابر کی حمایت کو "حکمت و مصلحت" کے پردوں کے پیچھے چھپانے کی کوشش کی۔

عجیب منطق ہے جس کی رو سے ظالم کا ساتھ دینا "سمجھ داری" اور ظالم کے خلاف اٹھنا "بے وقوفی و جہالت" قرار پایا ہے۔

مالکم کیف تحکمون

"تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟"

نہیں!!! بابرکت ہیں وہ جو اس ظلم کے سامنے کھڑے ہوئے اور بابرکت ہیں وہ جنھیں اللہ نے شہید کے طور پر اپنے پاس بلا لیا۔ رونا اس بچے پر نہیں چاہیے ۔ رونا اس امت اور ان افواج کو اپنے اوپر چاہیے کہ انھوں نے اس دین کی خاطر کھڑے ہونے سے پہلو تہی کی۔ رونا انھیں چاہیے جو ان کمزوروں کی مدد سے پیچھے ہٹے جب کہ اللہ نے انھیں استطاعت دی تھی کہ وہ بشار کو سات فٹ زمین میں دفن کر سکتے ہیں جیسے عرب و عجم کے حکمران اور افواج۔ یہ روئیں اپنے کرتوتوں پر! یہ شہید بچے اور عورتیں اس جنجال سے نکل چکے ہیں۔ روئیں ہم لوگ اپنے آپ پر کہ ہم اللہ کو خلافت کے فرض سے پیچھے رہنے پر کیا جواب دیں گے جو مسلمانوں کی محافظ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ Oوَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ Oوَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ (آل عمران:۱۵۶۔۱۵۸)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، کافروں کی سی باتیں نہ کرو جن کے عزیز و اقارب اگر کبھی سفر پر جاتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں (اور وہاں کسی حادثہ سے دوچار ہو جاتے ہیں) تو وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل ہوتے۔ اللہ اس قوم کی باتوں کو ان کے دلوں میں حسرت و اندوہ کا سبب بنا دیتا ہے، ورنہ دراصل مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمہاری تمام حرکات پر وہی نگراں ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمہارے حصہ میں آئے گی وہ ان ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جنھیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ اور خواہ تم مرو یا مارے جاؤ بہر حال تم سب کو سمٹ کر جانا اللہ ہی کی طرف ہے"۔

☆☆☆☆☆

"طاغوت اتنا کسی بات سے نہیں ڈرتا جتنا اس بات سے کہ قومیں جاگ جائیں اور دلوں کو بیداری ملے۔ سب سے بڑھ کر اس کی جان جاتی ہے تو ان داعیوں سے جو قوموں کو شعور اور آگہی کی غذا دینے لگیں۔ اس کا غضب سب سے بڑھ کر ٹوٹتا ہے تو ان لوگوں پر جو قوموں کے خوابیدہ ضمیر کو جھنجھوڑنے اور جگانے کی جسارت کرتے ہیں"۔

سید قطب شہید رحمہ اللہ

ایک دن شامی بچے کے ساتھ

ام شافعہ

السلام و علیکم ناظرین! میں آپ کا میزبان ناصر جمال: آج ایک نئی سلیبرٹی کے ساتھ حاضر ہوں.. جیسا کہ آپ ہمارے پروگرام کے فارمیٹ کو تو جانتے ہیں.. کہ ہم مشہور شخصیات کے ساتھ پورا دن گزارتے ہیں... اور ان کے شب و روز کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ ان کو کیسے گزارتے ہیں... تو آج ہمارے ساتھ کوئی مشہور شخصیت تو نہیں لیکن بہت اہم شخصیت موجود ہے... آج ہم جس کے شب و روز کے بارے میں جانیں گے وہ ہے شام کا احمد: آیئے احمد سے ملتے ہیں... اور گفتگو کا آغاز کرتے ہیں...

ناصر جمال: جی، احمد: السلام و علیکم!

احمد: (بھیگی مسکان لیے) وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ...

ناصر جمال: میں امید کرتا ہوں کہ آپ ایمان کی سلامتی کے ساتھ بالکل خیریت سے ہیں...

احمد: میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں وہ جس حال میں رکھے...

کیمرہ احمد کے گھر اور گردو نواح کو فوکس کرتا ہے... جو تباہ شدہ حالت میں اپنی حالت زار پہ نوحہ کناں کھڑے ہیں... اور کسی بھی لمحے زمین بوس ہو سکتے ہیں...

ناصر جمال: (ارد گرد کے منظر کا جائزہ لیتے ہوئے) اہل شام کے ایمان، صبر و استقامت کا سنا تھا، آج دیکھ لیا... آپ اس حال میں کھڑے اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں جب کہ آپ کے پاس کے لیے اپنا گھر موجود نہیں، پہننے کے لیے کوئی کپڑا موجود نہیں...

احمد: (افسردہ مسکراہٹ لیے) جو چیزیں خدا کی تھیں... اس نے لے لیں... ہم اپنی زبانوں کو خدا سے شکوہ کرنے سے روکتے ہیں... لیکن ہماری آنکھیں دوسرے خطوں میں بسنے والے مسلمانوں سے مسلسل شکوہ کناں ہیں...

ناصر جمال: اتنی سمجھ داری، اتنا صبر... احمد کہاں سے لیا؟؟؟

احمد: میں تیرہ سال کا ہوں... بارہ کا تھا جب میرا گھر فضائی حملے کی زد میں آیا... وہ رات میری زندگی کی طویل ترین رات تھی... ہسپتال میں ایک بستر سے دوسرے بستر تک پاگلوں کی طرح اپنے گھر والوں کو ڈھونڈتے مجھے ایسا لگا تھا کہ شاید اس دنیا میں مجھ سے زیادہ غمزدہ اور کوئی نہیں... کیا ایک بارہ سال کا بچہ جس کا دنیا میں پورا گھرانا بچھڑ گیا ہو کچھ اور سوچ سکتا ہے... (چند لمحے خاموشی کے)

مگر جس بینچ پہ تھک ہار کر میں بیٹھا گیا تھا... وہیں پاس ہی تو مجھے اس بزرگ خاتون کی چیخ و پکار سنائی دی... وہ میرے ہمسائے میں رہتی تھیں... شناسا چہرہ دیکھتے ہی میں ان کی طرف دوڑا تھا... شاید انہیں پتا ہو میری ماں بابا، بھائی کہاں گئے... مگر ان کے سامنے پڑی امل اور عمر کی لاش دیکھ کر میں رک گیا... وہ چیخ رہی تھیں... میں ان کے پاس گیا... مجھے دیکھ کر انہوں نے اپنی طرف بلایا... اور چیخنے لگیں... میں نے ان کے سارے گھر والوں کے باری باری نام لیے... اور ہر سوال کا جواب مجھے ''نہیں'' میں ملا تھا... ان کے گھر میں کل ملا کے سولہ افراد تھے... جو شہید ہو گئے... مجھے سمجھ نہ آئی میرا غم بڑا ہے... یا اس بزرگ نانی کا... ہمارے غم ایک جیسے تھے...

ناصر جمال: آپ کو اپنے گھر والوں کی خبر کیسے ملی؟؟؟

کئی دن صدمے کی وجہ سے اور اتنا زیادہ خون اپنے ارد گرد بکھرا دیکھ کر میں ہوش و خرد سے بے یگانہ ہو گیا تھا... ایک فلاحی تنظیم نے مجھے پناہ دیے رکھی... میں راتوں کو ڈر کر اٹھ جاتا... اپنے گھر والوں کو باری باری بلاتا... مگر کوئی بھی نہ آتا... سارے یوں میری نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے جیسے........

زن کی آواز سے ہوائی جہاز وہاں سے گزرتا ہے جہاں پہ احمد اور ناصر جمال کھڑے ہوتے ہیں... کیمرہ مین، اسسٹنٹ بوائے سمیت سب دوڑتے بوسیدہ عمارت کی دیوار کے ساتھ پناہ لیتے ہیں... کیمرے کی سکرین پہ منظر گڈ مڈ ہو جاتا ہے...

چند لمحوں بعد...

ناصر جمال: (ہانپتے ہوئے) یا اللہ... یہ ایک خوف ناک احساس تھا...

احمد صرف مسکرانے پہ اکتفا کرتا ہے...

ناصر جمال: (گزشتہ چند منٹوں کی ہڑبڑ کے بعد سنبھلتے ہوئے) احمد میں چاہوں گا آپ وہیں سے بات شروع کریں جہاں سے چھوڑی تھی...

احمد: مجھے پھر اپنے گھر والوں کی خبر ملی... اسی فلاحی ادارے کے ایک کارکن نے آکر مجھے بتایا تھا کہ میرے ماں باپ دوسرے ہسپتال میں زندگی کی جنگ ہار چکے ہیں... جبکہ میرے چھوٹے بھائی کا فی الحال کوئی علم نہیں کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہے... مجھے سمجھ نہ آیا... پہلی خبر پہ روؤں یا دوسری پہ کچھ تسلی رکھوں...

ناصر جمال: تو آپ کو اپنے بھائی کی خیر خیریت کب اور کیسے پتا چلی...؟

یہ میں آپ کو وہاں چل کر بتاتا ہوں جہاں میں ابھی رہائش پذیر ہوں...

سب لوگ ان سڑکوں پر چل پڑتے ہیں جو ریت اور کنکروں سے بھری پڑی ہیں، اور جن کے کناروں پر تباہ شدہ عمارتیں کھڑی ہیں، عمارتوں کے شیشے گر کر ٹوٹ چکے ہیں... کیمرہ مین احمد کے گھر کے صحن کے ایک منظر کو محفوظ کر کے سکرین کو روک دیتا ہے... منظر میں

صحن کے وسط میں چند کرسیاں اور میز الٹے گرے پڑے ہیں... ساتھ ہی سیمنٹ کے بڑے بڑے ٹکڑوں کے پاس اک روئی سے بنی گڑیا اوندھی پڑی ہوئی ہے اور قریب میں ایک پھٹی ہوئی کتاب...

سب لوگ ان سڑکوں پر چل پڑتے ہیں جو ریت اور کنکروں سے بھری پڑی ہیں، اور جن کے کناروں پر تباہ شدہ عمارتیں کھڑی ہیں، عمارتوں کے شیشے گر کر ٹوٹ چکے ہیں... کیمرہ مین احمد کے گھر کے صحن کے ایک منظر کو محفوظ کر کے سکرین کو روک دیتا ہے... منظر میں صحن کے وسط میں چند کرسیاں اور میز الٹے گرے پڑے ہیں... ساتھ ہی سیمنٹ کے بڑے بڑے ٹکڑوں کے پاس اک روئی سے بنی گڑیا اوندھی پڑی ہوئی ہے اور قریب میں ایک پھٹی ہوئی کتاب... کیمرے کی سکرین پر منظر سیاہ ہو جاتا ہے...

چند سیکنڈز بعد...

سکرین روشن ہوتی ہے اور احمد کا چہرہ نظر آتا ہے... مگر اس بار ایک اور خوبصورت سا، روشن آنکھوں والا بچہ بھی موجود ہے... اب کی بار یہ گروپ ایک کشادہ، صاف ستھری عمارت میں موجود ہے...

ناصر جمال: ناظرین ابھی ہم آپ کے پاس ایک چھوٹے سے سرپرائز کے ساتھ موجود ہیں... جو کہ احمد نے بھی ابھی ہمیں دیا ہے... احمد کہتا ہے اسے سرپرائز کی عادت ہو گئی ہے... اس لیے ایک سرپرائز اس نے ہمیں دینا چاہا... احمد اب آگے آپ ہی بتائیے...

احمد: جب مجھے فلاحی ادارے نے اس دارالاطفال میں منتقل کیا تو میں اپنی ساری امیدیں اپنے ساتھ ہی کہیں پیچھے چھوڑ آیا تھا... جب آپ سے یکدم کچھ چھینا جاتا ہے تو آپ صدمے میں چلے جاتے ہیں... میں ابھی تک اس مرحلے سے نکل نہیں پایا تھا... لیکن جوں ہی یہاں قدم رکھتے جب میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے پایا تو میرے مردہ وجود میں گویا کسی نے جان ڈال دی ہو... جب اجنبیوں کی بھیڑ میں کوئی شناسا چہرہ نظر آتا ہے تو اس مسرت کا حساب کوئی مجھ سے پوچھے تو میں اسے انگلیوں پہ گن کے بتا دوں... مجھے اس وقت اپنے مہربان اللہ پہ بہت پیار آیا تھا... اور آج یہ میرا چھوٹا بھائی عثمان ہی ہے جو میرے ساتھ یہاں موجود ہے...

ناصر جمال: (آٹھ سالہ عثمان کے طرف شفقت سے دیکھتے ہوئے) احمد جب آپ عثمان سے ملے تو پہلی بات آپ دونوں نے ایک دوسرے سے کیا کی؟؟؟

احمد: ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا... اور مل کر ماں بابا کی یاد میں بے انتہا آنسو بہائے تھے... اس کے بعد اب ہم کبھی کبھار ہی روتے ہیں ان کی یاد میں... ہمارے ارد گرد ہم جیسے اتنے بچے ہیں کہ ہمیں احساس ہوتا رہتا ہے کہ ہم اکیلے نہیں ہیں...

ناصر جمال: احمد میں آپ سے ہمیشہ ایسی ہی بہادری کی امید رکھتا رہوں گا... کیا آپ ہمیں اپنے نئے گھر کی سیر نہیں کرائیں گے؟؟؟

احمد خوش دلی سے حامی بھرتا کھڑا ہو جاتا ہے... اور عثمان کی انگلی پکڑے ایک سمت اشارہ کرتا ہے... سب اسی طرف چل پڑتے ہیں...

آسمان میں طیاروں کے گڑگڑاہٹ مسلسل سنائی دے رہی ہے... مگر چونکہ یہ چیز اہل شام کے لیے معمول کی بات تھی... اس لیے وہاں موجود ہر کوئی آرام سے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہے... ناصر جمال بار بار آسمان کی طرف دیکھتا ہے... "ہم یہاں شہادت کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں"... بڑی عمر کا ایک باریش شخص جس کا چہرہ نور سے روشن ہے، اور اس ادارے کا سربراہ ہے، ناصر جمال کی گھبراہٹ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا، ان کی طرف بڑھتا ہے...

احمد دارالاطفال کے سربراہ ولید عبداللہ کا تعارف ناصر جمال سے کرواتا ہے...

ناصر جمال: اتنا بڑا نیکی کا کام... کس طرح ایسے ماحول میں سب کچھ سنبھالتے ہیں...؟

ولید عبداللہ... (شفیق مسکراہٹ کے ساتھ) اللہ ہے نا... جب کچھ سال پہلے میں نے اس عمارت کی بنیاد رکھی تھی تو اس وقت میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا... جنگ کے اثرات ابھی یہاں تک نہیں پہنچے تھے... میرا یہاں شاپنگ پلازہ بنانے کا ارادہ تھا... لیکن پھر میرا اردہ تبدیل ہو گیا... کیمرہ مین میدان میں کھیلتے بچوں کو دِکھاتا ہے...

احمد اور عثمان بھی انہی میں شامل ہیں... جب کہ انٹرویو والی جگہ پر ناصر جمال، ولید عبداللہ اور چند دیگر منتظمین کھڑے ہیں...

ناصر جمال: اوہ واقعی... تو آپ کو کس چیز نے شاپنگ مال کو یتیم خانہ بنانے پہ اکسایا...؟؟؟

ولید عبداللہ... جنگی جہازوں نے یہاں پر پروازیں شروع کیں اور ایک دو جگہ پر حملہ کیا تو میرا شاپنگ پلازہ جس کا ابھی ڈھانچہ ہی کھڑا ہوا تھا، زد میں آ گیا... جب اپنے گھر سے بھاگتا میں یہاں پہنچا تھا تو ایک زخمی بچہ یہیں دہلیز پہ پڑا کراہ رہا تھا... اس کو سنبھالنے یا ہسپتال پہچانے ابھی تک کوئی نہیں پہنچا تھا... میں نے اس کو اٹھا کر بھاگنا چاہا مگر اس نے ایسا کرنے سے منع کر دیا... میں اس کے قریب گیا... آپ جانتے ہیں اس کا نچلا دھڑ تقریباً بے کار ہو چکا تھا اور ٹانگوں کی جگہ صرف چیتھڑے لٹک رہے تھے...

ولید عبداللہ آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہیں... اس بچے کی آنکھوں میں آئے آنسوؤں میں بے بسی واضح تیرتی نظر آ رہی تھی... صرف ایک لمحہ لگا تھا میری زندگی تبدیل ہونے میں... مجھے یہ فیصلہ کرنے میں... کہ اب یہاں شاپنگ پلازہ نہیں... میرے بچوں کا گھر بنے گا... یہ جو سب بچے یہاں موجود ہیں... میرے اپنے بچے ہیں...

ناصر جمال: اور آپ کے اپنے اہل وعیال...؟؟؟

ولید عبد اللہ... وہ بھی الحمد للہ یہیں پر ہیں... میری زوجہ اور بچے اور دیگر رفقا ہم سب مل کر یہاں آہوں اور سسکیوں کی تجارت کرتے ہیں... ان بچوں کی سسکیاں ان سے لے کے کر مسکراہٹیں بانٹتے ہیں...

ناصر جمال: اللہ بہترین اجر سے آپ کو نوازے...

ولید عبد اللہ... آمین... آیئے میں آپ کو اس عمارت کے دوسرے حصوں کا معائنہ کرواتا ہوں...

ناصر جمال، ولید عبد اللہ، احمد، عثمان... سبھی ایک ساتھ چلتے مختلف حصوں کا جائزہ لیتے ہیں... پلے روم، سٹڈی روم، غرضیکہ ہر چھوٹی چھوٹی ضرورت کی فراہمی یقینی بنائی گئی تھی...

اسی اثنا میں زمین دھماکے سے لرز جاتی ہے... سب کلمہ پڑھتے زمین پہ بیٹھ جاتے ہیں...

ولید عبد اللہ وہاں موجود سب لوگوں سے پرسکون ہونے کی استدعا کرتے ہیں... قریب ہی کوئی عمارت نشانہ بنی تھی... یقینا بجلی گھر... کیونکہ بجلی فوراً منقطع ہو گئی تھی اور بتیاں گل... ایمبولینسز کے سائرن فضا میں گونجنے لگے... ولید عبد اللہ، ناصر جمال سے مخاطب ہوتے ہیں... کیمرے میں کھڑکیوں سے ہلکی آتی روشنی میں سارا منظر بجھا بجھا سا دکھائی دے رہا... آپ جانتے ہیں یہاں سب سے چھوٹا یتیم بچہ جو لایا گیا وہ صرف ایک دن کا تھا... زخموں سے رستا... وہ بچہ اب تین سال کا ہو گیا ہے... عبد الرحیم... عبد الرحیم... ولید عبد اللہ آواز لگاتے ہیں... کمرے کے کونے سے اک ڈری ڈری سے آواز ابھرتی ہے... ادھر آو میرے بچے... ولید عبد اللہ بھرائی آواز میں اسے پکارتے ہیں...

عبد الرحیم ہاتھ ٹٹولتا ولید کی گود میں جا بیٹھتا ہے...

معصوم سا چھوٹا بچہ سہمے انداز میں اردگرد دیکھتا ہے... باہر دھماکوں کی آوازیں مسلسل آ رہی ہیں... اور بچوں کے چیخنے کی بھی... میں دوسرے بچوں کو بھی یہیں لے کر آیا... ولید عبد اللہ فوراً عبد الرحیم، احمد کو پکڑاتے ہیں اور باہر نکل جاتے ہیں... احمد 'عثمان کے خاموشی سے بہنے والے آنسو صاف کرتے اسے اپنے قریب کرتا ہے... بچوں کی آمد و رفت کمرے میں شروع ہو جاتی ہے... کیمرہ مین کیمرے کا رخ دروازے کی طرف موڑ دیتا ہے... ہر عمر کے چھوٹے لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کے ساتھ اندر داخل ہو رہے ہیں...

ناصر جمال: ناظرین یہ ہے یہاں زندگی... خوف و دہشت میں لپٹی... معصوم چھوٹے بچے بھی ظالموں کے شر سے محفوظ نہیں ہیں... ابھی ہم نے ہسپتال کا دورہ بھی کرنا تھا احمد کے ساتھ... مگر ہم یہاں محصور ہو کے رہ گئے ہیں... باہر شدید بم باری جاری ہے...

احمد: یہاں کے ہسپتالوں میں بھی صورت حال مختلف نہیں ہے... (کیمرہ احمد کے چہرے کو زوم کرتا ہے) بغیر کسی تخصیص کے یہاں بم باری کی جاتی ہے... چاہے وہ ہسپتال ہو یا کوئی فلاحی ادارہ... یا کوئی عام گھر...

ناصر جمال: کیا پہلے بھی ایسی صورت حال پیش آئی ہے یہاں کہ بم باری کی گئی ہو...؟؟؟

احمد: فضائی پروازیں تو ہر روز جاری رہتی ہیں جو اردگرد کے علاقوں کو نشانہ بناتی ہیں... لیکن یہاں پر اور قرب وجوار میں بم باری دوسری دفعہ کی گئی ہے...

ناصر جمال نے اگلا سوال پوچھنے کے لیے ہونٹوں کو جنبش دی کہ... زن کی آواز کے ساتھ کنکریٹ کا ٹکڑا کھڑکی کے شیشوں سے ٹکراتا ہے اور کرچیاں کمرے میں پھیل جاتی ہیں..... کمرے میں چیخ و پکار شروع ہو جاتی ہے... کیمرہ زمین میں اوندھا پڑا الٹا منظر ریکارڈ کر رہا ہے... عبد الرحیم گھٹنوں کے بل رینگتا، بابابابا پکارتا ہے... پوری عمارت میں کھلبلی مچ جاتی ہے... آسمان میں اڑتے شیطانی طیاروں کا شور قریب ہوتا جا رہا ہے... ناصر جمال کی ہانپتی آواز ابھرتی ہے... جبکہ کیمرے میں ڈر کے مارے ادھر ادھر بھاگتے بچوں کے پاؤں ریکارڈ ہو رہے ہیں...

ناظرین، شاید یہ ہمارا آخری پروگرام ہو... معلوم نہیں یہ کیمرے میں مقید فلم دنیا تک پہنچ پائے یا نہیں لیکن اگر ہمارے مرنے کے بعد اس مہذب دنیا تک یہ ٹیپ پہنچتی ہے تو یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ یہ معصوم لوگ تھے... اور انہیں کس پاداش میں پہلے گھروں اور پھر دنیا سے ہی دربدر کیا گیا... اس کا جواب میں... میں آپ سے مانگتا ہوں... یاد رکھیے گا یہ معصوم اور بے ضرر لوگ تھے...

یا اللہ یا اللہ... تو ہی ہمارا حامی و مددگار......

جملہ ادھورا رہ جاتا ہے... کیونکہ عمارت ایک دفعہ پھر زور سے لرزتی ہے ...

وزنی بم دار الاطفال کی چھت پہ گرتا ہے...

آخری آواز جو کیمرہ ریکارڈ کرتا ہے... عثمان کے چیخنے کی ہے...

احمد، احمد! مجھے اکیلا مت چھوڑنا...

آخری تصویر جو کیمرہ ریکارڈ کرتا ہے...

ننھے عبد الرحیم کے خوف و دہشت سے پیلے پڑے چہرے کی ہے...

ٹنوں من وزنی چھت دھڑام سے زمین پہ آگرتی ہے ..

کیمرہ بند ہو جاتا ہے...

اور سانسیں بھی...

☆☆☆☆☆

اے امت کے نوجوانو!!!

عبد المالک صدیقی

اہل شام، اہل غوطہ کے سسکتے آنسوؤں اور امّت کے نوجوانوں کی غفلت!!!

اے اللہ ربّ العزت کی توحید کی گواہی دینے والو! اے غفلت میں ڈوبی امّت کے نوجوانو! کیا تمہیں پتہ بھی ہے اہل الشام آہ وہی شام جو مسکن تھا انبیاء علیہم سلام کا، وہی شام جو ہمارے محبوب نبی سیف الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سر زمین تھی، وہی شام جہاں عیسیٰ علیہ سلام کا نزول ہونا ہے... کا کیا ہے حال ہے؟ اسی شام کی سیکڑوں تباہ شدہ بستیوں میں سے ایک بستی غوطہ ہے جس کے بارے فرامایا گیا "جب جنگیں عروج پہ ہوں گی تو مجاہدین کا ہیڈ کوارٹر غوطہ کا میدان ہو گا"...

آج وہی غوطہ مسلسل روافض وروس کی بم باری لپیٹ میں ہے، وہی غوطہ مسلسل دسیوں مہینوں سے محاصرے میں ہے جہاں امّت کی مائیں بہنیں بچے بوڑھے بھوک کی حالت میں محصوری کی ذندگی گزار رہے ہیں، عموماً تو شروع ہی سے ان پہ آگ برسائی جارہی ہے خصوصاً آج کل تو حد ہی کر دی گئی ہے لاشیں اتنی ہیں کہ کفن کم پڑ چکے ہیں... کاش کہ امّت کا ایک حصہ جو غفلت میں دنیا کی مجازی روشنی میں ڈوبا ہے اپنے دوسری حصے کی خبر لے لیتا... کاش کہ اپنے نبی الملحمۃ صلی اللہ علیہ وسمل کی حدیث کا احساس کر لیتے کہ "امّت ایک جسم کی مانند ہے اگر جسم کے ایک حصے میں تھوڑا سا درد پیدا ہو جائے تو پورا جسم کراہتا ہے درد سے" اور فرمایا تھا جو ہماری امّت کا درد محسوس نہ کرے وہ ہماری امّت کا حصہ ہی نہیں... ہائے ہماری غفلت وبے حسی... کہاں گیا وہ احساس؟ کہاں گیا وہ درد؟ حالانکہ اپنے آپ کو ایک امّت بھی کہتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں تبلیغ بھی کرتے ہیں... پر احساس سے خالی دلِ!

اے غفلت کی نیند میں ڈوبے نوجوانو اے دنیا کمانے کی لگن میں غرق نوجوانو! اے مجازی ڈگری کے پیچھے بھاگنے والے نوجوانو! اے محبوب ربّ کی ملاقات کو نوکری گاڑی بنگلہ لڑکی کو پالینے کی جدوجہد میں پیٹھ کرنے والے نوجوانو!!! یہ اہل غوطہ کی مائیں بہنیں بچے بوڑھے جو اس وقت مسلسل طواغیت کی آگ کی لپیٹ میں ہیں جو مسلسل بھوک سے تڑپ رہے ہیں تمہاری ہی غفلت کی وجہ سے ہے، کاش کہ تم دنیا کو پالینا ہی اپنا مقصد نہ بنالیتے، کاش کہ تم اسلاف کے نقش قدم پہ چلتے، کاش کہ تم ممی ڈیڈی بننے کے بجائے پہاڑوں کی چوٹیوں پہ رہنا پسند کرتے شاہین کی طرح، کاش کہ تم کرکٹ دیکھنے کے بجائے نشانہ بازی وگھڑ سواری کرتے اور اللہ تعالی کے دشمنوں پہ جھپٹتے طاق طاق کہ نشانہ لیتے ربّ تعالی کی توحید کے دشمنوں کا، کاش کہ تم صرف غیر محرم لڑکیوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے بجائے اپنے آپ کو جسمانی طور پہ اس قابل بناتے فقط اس لیے تا کہ اللہ تعالی کی توحید کی نصرت کرتے، مظلوم امّت کا دفاع کرتے اور اپنی بہترین جوانی اللہ تعالی کی کے لیے قربان کرتے اور اپنے لہو سے نفاذ شریعت کے چمن کی آبیاری کرتے...

پس اے امّت کے نوجوانو!!! غفلت کی چادر اتار پھینکو، دیکھو تو سہی تمہاری امتِ حبیب کا کیا حال کر دیا ہے امریکہ نے روافض نے روسیوں نے... آہ وہی مبارک سرزمین کھنڈر بن چکی ہے جو انبیاء علیہم سلام کا مسکن تھی، جو ہمارے نبی علیہ سلام کی محبوب سرزمین تھی، جو سرزمین' امام مہدی علیہ الرضوان کا ہیڈ کوارٹر ہو گی عنقریب باذن اللہ...

پس اے امت کے نوجوانو!!! ابھی بھی وقت ہے اٹھ جاؤ! ربّ تعالی کی توحید کی اور اپنے محبوب دین کی نصرت کرو، مظلوم امّت کے زخموں پہ مرحم لگانے والا کوئی نہیں رہا آج پس ان کا سہارا بنو، اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لیے کچھ کرو جو طواغیت اور دجال کے آلہ کاروں کی بند کوٹھڑیوں جیلوں میں پڑے مدد کے لیت تمہیں پکار رہے ہیں... جن پہ مظالم کی حد کر دی گئی ہے، مظلوم امّت کی نظریں تم ہی پہ جمی ہیں لیکن تم ہو کہ غفلت کی چادریں اوڑھ کر غرق ہو دنیا کی مجازی دوڑ میں... ارے بھائی! یہ دنیا تو چندپل کا ہی ٹھکانہ ہے، آنکھ کا جھپکنا ہے اور ختم ہی ہو جاتی ہے... نہ حسن رہنا ہے نہ یہ دنیا کی روشنیاں رہنی ہیں... پس ماضی کی طرف نظریں دوڑاؤ تو... کیا کچھ ختم ہو گیا... نشان عبرت بنا پڑا ہے سب...

پس الفاظ کی دستک ہے تمہارے اس غفلت میں ڈوبے دل پہ! اب اٹھیے، توحید کا علم تھامیے اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اپنے محبوب ربّ کے دین کی نصرت کے لیے خود کو میدان عمل میں پیش کیجیے، ربّ تعالی سے عشق کیجیے، نذر مانئے اور قربان ہو جایئے...

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ ربّ العزت ہم سے نصرتِ دین کا کام لے ایسے ہی جیسے حق ہے کام لینے کا اور ہم بھی اللہ تعالی دین پہ سب کچھ قربان کر کے بقا ہو جائیں اور اپنی منزلِ جاوید اں کو پالیں اور آخر کار اپنے محبوب ربّ تعالی کے دیدار کے مستحق ٹھہریں...

☆☆☆☆☆

"پہلے اس امت کے حقیقی قائدین اور نہایت ہی گراں قدر حق گو علمائے کرام کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہم آپ کے شاگرد، آپ کے فرزند اور آپ کے محافظ ہیں۔ قافلۂ جہاد کے ساتھ کسی بھی درجہ کا آپ کا تعلق ہمارے لیے سرمایہ اور سعادت ہے۔ میدانِ جہاد علما سے خالی نہیں ہے مگر یہ تعداد کفایت بھی نہیں کرتی۔ میدان میں آج پہلے سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے۔ جہاد کے اندر خطاؤں کا علاج ہی یہی ہے کہ علما زیادہ سے زیادہ میدان میں ہوں۔ علما کا تعلق مجاہدین کے ساتھ قوی ہو گا تو قافلۂ جہاد امت کے لیے مزید خیر کا باعث بنے گا۔ پس ہماری رہنمائی کیجیے۔ آپ کی طرف سے مبنی بر عدل احتساب میں ہم اپنی دنیا اور آخرت کی کامیابی دیکھتے ہیں۔ اللہ آپ کے علم اور عمل میں برکت ڈالے۔ آمین یارب العالمین!"۔

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

غوطہ کے معصوم

جہاں زیب راضی

آپ ہماری بے بسی اور بے حمیتی کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ دن دنوں میں شام کے شہر غوطہ میں ۶۰۰ سے زیادہ مسلمان شہید ہو چکے ہیں جن میں ۲۰۰ کے لگ بھگ معصوم اور پھول جیسے بچے فاسفورس اور کیمیائی بموں کا نشانہ بن چکے ہیں۔ ان کے نازک نازک جسموں سے جس طرح تڑپ تڑپ کر روح نکلی ہو گی اسکا اندازہ میں اور آپ شاید چاہ کر بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ حضرت عمرو بن عاصؓ سے ان کے بیٹے نے ان کی وفات کے وقت پوچھا تھا کہ "ابا جان! آپ کو کیسا محسوس ہورہا ہے؟" تو اس جلیل القدر صحابی نے درد سے کراہتے ہو جواب دیا "بس اتنا سمجھ لو کہ گویا اونٹ کو سوئی کے ناکے میں سے گذارا جارہا ہے یا پھر کسی ململ کے کپڑے کو کسی خاردار درخت پر ڈال کر کھینچا جارہا ہے"۔ یہ طبعی موت کا حال ہے اور وہ بھی ایک صحابی رسول کی موت۔

آپ ذرا سی دیر کے لیے آنکھیں بند کر کے اس کرب کا اندازہ تو کریں جو ان کھلنے سے پہلے مرجھا جانے والی کلیوں پر گذری ہو گی۔ ہمارے دل میں تو شاید اتنی بے چینی بھی نہیں ہے جتنی اپنے بیمار بچے کو دیکھ کر ہوتی ہے۔ ہم نے تو شاید تھوڑی دیر کے لیے اس "بے کار" سے واقعے پر سوچنا بھی گوارا نہیں کیا ہو گا۔ ارے میں حکمرانوں کو کیا کہوں؟ اس روئے زمین پر موجود ۵۷ سے زیادہ مسلمان ممالک میں بسنے والے ڈھائی ارب کے لگ بھگ بے ضمیر اور ضمیر فروش مردہ لاشیں خود کو "کلمہ گو" کہتی ہیں۔ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

"یہ امت تو ایک جسم کی مانند ہے، جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بخار میں تپنے لگتا ہے"۔

کاش کوئی نعمان بن بشیرؓ کو یہ پیغام دے کہ "امت" ہوتی تو درد ہوتا نا۔ ہم تو زمانہ ہوا قومیتوں میں بٹ چکے، پاکستانی، مصری، سعودی اور نجانے کون کونسی قومیتیں اپنا چکے ہیں۔ اقبال نے کہا تھا۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

ہماری ہر پہچان موجود ہے سوائے مسلمان کے۔ ہم تو اب دین بھی سامنے والے کو نیچا دکھانے کے لیے سیکھتے ہیں۔ امت مسلمہ بانجھ ہو چکی ہے۔ محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی، طارق بن زیاد، موسی بن نصیر اور محمود غزنوی اس ڈھائی ارب کی امت میں ناپید ہو چکے ہیں اور بھلا ہوں بھی کیسے؟ ماؤں کے پاس سوائے قرآن کی تلاوت کا وقت نہیں البتہ فیس بک اور واٹس ایپ کا ہر میسج اور اسٹیٹس پڑھنے کے لیے وقت ہے۔ اندلس کے بادشاہ عبداللہ نے اندلس کی چابیاں فرڈینینڈ کے حوالے کرنے کے بعد پہاڑی پر کھڑے ہو کر جب اپنے محل پر نظر ڈالی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، تو اس کی ماں عائشہ ہی تھی جس نے کہا تھا کہ

"جب مردوں کی طرح اس کی حفاظت نہیں کر سکے تو اب عورتوں کی طرح آنسو نہ بہاؤ"۔

اور جب احمد شاہ ابدالی نے وقتی طور پر انگریزوں سے مصالحت کا فیصلہ کیا تو یہ اس کی ماں ہی تھی جس نے بیٹے کو کہا:

"اگر تم نے اپنے دشمنوں سے مصالحت کی تو میں تمھیں کبھی اپنا دودھ معاف نہیں کروں گی"۔

اور پھر دنیا نے پانی پت کی وہ عظیم الشان لڑائی دیکھی کہ انگریز اپنی لاشیں تک اٹھانا بھول گیا۔ خیر چھوڑیں یہ پرانے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ فی الحال پی ایس ایل پورے زور و شور سے جاری و ساری ہے۔ اور اس کا کوئی میچ تو چھوڑیں، کوئی اوور بھی ہم سے "مس" ہو جائے یہ اس سے کہیں زیادہ افسوس ناک ہے کہ شام میں ۲۰۰ بچے تڑپ تڑپ کر مر جائیں۔

آپ کمال ملاحظہ کریں دنیا کی سب سے مہنگی ترین پراپرٹی پیرس کی شانزے لیزے ہے اور وہاں پر ۹۰ فی صد جائداد عرب شہزادوں کی ہے۔ امریکی معیشت کو سہارا دینے کے لیے ۶۰ ٹریلین ڈالرز عرب شہزادوں کے امریکی بینکوں میں موجود ہیں۔ ۶۵ فی صد سے زیادہ معدنی وسائل رکھنے والے مسلمان ممالک کے حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ہے۔ دنیا میں تیل پیدا کرنے والے ۱۱ ممالک میں سے ۱۰ مسلمان ہیں۔ صرف مدینے میں سونے کی ۴۵ کانیں موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم بے بس ہیں۔ دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت پی ایس ایل میں مصروف عمل ہے اور امت مسلمہ کا میڈیا "سری دیوی" کی موت پر بے انتہا غمگین ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کا "ویک اینڈ" بھی میری طرح گھر والوں کے ساتھ موج مستی کرتے گذرا ہو گا۔ بس ان لوگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اللہ سے اپنے گناہوں کی توبہ ضرور کر لیں کیونکہ یقینا یہ ہنستے بستے دن شام، عراق اور لیبیا کے مسلمانوں پر بھی اس طرح گذر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆

> "میں ایک بار پھر واضح کر دوں کہ ہمارا راستہ اللہ تعالی کی شریعت اور نبوی طریقہ کے مطابق ہے، وہی راستہ جس کی زندہ مثال ہمارے لیے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے پیش کی اور ہمارے لیے اُن کا بہترین دستور العمل مثال ہے۔ اور ہمارا سوائے شریعت کے اور کوئی راستہ نہیں ہے"۔
>
> امیر المومنین ملا اختر محمد منصور رحمۃ اللہ علیہ ورحمۃ واسعۃ

یہ لاش نہیں خاک پہ، اسلام کا دل ہے!

سمیع اللہ خان

طواغیت کی چیرہ دستیاں دراز ہوتی جارہی ہیں۔عالمِ اسلام منظم اور متعین سازش کے تحت آگ اور خون میں جھونکا جارہا ہے۔اب انبیاء کی سرزمین شام کے شہر غوطہ کو تاراج کیا جارہا ہے۔روسی اور بشاری افواج معصوم مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہی ہیں۔۳ دن میں ایک ہزار سے زائد معصوم مسلمان شہید کیے جاچکے ہیں،جوان تہ تیغ کیے جارہے ہیں، عصمتیں لوٹی جارہی ہیں، آبادیاں ویران کی جارہی ہیں،املاک نذرِ آتش ہورہی ہیں۔

یہ ظالمانہ کریک ڈاؤن کسی عام سی بستی پر نہیں ہورہا،بلکہ یہ خونی کھیل اس سرزمین پر جاری ہے جس کے متعلق کثرت سے احادیث وارد ہوئی ہیں،زبانِ نبوت نے بارہا اس سرزمین کا تذکرہ کیا ہے،قرآن وسنت میں منصوص مبارک خطوں میں سے ایک یہ سرزمینِ شام ہے۔یہ جلیل القدر سپاہِ نبوت کی آرام گاہ ہے،یہ صلاح الدین ایوبیؒ اور نورالدین زنگیؒ جیسے اسلامی سالاروں کی سرزمین ہے۔آج یہ بابرکت اور اسلامی عظمت کی بشارت یافتہ سرزمین لہولہان ہے،جبر وتشدد سے کراہ رہی ہے۔یہاں کے باشندے موت کی وادیوں میں دھکیلے جارہے ہیں۔ایسا بدترین ظلم ڈھایا جارہا ہے کہ درندے میں شرم سار ہیں۔معصوموں کی جیسی دلدوز تصاویر اور بھیانک مناظر موصول ہورہے ہیں،اُنہیں دیکھ کر قلم بھی خون رورہا ہے اور پتھروں کا جگر پاش پاش ہے۔

لیکن دوسری طرف ہم ہیں،جو مسلمان کہلاتے ہیں،دن رات اسلامی نعرے لگاتے ہیں، ٹوپی اور دستار کے لیے جھگڑتے ہیں،رکعتوں اور طریقہ نماز پر جھگڑتے ہیں،مسجد بنام مسجد کھیلتے ہیں،عیاشیوں میں سرمست رہتے ہیں۔ہماری زندگیاں ذہنی انارکی،فکری بے چارگی اور بے مقصدیت کا مرقع بن چکی ہیں۔مادیت کا نشہ مسلم جوانوں کو جرم والحاد کی دلدل میں دھکیل رہا ہے۔اسلامی کلمہ اور اسلامی برادری اسلام کی شان وشوکت کا مظہر ہیں،آج یہی منہدم ہے۔

اسلامی اخوت روح ہے،مسلمان پوری دنیا میں چاہے جہاں ہو،ایک جسم ہے،ایک جان ہے،یہ رشتہ نہیں تو کچھ بھی نہیں،سب ہیچ ہے،یہ رشتہ ہمارے رب نے بنایا ہے،اسے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے استوار کیا ہے۔اگر اس میں نقص ہے تو آپ کے اسلام میں نقص ہے،اور جب تک یہ نقص دور نہیں ہوتا،دنیا بھر کے نعرے آپ کو سوائے ذلت وخواری کے کچھ بھی نہیں دیں گے۔آج دنیا میں پچاسوں قسم کے مذاہب اور ہزارہا قسم کی برادریاں پھیلی ہوئی ہیں،لیکن دل خون ہوجاتا ہے یہ منظر دیکھ دیکھ کر کہ دنیا میں کسی ایک،عیسائی،کسی ایک سکھ،کسی ایک یہودی،کسی ایک ہندو پر زد آجائے تو سب مل کر کہرام مچادیتے ہیں۔لیکن دوسری طرف مسلمان کہلائی جانے والی امت ہے فلسطین تباہ کیا جارہا ہے،افغانستان برباد کیا گیا،مصر پر قبضہ کیا گیا،تیونس لیبیا اور اب شام کو تہہ تیغ کیا جارہا ہے۔ایک فرد نہیں پوری قوم پر نشانہ ہے،پورا کا پورا شہر مہلک بموں اور میزائلوں کی نذر کیا جارہا ہے۔بچے،بچیاں،جوان بوڑھے،خواتین سب کو ایک ساتھ بھونا جارہا ہے،عام اور خاص ساری سرزمینیں لہو زار ہیں،کیا کہیں؟اور یہ خونِ جگر کہاں برسائیں؟یہ مسلم برادری کہاں ہے؟ذرا سنیں کہ :

دامن حریمِ ناز کا اپنا بچایئے
فریاد کا مزاج بہت آتشیں ہے آج

آج مسلمان مرچکا ہے، تیل کے ذخائر پر قابض،سرسبز خطوں کے مالک عربی حکمرانوں کے منہ پر تالے لگے ہوئے ہیں،بے حس،بزدل،مکار،پورا کا پورا عرب ایمپائر طاغوت کی کاسہ لیسی کررہا ہے۔اور مسلمانوں کی ذہنیت دیکھیے،یورپ میں کتا مر جائے تو پوری دنیا میں مسلمان سڑکوں پر آجاتے ہیں،موم بتی جلاتے ہیں،سیکولرازم کا سوگ مناتے ہیں، لیکن جب باری آتی ہے اسلامی ممالک کی تو ان کو سانپ سونگھ جاتا ہے،مارے گھبراہٹ کے دُبکے رہتے ہیں کہ مبادا چچا سام کے متعلق کوئی سوال ہوجائے تو کیا جواب دیں گے؟یہ تمام حکمران خائن ہیں،بزدل ہیں،مکار فریبی چور ہیں،قاتل،ظالم ہیں۔اور دنیائے اسلام کے دیگر نمائندے جو خاموش ہیں،بساط بھر کوششوں سے بھی منہ چرا رہے ہیں وہ اللہ کے دربار میں اس بابت مجرم ہوں گے۔

اس مجرمانہ چشم پوشی کو اللہ معاف نہیں کریں گے۔رمزِ مسلمانی کہاں گئی؟کس نے چھین لی آپ سے اخوت کی جہاں بانی؟جو آپ ان جلادوں کے خلاف اپنے اپنے ممالک میں کہرام نہیں مچاتے؟ہمارے ملکوں میں ان ظالموں کے سفارت خانے ہیں، اِن کی ناکہ بندی نہیں کی جاسکتی؟اِن کے سفارت خانوں کو اپنے نشانوں پر نہیں رکھا جا سکتا؟اور بھی بے شمار اقدامات کیے جاسکتے ہیں،جن سے ایمانی برادری سے یکجہتی کا اظہار ہوسکتا ہے،مظلوم بھائیوں،بہنوں تک درد دل پہنچایا جاسکتا ہے،اگر آج خاموش رہے تو آپ کے ساتھ قوم خاموش رہے گی،اور یہ خاموشی ایک سنگین عذاب نازل کرے گی۔دنیا دیکھے گی اس عذاب کو،جب مسلمان پوری طرح باہمی اخوت کے جذبات سے محروم ہوگا،ایمانی رشتے حتیٰ کہ اس کا وجودِ ایمانی چھین لیا جائے گا،وہ احساس اسلامی اور رشتۂ ضمیری سے عاری ہوچکا ہوگا،تب یہاں بھی مسلمان مرے گا،وہاں بھی مسلمان مرے گا،صلیبی طاقتیں بھی ماریں گی،یہود بھی نوچیں گے،ہندو بھی کاٹیں گے،ملحد بھی دبوچیں گے،لیکن مسلمان بے چارا بے خبر ہوگا،کہ کیوں مارا جارہا ہے؟یہ جذباتی سطریں تاریخ کا حصہ ہیں،کتابوں میں رقم ہیں،یہی صورت حال رہی تو حشر وہی ہوگا،جو تاریخ ماضی میں پیش آئی ہے وہی دوہرائی جائے گی۔

میں اپنا سارا وجود مظلوم شامی مسلمانوں کے نام کرتا ہوں۔اے کاش کہ یہ سرحدی باڑیں اور زنجیریں نہ ہوتیں تو میں اپنا سب کچھ لُٹا دیتا لیکن دنیا کے ہر مظلوم کے پاس پہنچتا۔اے کاش!میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ ان زنجیروں کو توڑ دیتا،میں ان حکمرانوں کے گریبان چاک کرتا،خائن اور کٹھ پتلی شاہانِ عرب کو گھسیٹتا،بے حس اسلامی نمائندوں اور لیڈروں کو جھنجوڑتا...اے کاش!

معاف کرنا،اے شامی بہن!اے بھائی!اے بزرگ!اے ماں!مجھے معاف کرنا،میرے پاس ان ٹوٹے الفاظ اور بکھرے جذبات کے سوا تمہارے لیے کچھ نہیں ہے!ان الفاظ سے ایوان ظلم پر بجلی کڑکے،تو میرے نصیباں شاد ہو جائیں!میری قسمت چمک اٹھے کہ اہل عزیمت میں سے ہو جاؤں۔

اے قلمکارو!جو یہ سوچتے ہو کہ عالم اسلام میں جاری مظالم کے خلاف لکھنے سے سیکولر شناخت چھن جائے گی۔سنو!کہ ایک دن ایسی موت آئے گی کہ انسانی شناخت مٹ جائے گی، قلمی جہاد سے منہ موڑنے والے قلمکارو!پھینک دو قلم کو،توڑ دو قلم کو،یہ سب سودائے خام ہے!اس میں خونِ جگر نہیں ہے!اسلام اصل ہے،آپ کے خمیر میں اگر سیکولرازم کا بھوت اس درجہ سرایت کر گیا ہے کہ وہ آپ کی دینی شناخت ظاہر کرنے سے روکتا ہے،تو آپ ایک مشین سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں!عالم اسلامی کے وہ تمام رہبران بدترین مجرم ہیں جو بساط بھر بھی کوشش نہیں کرتے!کسے کہیں اور کیا کیا کہیں!!!

اے شامیو!تم پرچیرہ دستیوں سے اُفق کا چہرہ لہو میں ترہے۔زمین جناز گاہ بنی ہوئی ہے۔اس کے باوجود تمہارے عزم کو سلام،تمہارے استقلال کو سلام!تم سب کچھ خون و قتل سہہ کر بھی ثابت قدم ہو،ہم کچھ نا سہتے ہوئے بھی فرار ہیں!ہمیں معاف کرنا! ہمیں معاف کرنا!

قارئین اگر سمجھ سکیں تو سمجھیں کہ اس وقت شام اور پورے عالم اسلام پر کفر کے وار جاری ہیں۔یہ معمولی جنگ نہیں ہے،یہ نسل کُشی ہے،آج آپ خاموش رہیں گے کل آپ کا نمبر ہے،جب تک کہ اسلام سے دامن جھاڑ کر برأت نہ کر دیں۔اے کاش! علمائے اسلام اور رہبران قوم سمجھیں!!!!

ؔعبرت کا وہ منظر ہے کہ خود ظلم خجل ہے
یہ لاش نہیں خاک پہ اسلام کا دل ہے

☆☆☆☆☆

خزاں کو چاہنے والے
بدستِ آتش و آہن
بہاروں کے تعاقب میں
ہر اک معصوم غنچے کو
بھسم کرنے نکل آئے
وہ بچے پھول جیسے تھے
وہ غنچے جن کی خوشبو سے
ابھی گلشن معطر ہو نہ پایا تھا
مری اس پاک دھرتی پر کھلے لیکن
کبھی نہ مسکرا پائے
کہ ان کا جرم اتنا تھا
امن کے ٹھیکیداروں کی کتابوں میں
وہ دہشت گرد کہلائے
وہ دہشت گرد مستقبل کے ٹھہرے ہیں
ذرا تم غور سے دیکھو!
یہ خون آلود اور بے جان "دہشت گرد چہرے" ہیں؟
یا امنِ عالم انسانیت کے منصفوں کے کان بہرے ہیں؟
یا ان کے فیصلوں پر بغض کے، نفرت کے پہرے ہیں؟
یہ جو بھی ہے...مجھے بس علم ہے اتنا
جلا دو پھول کو لیکن
کبھی اس پھول کی خوشبو
کسی راہ پر نہیں رکتی
کہ یہ قانونِ فطرت ہے
"صبا کرتی ہے بوئے گل سے اپنا ہمسفر پیدا"
مرے لوگو!ہر اک معصوم کے خوں کا
ہر اک آنسو کا بدلہ قرض ہے ہم پر
یہ حرفِ آخریں سن کر
کرو دل میں بس اک تھوڑا صبر پیدا
"اگر افغانیوں پر کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے؟
کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا...!"

طالب جان

ارض شام سے پیغامات

(اُستاذۃ ام عبد اللہ اور اُستاذۃ ام اِبراھیم-الریح المرسلۃ مہاجر کیمپ)

بسم اللہ والحمد للہ و الصلاۃ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم دونوں معلمّات ہیں اور الریح المرسلۃ مہاجر کیمپ میں دعوت کا کام کر رہی ہیں۔ مہاجرین کے یہ کیمپ بیوہ خواتین چلا رہی ہیں۔ اور الحمد للہ، ہم نے دین کی تعلیم کے لیے یہاں دورۂ اسلامی کا آغاز کیا ہے جس میں خواتین کو تعلیم القرآن، فقہ، عقیدہ کی تعلیم دی جا رہی ہے اور الحمد للہ، بہت اچھا نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

بفضل للہ، ہم نے ایک بہترین ٹیم تشکیل دے دی ہے جو کئی مہاجر کیمپوں میں دینی تعلیم کا آغاز کر چکی ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ہم نئے دورہ جات کا اجرا کر کے داعیات تیار کر رہے ہیں۔ جو ہم تعلیم فراہم کر رہے ہیں شاید کہ وہ ہماری ضرورت کے مطابق ناکافی ہے لیکن ہم اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق کوشاں ہیں۔ یہاں ہم اس حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہیں ''مجھ سے جو سنو آگے پہنچاؤ، چاہے قرآن کی آیت ہی کیوں نہ ہو''۔ ہم اسی منہج پر کام کر رہے ہیں یعنی ایک آیت اور اس کا مفہوم سکھایا یا دو آیتیں پڑھ کر انہیں سکھایا۔ اسی طریقے سے بفضل اللہ ہم اپنی سی کوشش کر رہے ہیں۔

یہاں کیمپوں میں ایسی خواتین بھی تھیں جو بالکل بھی پڑھنا لکھنا نہیں جانتی تھیں۔ الحمد للہ، اب وہ نا صرف پڑھتی لکھتی ہیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی پڑھنا لکھنا سکھا رہی ہیں۔ خصوصاً قرآن الحکیم کی تعلیم، جو ہماری مادری زبان میں ہے۔ اب جب بھی قرآن پڑھتی ہیں تو بہت خوشی سے پڑھتی ہیں جب کہ پہلے صرف ''بسم اللہ، الحمد للہ'' جانتی تھیں۔ اب جیسے ایک بہن قرآن مجید پڑھتی ہے تو اس کے معنی بھی سمجھ لیتی ہے۔ جیسے فتح و نصرت من جانب اللہ ہے، نا کہ اس کے بندوں کی طرف سے، اور نہ اس کے بندوں کے ہاتھ میں ہے۔ اب قرآنی آیات سے وہ سمجھنے لگی ہیں کہ بے گھر ہو کر مہاجر کیمپوں میں مقیم ہونے پر بھی اللہ ان کے ساتھ ہے اور انہیں اللہ کی قربت کا احساس ہوتا ہے۔

اگر سب بھائیوں کو ان مہاجر کیمپوں کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے تو اللہ کی قسم، ہر ماں داعی بن جائے گی چاہے انہیں صرف ایک حدیث ہی آتی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(دوزخ کی) آگ سے بچو (صدقہ دے کر) گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو''۔

بالکل اسی منہج پر ہم مہاجر کیمپ میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگوں کی شدید ضروریات میں سے ایک ضرورت ہے۔ اللہ کی قسم، حتیٰ کہ بوڑھی خواتین بھی حصول علم کے لیے بہت محنت کر رہی ہیں۔ ہمارے ساتھ ایک ۶۵ سالہ خاتون ہیں جنھوں نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا ہے اور الحمد للہ، اب تک ۲ پارے حفظ کر چکی ہیں۔ اور بھی ایسی بہت سی بہنیں ہیں جو ناخواندہ تھیں اور قرآن پڑھنا نہیں جانتی تھیں۔ اب قرآن سیکھنے کے لیے بہت محنت کر رہی ہیں ماشاء اللہ۔

الحمد للہ، ہمیں اس کام پر بہت اچھی پذیرائی مل رہی ہے لیکن ہمارے پاس داعی معلمات کی کمی ہے۔ ہمیں اس کام کو مزید بڑھانا ہے۔ یہاں اس مہاجر کیمپ میں بھی بہت اچھے نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ اس وقت ہمارے پاس ایک سو نوجوان اور ضعیف العمر طالبات زیرِ تعلیم ہیں جو حصول علم میں کوشاں ہیں اور خواہش کرتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل ہو۔ ہم علم سکھا تو رہی ہیں لیکن در حقیقت ہمیں خود بھی مزید علم کی ضرورت ہے۔

ہم انٹرنیٹ کے ذریعے علم سیکھتی ہیں، پھر یہاں آ کر وہ علم آگے پہنچاتی ہیں۔ داعیات دین کہاں ہیں؟ علما کہاں ہیں جن کی ذمہ داری ہے کہ وہ شام آ کر لوگوں کو علم سکھائیں؟

سابقہ نظام حکومت کی وجہ سے ہمیں علمِ دین سے دور رکھا جاتا تھا۔ اور اب ہم حالتِ جنگ میں ہیں۔ آئے روز بڑی تعداد میں اموات ہو رہی ہیں۔ ہم جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟ اگر ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ہی علم نہ ہو گا تو ہم کہاں کھڑے ہیں؟

مہاجر کیمپوں میں خواتین کو علمِ دین سے روشناس کروانا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ پورے شام میں، مرد جنگوں میں شہید ہو رہے ہیں اور پیچھے اپنی زوجات اور بچے چھوڑ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خواتین، مردوں کی معاون ہیں۔

ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ خواتین، فروغِ تعلیم میں اساسی کردار ادا کرتی ہیں۔ کیونکہ بشار الأسد کے دور میں، علمی میدان عورتوں سے خالی رہا ہے۔ بہت کم عورتیں تعلیم یافتہ رہی ہیں وہ بھی جو دیہی علاقوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ لیکن، الحمد للہ، اگر یہ تعلیمی کاوشیں ان مہاجر کیمپوں میں جاری رہیں تو ان شاء اللہ العظیم، ہم لوگوں کو جہالت سے نکال لیں گے۔ اور ہم مجاہدینِ حق کی جماعت تیار کر لیں گے اور ایسی مائیں بھی جو مجاہدین و مجاہداتِ حق کی تربیت کر سکیں گی۔

یہاں بہت سی ایسی تنظیمیں کام کر رہی ہیں جو مہاجرین میں بے حیائی اور برے اخلاق کی ترویج کے لیے فنڈز دیتی ہیں۔ ہمیں ہر حال میں ان ہتھکنڈوں کو ناکام بنانا ہے۔ یہ تنظیمیں اگرچہ زمینی یا فضائی حملے نہیں کرتیں لیکن ہمارے عقیدہ پر حملہ آور ضرور ہیں۔ لیکن اگر

ہم رسوخ فی العلم، درست منہج اور اسی طرح کے حل سے خود کو مضبوط بنا لیں اور علمائے حق ہمارا ساتھ دیں اور ہمیں عطیات بھی وصول ہوں تو یہ حملے ناکام ہو جائیں گے۔ یہاں شام میں دعوت کا کام کرنے والوں کو بہت ہی کم حمایت حاصل ہے۔ اگر ہم ان داعیان کی مدد کریں، ان کا ساتھ دیں تو ان شاءاللہ، ہمارا مسلم معاشرہ صحت مندی سے پھلنے پھولنے لگے گا۔

یہاں مغربی تنظیموں کے مرد و خواتین بہت بھاری تنخواہ اور عطیات کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ نفس تو مال کا حریص ہے۔ مغربی تنظیمیں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے خوب مال خرچ کرتی ہیں۔ سو ایسی صورت حال میں کہاں ہیں اسلام اور اہلِ اسلام؟ اسلام کی ترویج کے لیے مسلمانوں کو اپنا مال خرچ کرنا چاہیے اور دعوت کے کام کی پشت بانی کرنی چاہیے۔

یہاں خواتین کے حوالے سے ہم بہت زیادہ مسائل دیکھ رہے ہیں۔ بہت سی خواتین یہ کہتی ہیں کہ "اگر ہمیں کوئی مالی امداد ملے تو ہم علمی دروس میں شرکت کر سکتی ہیں"۔ آخر صرف مائیں ہی تو ذمہ دار نہیں ہیں۔ مائیں پریشان ہیں کہ "ہمیں اپنے بچوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کام کرنا ہوتا ہے"۔ ہم ان کی زیادہ نہیں تھوڑی سی بھی مدد کر دیں تاکہ وہ علمِ دین حاصل کرنے کے لیے آئیں، جو بندۂ مومن کے لیے خوراک اور پانی سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

غیر ملکی تنظیموں نے مہاجر کیمپوں میں "شامی بچوں کی تعلیم و ہدایت" کے نام پر اپنی سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں۔ وہ لوگ تفریح کے نام پر بچوں کو اختلاط، موسیقی اور ناچ وغیرہ سکھا رہی ہیں۔ یہاں پھر ہم کہتے ہیں کہ اسلام کہاں ہے؟ اور داعیان و داعیات اسلام کہاں ہیں؟

اس معاشرے کی اصلاح کے لیے ہمیں علمائے کرام کے ایک مکمل تنظیمی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔ مہاجرین کیمپوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ تقریباً پورے شام کے لوگ اب مہاجر کیمپوں میں منتقل ہو چکے ہیں۔ اور ہمیں ان لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے ہر کیمپ میں ایک مرکز کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو شرعی لباس پہننے کی طرف ترغیب دینی ہے۔ بچوں کو حلال اور حرام کے بارے میں سمجھانا ہے اور اختلاط مرد و زن سے بچنے کی تلقین کرنی ہے۔ بچوں کے درمیان چوری چکاری اور گالم گلوچ جیسی عاداتِ بد بڑے پیمانے پر پھیل گئی ہیں۔ اللہ المستعان

شام کے لوگوں کو دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے ویسی امداد اور حمایت حاصل نہیں ہو رہی جیسا کہ حق ہے۔ ہمیں آپ سے خوارک، پانی یا لباس نہیں چاہیے۔ ہمیں آپ کی طرف سے عطیات اور معاونت کی ضرورت ہے۔ ہم دنیا بھر کے علمائے کرام کو پیغام دیتے ہیں کہ ارضِ شام میں آج ہم جو کچھ بھی مشکلات جھیل رہے ہیں، کل ان حالات کا سامنا آپ سب کو بھی ہو گا۔

پس، اہلِ شام کے معاملے میں اللہ سے ڈریں۔ اور ہمارا پیغام سننے والے تمام لوگوں سے ہم مخاطب ہیں کہ ان جنگ زدہ علاقوں میں مسلمانوں کی مدد کیجیے، انہیں عطیات بھیجیے۔ دیکھیے کیسے مغربی طاقتیں مل کر، لوگوں کے ذریعے اور مال کے ذریعے اسلام کے خلاف برسرِپیکار ہیں۔ جیسے آپ پانی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اللہ کی قسم، اہلِ شام کو خوارک اور پانی سے زیادہ علمِ دین کی ضرورت ہے۔ ہم اللہ سے امید کرتے ہیں اور آپ لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ اہلِ شام کے ذریعے اللہ عزوجل آپ لوگوں کو فتح یاب کرے گا، جو آپ کی خاطر سب سے پہلے اٹھے اور اللہ کی راہ میں کھڑے ہوئے۔

آپ لوگ اہلِ شام کے لیے خصوصاً مہاجرین کیمپوں میں صدقات خرچ کیجیے، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین سے دور اور علم سے محروم کر دیے گئے ہیں۔

اللہ کی قسم! جب آپ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۴ بچوں کی ماں بالکل اَن پڑھ ہے تو دل غم زدہ ہو جاتا ہے اور آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ آپ کمپیوٹر اور موبائل استعمال کرتے ہیں جب کہ شامی مہاجرین کو حصول علم کے لیے اور اپنے اللہ کے بارے میں جاننے کے لیے ایک قلم اور کاغذ درکار ہے حتیٰ کہ جو بھی ذریعے میسر ہو۔ داعیان الی اللہ، صحیح تعاون اور عطیات کے ضرورت مند ہیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ -سنن ابن ماجه ٢٧٦٢

"ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نہ غزوہ کرے، نہ کسی غازی کے لیے سامان جہاد کا انتظام کرے، اور نہ ہی کسی غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر بار کی بھلائی کے ساتھ نگہبانی کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت آنے سے قبل اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دے گا"۔

☆☆☆☆☆

اے میرے لوگو!

قاری شہید اللہ

اے میرے لوگو! قندوز کے واقعہ کا تمہیں بھی افسوس ہوا اور بہت شدید افسوس ہوا تم بھی غمزدہ ہو اور تمہاری آنکھیں بھی اشکبار ہیں...

یقیناً یہ افسوس اور غمزدہ ہونا بھی ایمان کی علامت ہے... جی تو اب یہ چاہے کہ کہیں ایسی جگہ چل کے رہیں جہاں کوئی انسان نابستا ہو ناوہاں درد کا گزر ہو اور نا تکلیف کا احساس ہو...

مگر یہ ممکن کہاں ہے اور ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ میں اور آپ خود کو مسلمان بھی کہیں اور دکھوں کا ساتھ نا ہو...

کہاں کا ذکر کریں کہاں کی سنائیں سب کچھ تو دھرا ہے سب کے آگے...

اگر میں کسی اور کا دکھ درد کہہ سناؤں تو آپ کہتے ہو کہ اپنی خبر لو...

یعنی دوسرے لفظوں میں خود غرض بن جاؤں...

آہ! جب سے "سانحہ قندوز" ہوا ہے گھر کے درودیوار سوالی ہیں کہ خون تو سب ایک سا ہے چاہے وہ لیلیٰ میں بہے یا آرچی میں...

کہو تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دو جانبازوں کا منظر دھرانے وقت نہیں آیا جنھوں نے آپس میں دعا مانگی اور دوسرے نے آمین کہا...

آخر وہ ولولے اور جذبے جو کبھی ۹۰ کی دہائی میں ہمارے معاشرے کی پہچان ہوا کرتے تھے 'کہاں گئے وہ کیا ہوئے؟

معرکہ ایمان و شر کب سے بپا ہے ہمیں احساس ہی نہیں ہو رہا...

شیطان کے پجاری اپنا ہر قدم نہایت چابک دستی سے اٹھاتے جا رہے ہیں...

اور مسلم نوجوانوں کا ردِ عمل اپنے بڑوں سے صرف اور صرف مذمت کرنے، یوم سیاہ اور بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھنے پے خرچ ہو رہا ہے... فیا اسفًا...

یہ سب کچھ آپ کو عملی میدان سے باہر رکھنے کے بہانے ہیں اور کچھ نہیں...

اپنے آپ کو تنہا نا سمجھیے بس زرا اپنے زاویہ فکر کو مہمیز دیجیے پھر دیکھنا کہ آپ کی دسترس میں ایسی کیا چیز نہیں جو پہنچ سے باہر ہو...

یاد رکھیے!!!!

ہر ایسا عمل جو اپنی سرشت میں رضائے الٰہی، صدقِ نیت اور حسنِ اخلاص کا خمیر لے کر اٹھتا ہے وہ حد درجہ سادہ مگر دقت طلب ضرور ہوتا ہے...

ایسے میں اپنے خدا کی طرف کامل توجہ ہی ہمارے عزم و حوصلے کا خاص توشہ ہوتا ہے جو اسے ہر مشکل موڑ پے آسانی سے گزار لے جاتا ہے...

کرۂ ارضی پر جس رفتار سے واقعات رونما ہوتے جا رہے ہیں اسی قدر ہم میڈیا کے زریعے کچھ زیادہ ہی نفسیاتی طور پر بے حسی کا شکار ہوتے جاتے ہیں...

صرف آہیں اور نوحے لے کے بیٹھ جاتے ہیں جو ہمارے دشمن کو مطلوب ہے...

حالانکہ ہم اتنے بزدل پہلے تو کبھی نہیں تھے بس اتنا ہے کہ ہم ان کی عیّاری سے بے خبر رہ گئے...

آج بھی اگر ہم انہیں چت کرنا چاہیں تو ان کی سب نت نئی تیاریاں ہمارے کلمہ تکبیر کے آگے ہیچ ہیں... حالات و مشاہدات اس پر گواہ ہیں...

حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے پھیلائے گئے جالوں میں بری طرح پھنس چکے ہیں

ہمیں اہل عزیمت لوگوں کے طریق کو اپنانا ہو گا تب کہیں جا کے اس دکھیاری امت کے دکھوں کا مداوا ہو سکے گا!!!

ظالموں اور قاتلوں پر آپ کو بھی غصہ ہے اور شدید غصہ کہ آپ کے ہاتھ لگ جائیں تو یقیناً کچا کھا جائیں...

لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آپ کو آج افسوس ہوا کچھ دن رہے گا اور پھر آپ بھول جائیں گے...

مگر امت کا ایک چھوٹا سا طبقہ ایسا بھی ہے جس کی یہ کیفیت اس دن سے ہے جس دن بش نے صلیبی جنگ کا اعلان کیا تھا...

آپ تو بھول گئے مگر وہ طبقہ اپنے مسلمان بہن بھائیوں اور معصوم بچوں کو کیسے بھولتے...

وہ ڈیزی کٹر c130 اور بی باون کی کارپٹ بم باریاں ہم تو نہ بھولا سکتے تھے مگر آپ بھول گئے...

وہ شادی کی تقاریب اور مساجد پر بم باریاں جو یقیناً اب آپ کو یاد نہیں...

جسے آپ اپنی مصروفیات کی بنا پر بھول چکے...

ظاہر ہے آپ کی زندگی ہے کاروبار ہے بچے ہیں ان کے مستقبل کا غم ہے...

تو ایسے میں مظلوم امت کا غم بھولنا ہی تھا...

اور پھر جب بھولے تو ایسا بھولے کہ جب مجاہدین نے اس دشمن کے سامنے اپنے سروں سے بند باندھنے کی کوشش کی تو آپ ہی لوگوں نے مجاہدین کا بائیکاٹ شروع کر دیا...

اور بائیکاٹ بھی ایسا کہ جسے بیان کرنے کی اب ضرورت نہیں

میرے پیارے لوگو!

یہی وہ ظالم وحشی دشمن ہے جس سے مجاہدین پچھلے سترہ سال سے بے سروسامانی کے عالم میں مدمقابل ہیں سردی ہو یا گرمی برف ہو یا باران کوہ ہندوکش کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں...

اور آپ مستغنی و لاتعلق رہے جیسے آپ کا ان سے نہ کوئی رشتہ تھا اور نہ کوئی تعلق...

(بقیہ صفحہ ۷۹ پر)

تمہیں پیار ابھی تک جانوں سے!!!

سید نور اللہ شاہ

پورے عالم میں فساد برپا کرنے والی قوتیں جب اپنا زمانہ دیکھ چکیں تو خدا تعالیٰ نے ان کارخ اپنے خزانے، طالقان کی طرف موڑ دیا اور پھر اس کے بعد کوئی ان نام نہاد سپر پاورز کو دلاسہ دینے والا بھی نہ بچا۔ نئے طواغیت نئے ناموں اور نئے نعروں کے ساتھ حملہ آور ہوئے مگر امت کے ایک قلیل ترین گروہ کے ہاتھوں، پسماندہ اور تیسری دنیا کے ایک چھوٹے سے ملک میں شکستوں سے دوچار ہو کر گرے اور ایسی کمر ٹوٹی کہ پھر سنبھل نہ سکے مگر حیرانگی ہے کہ دنیا آج بھی حق کو ڈھونڈنے کے دعوؤں کے باوجود اسے تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ کھلی آنکھوں سے یہ ایمان پرور مناظر بار بار دیکھنے کے باوجود یہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس دین کی حقانیت سے نگاہیں چراتے ہیں تو یہ محض گوئبلز کی تھیوریوں کا کمال ہے کہ حق کے واضح ہونے کے باوجود جھوٹ کے ہوائی قلعوں پر یقین کرنا زیادہ آسان ہے۔ یقیناً اسی کیفیت کو سچ سے نظریں چرانا کہتے ہیں کہ اللہ نے محدود ترین وسائل کے حامل اپنے کمزور بندوں کے ذریعے وقت کی جابر ترین قوتوں کو رلا، تڑپا دیا مگر ''پتھر کے دور میں دھکیل دیے جانے'' کی دھمکیوں سے تھر تھر کانپنے والے مقامی دانشور اور نام نہاد رہنما آج بھولے سے بھی افغانستان کا تذکرہ اپنی زبان پر نہیں لاتے۔

موسم بہار آچکا اور امریکہ ''بہادر'' اور اس کے مقامی حواری آنے والے دنوں میں مجاہدین کے نئے بہار آپریشن سے پریشان ہیں۔ اس دفعہ موسم سرما میں بھی مجاہدین کی کارروائیوں کی شدت پہلے سے کئی گنا زیادہ رہی، اس لیے طواغیت کے لیے آمدہ ایام بھی سخت ترین ثابت ہونے کا نیک شگون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے چند ماہ سے سخت ترین بیانات، دھمکیوں اور بڑھکوں کے بعد اب امریکی حکام اپنی اوقات میں آرہے ہیں۔ اب خبر یہ ہے کہ امریکہ مذاکرات میں دلچسپی رکھتا ہے اور اس کے لیے پہلے کی طرح سارا بوجھ اپنے نااہل غلاموں پاکستانی و افغانی حکومت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ مگر ان سے پہلے کیا ہونا تھا جو اب ہو جائے گا۔ مجاہدین اپنے موقف پر مضبوط چٹان کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں اور امریکی انخلا اور امارتِ اسلامیہ کے دوبارہ قیام سے پہلے کسی قسم کے پُر امن حل کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اور کیوں ایسے دھوکے کا شکار ہوں جب کہ سقوطِ خلافت کے بعد اگر آج امت کی امیدیں کسی سے وابستہ ہیں تو وہ یہی مخلص، باشرع اور حکیم و بصیر جہادی قیادتیں ہیں کہ جنہوں نے عالمی طواغیت کے گلوبل ازم کے منصوبوں اور نیو ورلڈ آرڈ کے خوابوں کو چکنا چور کر دیا ہے۔

اب مجاہدین کی عسکری کارروائیوں کی وجہ سے ایک طرف امریکہ یہ اعلانات کر رہا ہے کہ افغانستان کے مسئلے کا حل مذاکرات میں ہے تو دوسری طرف مزید فوجی دستے بھجوا رہا ہے۔ امارت اسلامیہ کے اعلامی مجاہدین' امریکہ کے ان متضاد اور مسخرانہ اقدامات کو اپنی تنقید کا ہدف بناتے ہیں کہ ایک طرف مذاکرت کی درخواستیں ہیں تو دوسری طرف مزید فوج بھجوانے کے اعلانات اور مجاہدین کو شکست دینے کی بھڑکیں۔ ٹرمپ انتظامیہ کا یہی وطیرہ ہے اور مسلسل ناکامیوں کے باوجود اگلے الیکشن کے لیے امریکی عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے ایسے ہوائی بیانات دینا ضروری بھی ہے۔

امریکہ کی شومئ قسمت کہ آج افغانستان میں اس کے منصوبوں کی ناکامی کے بعد اس کے ٹکڑوں پر پلنے والے ٹوڈی حکمران بھی امریکہ کو نااہلی کے طعنے دینے لگے ہیں۔ افغانستان کے سابقہ کٹھ پتلی حکمران حامد کرزئی نے بیان دیا ہے کہ ''اب روس ہی ہمارے مسائل حل کر سکتا ہے نا کہ امریکہ کہ جو ہمیں قتل کر رہا ہے''۔ ان صاحب سے کوئی یہ بھی پوچھے کہ امریکہ کی جانب سے افغانستان میں قتل عام میں اپنا کردار بھی اسے یاد ہے یا محض پوائنٹ سکورنگ ہی چاہیے۔ یہ سارا کچھ ''دشمن نمبر ون امریکہ'' کا نعرہ لگانے والے مجاہدین کی دہائیوں پر مشتمل قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ امریکی زوال کی نشانیاں دیکھ کر ایک طرف اس کے اپنے پاکستانی و افغانی، ٹوڈی حکمران چین و روس سے امیدیں لگائے بیٹھے ہیں تو دوسری طرف زخم خوردہ روس بھی امریکہ کے مقابل دوبارہ سے سر اٹھانے لگا ہے۔ عالمی سیاست میں امریکہ کی کمزور ہوتی ہوئی پوزیشن کا ہر شخص بخوبی مشاہدہ کر سکتا ہے اور اس کے لیے ٹرمپ کے بیانات پر غور کافی ہو گا کہ جو اپنی غلام حکومتوں سے اب امریکی فوجوں اور امداد کے بھی کرائے وصول کرنے لگ گیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ کرائے پہلے بھی وصول کیے جا رہے تھے مگر اب کھل کر بے شرمی سے سعودیہ وغیرہ سے رقم مانگی جا رہی ہے۔

سچ یہ ہے کہ ملکوں کو اجاڑنے والی امریکہ کی سرکش و متکبر قوم کا مقابل اللہ کے چند مخلص مجاہدین سے ہوا ہے اور انہوں نے اس کو پورے عالم میں اس طرح سے ذلیل کر کے رکھ

دیا ہے کہ اب دو ٹکے کے سیاسی حکمران بھی اپنی وفاداریاں اس کے حریف ممالک سے منسلک کر رہے ہیں۔ ابھرتے ہوئے چین اور دوبارہ سر اٹھاتے روس نے بھی امریکہ کی اسی ذلت وشکست خوردگی کا فائدہ اٹھایا ہے۔ امریکہ اب اپنے ادھورے منصوبوں کی خاطر نیٹو کے رکن ممالک کو کبھی دھمکیوں اور کبھی منت سماجت سے رام کرنے کی کوششوں میں جتا ہوتا ہے کہ وہ اس کی شکست کا کچھ حصہ اپنے نام لے کر اس کی ڈوبتی کشتی کو مزید سہارا دیں لیکن اب امریکہ جو بھی کر لے شکست اس کا مقدر بن چکی ہے۔

اب ایسا بھی نہیں کہ افغانستان میں امریکہ کے سیاسی و مذاکراتی حربے مکمل طور پر ناکام رہے ہوں بلکہ انہیں چند کامیابیاں بھی ملی ہیں مگر وہ بھی برائے نام ہی ہیں کہ گل بدین حکمت یار مذاکرات کے ذریعے جمہوری بندر بانٹ میں شامل ہو چکا ہے۔ لیکن اگر پچھلے سولہ، سترہ سال کی امریکہ مخالف عسکری مزاحمت یا جہاد کی طرف نظر دوڑائی جائے تو حزب اسلامی سے منسلک چند کمانڈرز ہی ہوں گے کہ جنہوں نے عسکری مزاحمت میں حصہ لیے رکھا۔ آج جب حکمت یار امریکی منصوبوں کے آگے سر خم کر چکا ہے تو حزب اسلامی کے ان عسکری کمانڈروں اور مجاہدین میں سے بیش تر نے امارت اسلامیہ سے بیعت کرتے ہوئے امریکہ کی رخصتی اور امارت کے دوبارہ قیام تک اپنے مبارک جہاد کو جاری رکھنے کا عہد کیا ہے۔

حکمت یار اپنے معاہدے کے بعد جہاں اپنے لیے زیادہ سے زیادہ سیاسی فوائد کیش کرنے کی تگ ودو میں ہے وہیں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ کو بھی اسی گھن چکر کی طرف راغب کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اس لیے امریکی خواہشات پر عمل کرتے ہوئے حکمت یار کئی بار مجاہدین کو امن مذاکرات اور افغانستان کے سیاسی حل کی طرف بلا چکا ہے۔ اب چند دن قبل حکمت یار نے امن کا نیا منصوبہ پیش کیا جس کے مطابق افغانستان کے ۶ صوبے طالبان کے حوالے کرنے کی پیش کش کی گئی ہے اور پاکستانی حکومت اس امن منصوبے کی حمایت بھی کر چکی ہے۔ یہ ساری کوششیں محض اسی لیے ہیں کی افغانستان کی حقیقی عوامی اور مقبول قوت یعنی امارتِ اسلامیہ افغانستان کو تھوڑا بہت دے دلا کر رام کیا جاسکے۔ مجاہدین الحمدللہ سالہا سال سے جاری اس امریکہ مخالف جہاد، امارت اسلامیہ کے مبارک دورِ حکمرانی، کمانڈروں کی آپسی کشمکش وخانہ جنگی کے زمانے اور سوویت مخالف جہاد یعنی تقریباً پچھلی چار دہائیوں سے جاری حق باطل کی اس کشمکش سے بہت کچھ سیکھ چکے ہیں، اس لیے اب ان منصوبہ سازوں کے جھانسے میں آنے والے ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے شرعی موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں اور اس کا اندازہ نئے بہار آپریشن کے آغاز کے ساتھ سبھی کو ہو جائے گا، ان شاءاللہ۔

پاکستانی اشرافیہ سے امریکہ کی ناراضی کے بعد اب پاکستانی آرمی چیف اور وزیر اعظم بھی باری باری افغانستان اور دوسری عالمی کانفرنسوں اور ملاقاتوں میں اپنی صفائی پیش کرنے کی چند کوششیں کر چکے ہیں۔ پہلے کی طرح پاکستان نے افغانستان کے ساتھ مشترکہ دشمنوں کے خلاف کارروائی پر بھی اتفاق کر لیا ہے اور شاید اسی وجہ سے آرمی چیف باجوہ نے افغان مہاجرین کو باعزت اپنے ملک واپس جانے کا مشورہ دے دیا ہے۔ افغانستان میں جاری نیٹو افواج کے جرائم کی کمی بیش ان کے مقامی حواری پوری کیے رکھتے ہیں جیسا کہ پاکستان ہر چند روز بعد ٹی ٹی پی یا جماعت الاحرار کے بہانے افغانستان کے سرحدی علاقوں پر آرٹلری اور فضائی بمباری کیے رکھتا ہے جس میں بیش تر عام مسلمان شہید اور زخمی ہوتے ہیں مگر انہیں جب اپنے شہریوں کو مارنے میں کوئی جھجک نہیں ہوتی تو انہوں نے افغانی مسلمانوں کا کیا لحاظ رکھنا ہے۔

پاکستان نے بارہا مجاہدین کو مذاکرات پر راضی کرنے کی اپنی کوششوں کا اظہار کیا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ مجاہدینِ افغانستان پر ان کا کوئی دباؤ کارگر نہیں۔ پاکستان میں امارتِ اسلامیہ کے سابق سفارت کار اور گوانتاناموبے کے قیدی ملا عبدالسلام ضعیف صاحب نے بھی اس امر کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ "پاکستان نے حالیہ دنوں میں طالبان پر اپنا دباؤ بڑھایا ہے مگر طالبان وہ قبول نہیں کریں گے جو پاکستان ان سے چاہتا ہے!" مزید انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ " ایسے وقت میں جب طالبان کو مذاکراتی ٹیبل پر بٹھانے کی کوششیں ہو رہی ہیں ایسے میں پاکستان نے طالبان کے چند سینئر رہنماؤں کو گرفتار کر لیا ہے۔" امریکہ کی مکمل وفاداری اور حالیہ عسکری مزاحمت میں ان کے امارتِ اسلامیہ کے خلاف بھیانک کردار کے بعد پاکستانی اسٹیبلشمنٹ اور جمہوری حکمران مجاہدین پر دباؤ تو دور کی بات اپنی اوقات میں ہی رہنا سیکھ لیں تو اچھا رہے گا۔

ادھر ترکی کے وزیر اعظم یلدرم نے کابل کے دورے پر طالبان سے امن مذاکرات میں شرکت کی اپیل کی ہے مگر مجاہدین نے وہ بھی مسترد کر دی کیونکہ ترکی چاہے کسی کی نظر میں ایک "برادر اسلامی ملک" ہو مگر یہ نیٹو رکن ممالک کی فہرست میں شامل ہونے کی

وجہ سے افغانستان پر حملہ آور فورسز کے تعاون میں اپنے فوجی دستے بھجوا چکا ہے اور اب بھی اس کے فوجی مجاہدینِ افغانستان کے خلاف لڑائی کے لیے افغانستان میں موجود ہیں۔

امریکہ نے مذاکراتی کوششیں تو جاری رکھی ہوئی ہیں مگر اس کا زیادہ تر انحصار پاکستان و افغانستان کے مقامی حواریوں پر ہے جب کہ مجاہدین براہ راست امریکہ سے دوٹوک گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔اسی لیے ملا عبدالسلام ضعیف نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ ”طالبان کسی بھی ملک یعنی پاکستان و ایران وغیرہ کے ذریعے نہیں بلکہ براہ راست امریکہ سے معاملات کرنا چاہتے ہیں“۔اب طالبان کی دوٹوک گفتگو کا امریکہ کو پہلے سے ہی معلوم ہے اور وہ اسے قابل قبول نہیں تو اسی لیے اپنی کٹھ پتلی حکومتوں کے ذریعے طالبان کو اپنی من مانی شرائط پر راضی کرنا چاہتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکی جو چاہیں کرلیں مگر مجاہدین امریکہ کی اس کے گندے انڈوں سمیت بے دخلی سے پہلے راضی ہونے والے نہیں!

سوویت حملے کے وقت سوویت یونین کا مکمل ساتھ دینے والے ان کے مقامی کیمونسٹ حواری امریکی جارحیت کے بعد چونکہ اب امریکہ کو ہی پیارے ہو چکے ہیں اس لیے وہ بھی مجاہدین کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں۔ان کیمونسٹ عناصر کا سب سے مرغوب ترین ہتھیار پراپیگنڈہ ہی رہا ہے اور آج بھی اسی کا سہارا لے کر مجاہدینِ افغانستان کو گویا پاکستان کا ایجنٹ قرار دیتے رہتے ہیں۔پاکستان میں مجاہدین کے گرفتار و شہید قائدین انہیں نظر نہیں آتے مگر آنکھوں پر بندھی تعصب اور ڈالروں کی پٹیوں نے انہیں اندھا کر دیا ہے اس لیے بار بار اپنی وفاداریاں تبدیل کرنے والے پہلے روبل اور اب ڈالر کے یہ بندے مجاہدین کو بھی شاید اپنے جیسا سمجھ بیٹھے ہیں اور ان کی بے مثال فتوحات کو جب تک کسی دوسرے ملک سے منسوب نہ کریں انہیں نیند ہی نہیں آتی۔کبھی روس کو افغان دوست سمجھنے والے آج امریکہ کو افغان مسلمانوں کا سب سے بڑا خیر خواہ بتلا رہے ہیں۔سچ یہ ہے کہ جب اسلام کے خلاف بات آئے تو کیمونسٹس اور کیپٹلسٹس دونوں باہم یکجا ہو کر حملہ آور ہوتے ہیں کہ انہیں معلوم ہے کہ اسلام کی کامیابی کے بعد ان سب کی ناکامی ہے۔

سماجی ذرائع ابلاغ وغیرہ پر مجاہدینِ افغانستان کی جانب سے امریکی عوام کو جاری کیے گئے خط کا مذاق اڑایا گیا اور مجاہدین کی امن کی پیشکش کو ٹھکرا کر انہیں کمزور اور معافی کا خواستگار قرار دیا گیا۔امارت اسلامیہ کے ابلاغی نمائندوں نے اس مہم کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ خط تو خونی لڑائیوں سے پہلے کا آخری انتباہ تھا، اب تو ایک لمبی جنگ چھڑنے والی ہے جہاں یہ امن، امن کی اور مذاکرات، مذاکرات کی رَٹ صلیبیوں کے رِستے زخموں پر مرہم کا کام نہ دے سکے گی۔محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے بھی امن کی پیش کش کی تھی لیکن اس پیش کش کا مطلب یہ نہیں کہ مجاہدین تھک چکے یا مجاہدین ہار مان چکے... سبحان اللہ، دو سپر پاورز ہم سے شکست کھا چکیں اور مذاکرات کے لیے اپنے غلاموں کی منتیں کر رہے ہیں کہ کسی طرح طالبان کو میز پر بٹھانے پر رضامند کرلو اور پھر عقل کے اندھے چند دانشور، بکاؤ صحافی یا بھکاری میڈیا اسے مجاہدینِ عالی شان کی کم ہمتی یا بزدلی کا کا اشارہ سمجھیں جبکہ ان کے سامنے صلیبیوں اور ان کے مقامی حواریوں نے ذلت کی وادیاں طے کی ہیں۔

یہ خط تو محض حجت ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ مجاہدین امن نہیں چاہتے... نہیں! بلکہ مجاہدین تو امن چاہتے ہیں اور یقیناً امن اور سلامتی والا دین اور نظام ہی چاہتے ہیں۔اس نظام کے حوالے سے ہم مسلمانوں کی پوری تاریخ گواہی دیتی ہے مگر یہ کفار، عالمی طواغیت اور ان کے مقامی جمہوروں کا فساد ہے کہ جن کو طاقت کا نشہ چین نہیں لینے دیتا اور دہائیوں سے جنگوں پر جنگیں مسلط کیے آرہے ہیں، مہلک ترین ہتھیار استعمال کیے، خود ہی جنگی قانون بنائے اور خود ہی اسے سب سے زیادہ توڑنے والے بنے مگر بات کرتے ہیں امن کی! یہ تو وہ دھوکے باز اور مکار ہیں کہ جو ان اصطلاحات کو اپنے حق میں استعمال کرنے کا فن جانتے ہیں اور ان اصطلاحات کی بنیاد پر اپنے کمزور دشمنوں کو دباتے آئے ہیں، مگر مجاہدین بہت کم وسائل کے باوجود ان سے دبنے والے نہیں، کیونکہ مجاہدین کے ساتھ ان کا اللہ ہے! مجاہدین کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نصرت ہے کہ جسے دنیا آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔یہ خدا تعالیٰ کی نصرت ہی تو ہے کہ جس کی بدولت چند مجاہد بندوں نے امریکہ کا غرور خاک میں ملایا اور پھر سالہا سال سے اس جنگ میں امریکیوں کو ہزیمتوں سے دوچار کرتے آرہے ہیں۔

پچھلے چند ایام امت مسلمہ کے لیے بہت دردناک ثابت ہوئے ہیں۔غوطہ کے شہدا پر ہماری آنکھیں اشک بار ہی تھیں کہ غزہ میں مظاہرین کو چن چن کر نشانہ بنانے کی خبریں ملیں، اس سے سنبھل نہ سکے تھے کہ پھر کشمیر میں ہمارے مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی گئی اور اگلے دن قندوز کے سیکڑوں حفاظ القرآن کا خون بہا دیا گیا۔تازہ ترین خبر یہ ہے کہ دوما میں کیمیائی حملے میں کئی مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔

۲/اپریل کو افغانستان کے صوبے قندوز میں دشت ارچی کے سب سے بڑے اور پرانے مدرسے میں حفاظ قرآن کی سالانہ دستاربندی کی تقریب ہونا تھی اور اس حوالے سے پورے علاقے میں جوش و خروش تھا کہ مرکزی مدرسہ ہونے کی وجہ سے ارد گرد کے شہروں اور علاقوں حتیٰ کہ تاجکستان اور ازبکستان جیسے قریبی اسلامی ممالک کے طلبہ بھی یہاں پڑھتے ہیں اور دستار بندی کی تقاریب میں شرکت کے لیے ان کے رشتے دار اور اعزاء واقارب بھی شرکت کرتے ہیں۔ یہ علاقہ اگرچہ سالہا سال سے مجاہدین کے قبضے میں ہے مگر مجاہدین ایسی عوامی تقریبات میں کھلے عام شرکت نہیں کرتے الا یہ کہ کوئی جلسہ یا تقریب خود مجاہدین ہی کے زیرِ انتظام۔

امارتِ اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ مجاہدین کو ایسے موقعوں پر شرکت کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ چونکہ اس مدرسے میں مقامی مجاہدین کے رشتے دار طلبہ بھی پڑھتے ہیں تو انہیں اس تقریب کی حفاظت کی ذمہ داری اس طرح سونپی گئی کہ وہ کسی قسم کے اسلحے یا جھنڈوں وغیرہ کے بغیر مدرسے کے باہر راستے پر تلاشی کے لیے موجود رہیں۔ باقی اس مدرسے کی تقریب کا مکمل انتظام علما و مشران کی قائم کردہ انتظامیہ نے کیا اور اس تقریب کے اندر مجاہدین شریک نہیں تھے۔

جیسا کہ ہمارے بڑے مدارس میں ہوتا ہے تو وہاں بھی اس تقریب میں کابل اور افغانستان کے دوسرے علاقوں کے جید علمائے کرام اور دوسری مہمان شخصیات نے خصوصی شرکت کی اور تقریباً ۲۰۰۰ کے لگ بھگ لوگ اس پنڈال میں موجود تھے۔ حفظ قرآن کی تکمیل کرنے والے حفاظ طلبہ کو باری باری بلا کر ان کا اور ان کے والدین کا تعارف کرایا جا رہا تھا اور انہیں پگڑی پہنا کر سندوں سے نوازا جا رہا تھا۔ یہ مبارک تقریب معمول سے جاری تھی کہ اتنے میں دو ہیلی کاپٹر نمودار ہوئے اور نیچی پرواز کرتے ہوئے انہوں نے نشانہ لے کر تقریب ک اس مرکزی سٹیج کے ساتھ والے حصے پر میزائل داغے جہاں پر کہ طلبہ موجود تھے پھر مزید میزائل ساتھ موجود گھروں، مدرسے اور اس پنڈال پر فائر کیے گئے اور اس کے بعد گن شپ ہیلی کاپٹروں کی جانب سے فائرنگ بھی کی گئی۔ اس حملے میں دو سو سے زائد حفاظ طلبہ اور عام مسلمان شہید اور زخمی ہوئے۔ یہ ہیلی کاپٹر افغان فضائیہ کے زیرِ استعمال تھے جب کہ اطلاعات کے مطابق امریکی ڈرون طیارے اور فضائیہ بھی اس حملے میں مکمل طور پر شریک تھی۔ دوسری جانب افغان حکام نے یہ اعتراف بھی کیے ہیں کہ حملے میں استعمال ہونے والے گن شپ ہیلی کاپٹر بھارت کی جانب سے فراہم کیے گئے تھے۔

ہر بار کی طرح اس بار بھی کمال ڈھٹائی سے افغان انتظامیہ نے یہ پوری کارروائی اپنے سر لیتے ہوئے امریکی فوج کو اس سے بری قرار دیا حالانکہ انہی کی جاری کردہ فوٹیجز سے اور حملے کی نوعیت نیز مجاہدین کی رپورٹس سے یہ چیز اچھی طرح ثابت ہوتی ہے کہ اس حملے میں افغان فوج کو امریکی فضائیہ اور ڈرونز کی بھرپور مدد حاصل تھی۔ دوسری طرف یہ پراپیگنڈہ بھی زور و شور سے کیا گیا کہ مدرسے میں طالبان کی سینئر قیادت موجود تھی اور کبھی یہ مضحکہ خیز دعوے بھی کیے گئے کہ اس تقریب میں کوئٹہ شوریٰ بھی شریک تھی جب کہ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اور اس کی حواری مقامی فوج اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہونے کی وجہ سے اسلام پسند عوام کو سبق سکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی اور پھر الزام مجاہدین پر ڈال دیا جاتا ہے کہ مجاہدین نے عوام کو ڈھال بنایا تا کہ اس طرح سے مجاہدین سے عوام کو بدظن کرنے کی کوششیں کی جا سکیں۔ یہ طاغوتی افواج مجاہدین کے زیرِ کنٹرول علاقوں کی عوام کو بھی اپنا دشمن اور مجرم خیال کرتے ہوئے ان کے قتل عام کو ایک معمولی چیز خیال کرتی ہیں یعنی عوام کا مجاہدین کے زیرِ انتظام علاقوں میں رہنا بھی ان کے نزدیک جرم ہی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے گھروں، بازاروں، سکولوں اور کالجوں تک کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنائے بغیر نہیں چھوڑتے تو پھر مدرسہ، مسجد اور ایک دینی تقریب تو ان کو کانٹوں کی طرح ہی چبھتی ہوگے۔

افغان حکومت نے بیان دیا کہ اس حملے میں ۳۰ طالبان مجاہدین بھی شہید ہوئے مگر عینی شاہدین اور حفاظ شہدا کے ورثا نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس تقریب میں کوئی مجاہد شریک نہ تھا۔ ایک لمحے کے لیے اگر فرض کر لیں کہ اس تقریب میں مجاہدین

> یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم نے ان بڑھتے خطرات کا تدارک نہ کیا تو سانحات کا یہ سلسلہ محض غزہ، حلب، غوطہ، دوما، موصل، قندوز، سری نگر تک محدود نہیں رہے گا بلکہ یہ اسلام آباد لاہور اور کراچی کا رخ بھی کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں اپنا عملی کردار ادا کیجیے اور مجاہدین کی بالخصوص مدد کیجیے چاہے جس طرح سے بھی ہو سکے اور اس مدد کا اعلیٰ اور بہترین طریقہ خود ان مجاہدین کے ساتھ مل کر جہاد میں شرکت اور نصرت ہے اور یہی شہدا کا انتقام ہے

بھی شریک ہوئے تو کیا سیکڑوں معصوم بچوں کا لہو اتنا ارزاں ہے کہ انہیں بہا دینے کے بعد بھی یہ ٹس سے مس نہیں ہوئے اور کمال بے شرمی سے الٹا مجاہدین پر جوابی الزامات عائد کر رہے ہیں۔ بہر حال حقیقت یہی ہے کہ اس تقریب میں یا تو حفاظ بچے تھے اور ان کے اساتذہ اور علما یا دیگر عام مسلمان اور مجاہدین اس تقریب میں شریک نہیں تھے اور اسی بات کی گواہی تمام ذرائع ابلاغ بھی دے رہے ہیں۔

لبرل حضرات جو ہفتہِ گزشتہ ملالہ کے استقبال میں لیٹے رہے قندوز سانحے کے بعد سے غائب ہیں اور سوشل میڈیا پر چند لبرل آوازیں جو اس حملے سے متعلق ابھریں ان کا لب لباب یہ تھا کہ "اچھا ہوا ہے یہ مدرسے والے تھے ہی اسی قابل، شکر ہے مارے گئے ورنہ بڑے ہو کر انہوں نے دہشت گرد بننا تھا" وغیرہ وغیرہ۔ یہ وہ خبیث ترین مخلوق ہے کہ جو بڑھ چڑھ کر انسانیت کے دعوے کرنے کے باوجود جب ان کی من پسند قوتوں کے جرائم کی باری آئے تو آنکھیں موند لیتے ہیں اور اگر یہ ظلم مسلمانوں پر ہوا ہو تو بھی کھینچ تان کر اس کی ذمہ داری مسلمانوں ہی کے سر ڈال دیتے ہیں۔ مثال تا ملالہ اور پیرس تا امریکہ ہر گستاخ کو پہنچنے والی تکلیف پر دکھی ہونے اور انسانیت کے راگ الاپنے والے یہ خبثاء حقیقی انسانی المیوں پر گرگٹ کی طرح رنگ بدل جاتے ہیں۔ آج کل پاکستانی افواج اور اسٹیبلشمنٹ کے مظالم کے خلاف احتجاج کرنے والے پشتونوں کو اپنی ہمدردیاں دکھانے والے یہ موقع پرست لبرل عناصر قندوز کے مظلوموں سے صرف نظر کیے رکھتے ہیں۔

قندوز سانحے نے ہماری پاکستانی مسلم عوام کو ایک مرتبہ پھر ضوابِ غفلت سے جگانے کی کوشش کی ہے اور اس دفعہ پاکستانی عوام کم از کم سوشل میڈیا اور دو چار احتجاجی مظاہروں ہی کی حد تک سہی مگر کچھ گرمی دکھائی ہے جو کہ اگرچہ مطلوب صورت حال نہ سہی کم از کم خوش آئند ضرور ہے۔ بے حمیت حکمرانوں کی کوششوں کے بعد جو خاموشی اور بے بسی کا دور معرکہ نائن الیون کے بعد ہمارے حصے میں آیا ہے اس میں ابھی بھی کئی چنگاریاں باقی ہیں، بس ضرورت ہے تو ان جذبوں کو کیش کرانے کی، ان مذمتوں سے مقابلے تک اور ان احتجاجی مظاہروں سے حقیقی علاج یعنی جہاد اور اس عظیم جہاد کی حمایت پر کمر بستگی کی! امریکہ مخالف افغان جہاد کو دو دہائیاں ہونے کو ہیں اور چند پاکستانی مخلصین و مجاہدین کے علاوہ ہماری قوم محض جذبات و احساسات سے آگے نہیں بڑھ پائی ہے۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم نے ان بڑھتے خطرات کا تدارک نہ کیا تو سانحات کا یہ سلسلہ محض غزہ، حلب، غوطہ، دوما، موصل، قندوز، سری نگر تک محدود نہیں رہے گا بلکہ یہ اسلام آباد لاہور اور کراچی کا رخ بھی کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں اپنا عملی کردار ادا کیجیے اور مجاہدین کی بالخصوص مدد کیجیے چاہے جس طرح سے بھی ہو سکے اور اس مدد کا اعلیٰ اور بہترین طریقہ خود ان مجاہدین کے ساتھ مل کر جہاد میں شرکت اور نصرت ہے اور یہی شہدا کا انتقام ہے کیونکہ بقول شاعر

؎ شہدا نے پکارا ہے تم کو فردوس کے بالا خانوں سے
ہم راہِ خدا میں کٹ آئے، تمہیں پیارا ابھی جانوں سے!

☆☆☆☆☆

"میرے محبوب پاکستانی مسلمان بھائیو!

اپنے پاکستان کو پہچانیے! مسلمانوں کے قاتل اور امریکہ کے غلام یہ جرنیل اور چور لٹیرے جھوٹے سیاستدان پاکستانی نہیں... اسلام پسند عوام اور نظام ظلم کے خلاف ڈٹنے والے مجاہدین کا نام پاکستان ہے! عبد الرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ پاکستانی ہیں، عبد الرشید غازی کے قاتل پاکستانی نہیں! حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دینے والے ممتاز قادری رحمہ اللہ اور ان کے جنازہ میں شریک ٹھاٹھیں مارتا عوام کا سمندر پاکستان ہیں، ممتاز قادریؒ کو پھانسی پر چڑھانے والے ملحدین پاکستانی نہیں! امریکہ اور ہندوستان کے خلاف جہاد کے انصار یہاں کی عوام پاکستانی ہیں، مجاہدین کو ڈالروں کے عوض پکڑنے اور شہید کرنے والے اجرتی قاتل پاکستانی نہیں، یہ مساجد و مدارس، سورۃ توبہ و انفال پڑھنے پڑھانے والے یہ طلباء و اساتذہ پاکستان ہیں، کالج و یونیورسٹیوں میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے اور غلبہ دین کی تحریک چلانے والے یہ طلبہ پاکستانی ہیں، اسلامی معاشرت زندہ رکھنے والی عفت و پاک بازی کی محافظ یہ باپردہ مائیں اور بہنیں پاکستانی ہیں، روپے پیسے کی خاطر فحاشی و عریانی اور کفر و الحاد پھیلانے والا جھوٹا میڈیا پاکستانی نہیں! عافیہ صدیقی پاکستانی ہیں، عافیہ صدیقی کو بیچنے والے پاکستانی نہیں۔ اخوتِ ایمان سے سرشار مجاہدین کے میزبان یہ مجاہد قبائلی پاکستان ہیں، ان قبائل پر بارود برسانے اور انہیں دربدر کرنے والی پاکستانی فوج' پاکستانی نہیں۔

پاکستان وہ ہے جو نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ کا پاکستان ہے، مولانا عتیق الرحمن رحمہ اللہ اور ان کے شاگردوں کا پاکستان ہے، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا پاکستان ہے!"

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

قندوز المیے کے حوالے سے امارت اسلامیہ کا اعلامیہ

مصدر: امارت اسلامیہ افغانستان کی اردو ویب سائٹ 'الامارہ اردو'

اتوار کے روز ۲/ اپریل ۲۰۱۸ء کو صوبہ قندوز ضلع دشت آرچی کے پھٹان کے علاقے میں امریکی ایماء اور کابل انتظامیہ کی سیکورٹی فورسز کے ذریعے اس عوامی اجتماع پر بم باری کی گئی، جس میں ایک مدرسے کے فارغ التحصیل طلبہ اور حفاظ کرام کی دستار فضیلت کی تقریب جاری تھی۔

اس دلخراش المیے میں ۲۰۰ تک شہری شہید و زخمی ہوئے، جن میں اکثریت علماء، حفاظ کرام اور بچوں کی تھی، جس سے افغان عوام کو شدید دھچکا لگا۔

اس خوفناک عمل نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ افغانستان پر مسلط استعمار اور اس کے دین سے عاری داخلی غلام افغان عوام کے نظریے، اسلامی فکر، تعلیم، اقدار اور مقدسات سے کتنی دشمنی رکھتی ہے اور ان کی بیخ کنی کی کوشش کرتی ہے۔

امارت اسلامیہ ایک مرتبہ پھر اس عظیم جرم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے اور اس کے عاملین سے شدید تر انتقام لینے کی وعدہ کرتی ہے۔

بالعموم افغان مجاہد عوام اور بالخصوص امارت اسلامیہ نے اسلام کی دفاع کی خاطر عظیم قربانیاں دی ہیں، اس کے بعد بھی افغان عوام کو تسلی دیتی ہے کہ تمہاری اور تمہارے دینی مقدسات کی تحفظ اور دفاع کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریگی اور اس طرح ناقابل معافی جرائم کے عاملوں کو عدالت کے کٹہرے میں لاکھڑا کریں گے۔

قندوز کے عظیم بحران کے بعد افغان عوام پر لازم ہے کہ موجودہ جہاد کا ساتھ دیں، اپنے دین، مقدسات، دینی علماء اور مدارس کی نجات کے لیے مزید جدوجہد کریں اور استعمار کی شکست کے لیے جہادی صفوف کو مزید تر طاقتور کریں۔

امارت اسلامیہ تمام عالمی غیر جانبدار تنظیموں، اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتی ہے کہ قندوز میں رونما ہونے والے جنایت کے بارے میں وسیع اور غیر جانبدار وفود کا انتخاب، انہیں علاقے روانہ کیجیے، تاکہ المیہ کی آزادانہ اور ہمہ پہلو تحقیقات کریں اور یہ ظاہر کریں، کہ حملہ کس پر ہوا ہے اور کن مقاصد کے لیے کیا گیا ہے۔

امارت اسلامیہ ایسے وفود کی آمد کے لیے انتظامات کرے گی اور علاقے میں ہر قسم کی سیکورٹی کا یقین دلاتی ہے۔ اسی طرح امارت اسلامیہ تمام ذرائع ابلاغ، صحافی حضرات اور محققین سے بھی مطالبہ کرتی ہے کہ آزادانہ طور پر علاقے کا دورہ کریں، مذکورہ جگہ کو قریب سے دیکھ لے، عوام اور متاثرین کے ساتھ گفتگو کریں اور المیہ کے متعلق مؤثق معلومات جمع کر کے عوام اور دنیا تک پہنچادیں۔

نیز امارت اسلامیہ غیر جانبدار لکھاریوں، مبصرین اور معتمد تجزیہ نگاروں سے بھی مطالبہ کرتی ہے کہ قندوز المیہ پر خصوصی توجہ دیں، اس کے متعلق قلم اٹھائے، اذہان کو روشن کریں، تفصیلات عوام تک پہنچا دیں اور اس نوعیت سانحات کے پیچھے استعماری افواج اور ان کے مزدوروں کی مقاصد اور مذموم منصوبوں کو افشا کر کے اپنی ملت کو آگاہ رکھے۔

ہم قندوز المیہ میں تمام شہداء کے خاندانوں سے دل کی گہرائیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، ان کے غم اور درد کو اپنا ہی درد سمجھتے ہیں، شہداء کے لیے جنت الفردوس اور زخمیوں کے لیے شفائے کاملہ وعاجلہ اور مصیبت زدہ خاندانوں کے لیے صبر جمیل اور جزیل کی دعا کرتے ہیں۔

رب متعال سے التجا کرتے ہیں، کہ ان مقدس اور معصوم لہو کی برکت سے ہمارے ملک کو استعمار کی دام سے نکال دیں، اسلامی نظام کے اعادہ اور افغان ملت کی پرامن زندگی کے لیے راہ حق کے مجاہدین کی نصرت کریں اور باطل کو تباہ و برباد کریں۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

والسلام

امارت اسلامیہ افغانستان

۱۸/ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ بمطابق ۴/ اپریل ۲۰۱۸ء

بقیہ: اے میرے لوگو!

امید ہے اب تو یقین ہو گیا ہو گا کہ یہ دشمن کتنا ظالم ہے اور اس ظالم نے جو جنگ شروع کر رکھی ہے یہ اصل میں اسلام ہی کے خلاف ہے افغانستان اور طالبان تو صرف بہانہ ہیں...

اگر واقعی یقین ہو گیا تو قدم بڑھائیں اور مجاہدین کے پشتیبان ان کے معاون بنیں ان کے مددگار ان کے دست و بازو بنیں اور کچھ نہیں تو ان کے مسلمان کلمہ گو بھائی بن جائیں...

وقت نکالیں مجاہدین کے ساتھ شب و روز گزاریں وہ مبارک شب و روز جن کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ومافیہا سے بہتر قرار دیا...

یہ نہ کر سکیں تو اپنی زندگی اور صلاحیتوں پر نظر ڈالیں کہ آپ اسلام جہاد اور مجاہدین کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں اور کس طرح اپنی صلاحیتیں وقت اور استعداد اللہ کے دین اور مظلوم امت کے دفاع اور نصرت کے لیے خرچ کر سکتے ہیں...

یہ بات یاد رکھیں کہ صلیبی جنگ میں غیر جانبدار رہنے والا غیر جانبدار نہیں بلکہ دشمن کو تقویت دینے والا ہے... ہمت کریں مدد رب کرے گا...

تاکہ کل کو آپ کے بچے قندوز کے معصوموں کی طرح راکھ کے ڈھیر میں نہ تبدیل کر دیئے جائیں...

اسلام اور اہلِ اسلام صلیبیوں کے نشانے پر

احمد فاروق مہاجر

کچھ عرصہ پہلے خبر ملی کی کنڑ میں مدرسے پر ڈرون حملہ ہوا، جس میں کئی طلبہ کرام شہید ہوگئے جن میں مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کے فرزند عبداللہ بھی شامل تھے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر کچھ دن پہلے صوبہ فراہ میں ایک مدرسے کی دستار بندی کی تقریب پر ڈرون حملہ ہوا، جس میں کئی طلبہ کرام شہید ہوگئے۔ کچھ ہی دن گزرے تھے کہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں ایک مدرسے میں دستار بندی کی ایک تقریب پر صلیبیوں اوران کی غلام فوج کی بم باری میں ۱۵۰ سے زائد طلبائے دین اور ان کے اساتذہ کرام جامِ شہادت نوش کر گئے...اناللہ وانا الیہ راجعون

مدرسہ کی زندگی اور تعلیم، قال اللہ اور قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل بڑی عجیب چیز ہے۔ خاص کر جب بندہ گرتے، اٹھتے، ٹرپتے، بیماری و تندرستی، سرمی اور گرمی، سب کچھ برداشت کرتے ہوئے اپنی منزل کی تکمیل حفظِ قرآن یا دورہ حدیث کی صورت میں کرتا ہے تو ایک انجانی خوشی محسوس ہوتی ہے۔ والدین خصوصاً والدہ کی خوشی دیدنی ہوتی ہے، بار بار دروازے کو تکتی ہے کہ میرا شہزادہ کب تیار ہو کر سفید ابلق کپڑوں پر کالی واسکٹ یا کالی پگڑی میں ملبوس چلا آئے گا اور میں اُسے اپنے سینے سے بھینچ کر اپنی مامتا کو ٹھنڈک پہنچاؤں گی۔ لیکن جب زندہ شہزادے کی جگہ سفید کفن میں ملبوس اس کی لاش گھر آجائے تو ماں کی ممتا پر کیا گزرتی ہے؟ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں...فالی اللہ المشتکیٰ... اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

افسوس ناک صورت حال تو یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کے جادوگر ہمیشہ ایسے ظالمانہ حملوں کے دفاع میں کہانیاں گھڑ گھڑ کر کچھ نہ کچھ جواز مہیا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں... اور اگر مجاہدین کی کسی کارروائی میں بلانیت حادثاتی طور پر عام عوام میں سے کوئی نشانہ بن جائے تو آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں ڈالروں کے حصول کے لیے... مثلاً کنڑ کے واقعے پر افسانہ گھڑا گیا کہ کمانڈر عبداللہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ میٹنگ میں مصروف تھے کہ اوپر سے حملہ ہوگیا۔ اور قندوز کے حملہ پر یہ افسانہ گھڑا گیا کہ ان میں مجاہدین موجود تھے، یعنی اگر واقعتاً ایسا ہوتا بھی تو صلیبی درندوں کے لیے معصوم بچوں کا قتل جائز ہو گیا؟!!!! اللھم العن علی ھؤلاء الکاذبین۔ جب کہ امارت اسلامیہ کے ترجمان نے اس امر کی سختی سے تردید کی کہ وہاں مجاہدین یا مجاہدین کے ذمہ داران موجود تھے۔

خیر ان بے حیا اور غیرت سے عاری لوگوں سے گلہ نہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ملعون سلمان تاثیر، ملالہ یوسف زئی، مشال خان وغیرہ ہی مظلوم ہیں۔ ان کے نزدیک مظلومیت کا معیار یہی ہے کہ داڑھی منڈا ہو، ننگ دھڑنگ ہو، مغربی تہذیب کا دلدادہ ہو، دین اور شریعت سے متنفر ہو اور اہلِ مغرب کا لاڈلا ہو۔ اہلِ دین تو اِن کے ہاں کبھی بھی مظلوم شمار ہو ہی نہیں سکتے، چاہے اُنہیں فاسفورس سے جلا ڈالا جائے، جعلی مقابلوں میں قتل کیا جائے، ان کے جسموں کو جلا ڈالا جائے، ان کی مساجد و مدارس ملیامیٹ کر دی جائیں لیکن اس سب کے باوجود دہشت گرد اور شدت پسند بہر صورت اہلِ دین ہی قرار پاتے ہیں اور امن کا ٹھیکے دار امریکہ ہی کو مانا اور سمجھا جاتا ہے! فیاللعجب!!!! اس طبقہ سے ہمارا گلہ نہیں ہے، کہ یہ تو ڈالروں کے پجاری ہیں!

ہمارا گلہ تو اس طبقے سے ہے جو اپنے آپ کو قال اللہ و قال رسول الرسول کا وارث گردانتا ہے۔ جو منبر و محراب کا وارث ہے، اور ہمارا یہ گلہ کوئی گستاخی نہیں بلکہ عینِ حق ہے۔ فان لصاحب الحق مقالاً کی روشنی میں تادمِ تحریر پاکستان کی کسی قابل قدر شخصیت نے ہلکی کی مذمت بھی نہیں کی!

اے محترم علمائے کرام! آپ کب تک شتر مرغ کی طرح ریت میں سر دبائے رہیں گے؟ کب تک کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے رکھیں گے؟ کیا آپ اس خوش فہمی میں ہیں کہ کنڑ، فراہ اور قندوز کی طرح کراچی، اسلام آباد، لاہور، راولپنڈی، پشاور اور کوئٹہ کے مدارس کی باری نہیں آئے گی؟ کیا آپ لال مسجد اور تعلیم القرآن کی صورت میں آنے والے حالات کی خوف ناک تصویر نہیں دیکھ چکے؟

کیا یہ صلیبی لشکر جس نے اس جنگ کو پہلے ہی دن ''کروسیڈ وار'' یعنی صلیبی جنگ کا نام دیا تھا، اس کے پیشہ ور پاکستانی اور افغانی قاتل آپ کو چھوڑ دیں گے؟ کیا جب مدارس کے ساتھ بخارا، سمرقند اور غرناطہ جیسا معاملہ ہو گا تب آپ کی آنکھیں کھلیں گی؟ کیا آپ پیغامِ پاکستان پر دستخط کر کے بے غم ہوگئے ہیں کہ آپ کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا؟ آپ خود بتائیں کہ اللہ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قراء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت پر کس قدر غم واندوہ کا اظہار فرمایا تھا... کتنے دن قنوتِ نازلہ پڑھتی تھی... جب آج ان کی امت کے حفاظ، علما و طلبہ مجاہدین کے بے دریغ قتل عام پر آپ کی طرف سے مسلسل سکوت اور خاموشی کتنا افسوس ناک امر ہے!

سوائے علمائے کرام! آپ خفیہ اداروں کی فراہم کردہ جھوٹی رپورٹوں اور میڈیا کی جانب سے بیان کردہ ''حقائق'' دیکھ اور سن کر وہی کہانیاں منبروں پر بیان فرما دیتے ہیں...

(بقیہ صفحہ ۸۶ پر)

تحریکِ جہاد کے لیے خونِ تازہ

محمد منصور

افغانستان بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے۔ جنوبی افغانستان میں پشتون بستے ہیں اور کابل کے شمال میں فارسی بان، ازبک اور تاجک آبادی کی اکثریت ہے۔ اس پورے شمالی افغانستان میں پشتونوں کا واحد گڑھ یہی قندوز ہے۔ اس کے چاروں طرف فارسی، ازبک اور تاجک آبادی کے علاقے ہیں، جب کہ پہاڑوں میں گھرا ہوا قندوز قدرے گہرائی میں واقع ہے۔ اس لیے اس کی ہیئت بھی تنور جیسی ہی ہے۔ قندوز تزویراتی اعتبار سے بھی افغانستان کا انتہائی اہم شہر خیال کیا جاتا ہے۔ اگر اس کا محل وقوع دیکھیں تو قندوز کے جنوب میں دارالحکومت کابل واقع ہے۔ مغرب میں شمالی افغانستان کا اہم ترین شہر مزار شریف ہے اور شمالی جانب قندوز کی سرحد وسط ایشیائی ریاست تاجکستان سے ملتی ہے۔ جغرافیہ دان قندوز کو شمالی افغانستان تک رسائی کا دروازہ بھی کہتے ہیں۔ قندوز کے بارے میں اسٹریٹیجک اسٹڈیز کے ماہرین کہتے ہیں کہ اس شہر پر کنٹرول شمال کے پورے خطے پر کنٹرول کے مترادف ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امریکی وافغان افواج اور امارت اسلامیہ کے مابین اس شہر پر قبضے کے لیے اول روز سے ہی کشمکش جاری رہی ہے۔ قندوز نے پہلی بار اپنے جگر گوشے قربان نہیں کرائے، بلکہ وہ تو ہمیشہ قربانی دینے والوں کی اگلی صفوں میں موجود رہا ہے۔ کیا مورخ ۲۰۰۱ء میں قندوز کے محاذ پر دادِ شجاعت دینے والے جاں بازوں کی قربانیوں سے صرفِ نظر کر سکتا ہے؟ معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد جب اقوام متحدہ کی چھتری تلے امریکہ کی قیادت میں صلیبی دنیا کا سب سے بڑا عسکری اتحاد افغانستان پر حملہ آور ہوا تو اُس وقت شمال میں امارت اسلامیہ کا سب سے بڑا عسکری مرکز یہی قندوز ہی تھا۔ امریکہ کی طرف سے مسلسل فضائی حملوں کے بعد جب امارت اسلامیہ کی قیادت نے حکومت چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو اس وقت ہزاروں طالبان قندوز میں پھنس کر رہ گئے۔ جن میں افغان وزیر دفاع ملاعبید اللہ اخوند شہید رحمہ اللہ[19] اور نامور عسکری کمانڈر ملا داداللہ شہید رحمہ اللہ[20] سمیت کئی اہم طالبان رہ نما بھی شامل تھے۔

چونکہ قندوز کے محاذ پر موجود ہزاروں طالبان کسی بھی صورت شکست تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے، چنانچہ امریکیوں نے اپنی فطری عیاری سے کام لیتے ہوئے اس موقع پر رشید دوستم کو آگے بڑھایا اور طالبان رہ نماؤں کو پیش کش کی کہ اگر وہ لڑنے کے بجائے ہتھیار ڈال دیں تو انہی اپنے گھروں کو واپسی کا محفوظ راستہ دے دیا جائے گا۔ ملاعبید اللہ اخوند رحمہ اللہ نے اپنے ہزاروں ساتھیوں کو بچانے کے لیے یہ پیش کش قبول کر لی۔ اس طرح امریکیوں اور طالبان کے مابین معاہدہ طے پا گیا۔ لیکن طالبان کے ہتھیار ڈالتے ہیں امریکیوں نے اپنی اصلیت دکھاتے ہوئے آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں کہ کون سا معاہدہ اور کہاں کا معاہدہ۔ اس کے بعد قندوز سے گرفتار کیے گئے تقریباً دس ہزار طالبان پر ظلم و تشدد کے وہ پہاڑ توڑے گئے، جن کے سامنے چنگیز و ہلاکو کے مظالم بھی ہیچ ہیں۔ دشتِ لیلیٰ کے ہر ذرے کو ان دَم توڑتے قدسی صفت نوجوانوں کی سسکیاں آج بھی یاد ہوں گی، جن کے کنٹینروں کو صحرا میں کھڑا کر کے ان کے نیچے آگ جلادی گئی تھی۔

ایسی حالت میں ایک ایک کنٹینر میں بند سیکڑوں افراد کی روحیں قفسِ عنصری سے کس طرح جدا ہوئی ہوں گی، یہ سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کچھ نوجوانوں نے بھاگنے کی کوشش کی تو اُنہیں قلعہ جنگی میں قید اُن کے دیگر ساتھیوں کے سامنے چمڑے کی بیلٹ سے اس قدر زدوکوب کیا گیا کہ انہوں نے وہیں تڑپ تڑپ کر جانیں دے دیں۔ لیکن بتانے والی بات یہ ہے کہ ان مظالم کے باوجود قندوز کے قیدیوں کے حوصلے پست نہ ہوئے۔

امریکیوں نے مجاہدین کو نہتا سمجھتے ہوئے قلعہ جنگی میں ان سے چھیڑ چھاڑ کی کوشش کی تو انہیں لینے کے دینے پڑ گئے۔ واقفانِ حال بتاتے ہیں کہ ایک موقع پر قلعہ جنگی میں گرفتار طالبان اور امریکیوں کے مابین دوبدو لڑائی ہوئی، جس میں ۱۰۰ سے زائد امریکی کام آئے۔ بعد ازاں اس قید خانے میں پانی چھوڑ کر اور وہاں بم باری کر کے بپھرے ہوئے قیدی طالبان پر قابو پایا گیا۔ قندوز اور اہلِ قندوز کی اس تاریخ سے واقف لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ تکمیل حفظِ قرآن کی تقریب میں شریک قندوز کے معصوم فرشتوں پر امریکہ نے بم باری کیوں کی؟

قندوز امریکیوں کی آنکھ میں کیوں کھٹکتا ہے؟ اس کی ویک وجہ یہ بھی ہے کہ قندوز اور اہلِ قندوز نے کبھی بھی اپنی سرزمین پر امریکی قبضے کو تسلیم نہیں کیا۔ سقوطِ کابل کے بعد امریکی و نیٹو قابض افواج کے خلاف افغانستان کے اندر مزاحمتی تحریک کا آغاز ہوا تو قندوز اس تحریک کے ہراول دستے میں شامل تھا۔

بلکہ واقفان حال کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ جس طرح ۱۹۹۴ء میں تحریکِ طالبان کا آغاز سرزمینِ قندھار سے ہوا اور آگے چل کر انہوں نے قندھار کو ہی اپنا اصل مرکز بنایا، بالکل اسی طرح سقوطِ کابل کے بعد قابض امریکی افواج کے خلاف مزاحمتی تحریک اسی قندوز سے شروع کی گئی اور یہ قندوز ہی ہے جس نے ۲۰۱۲ء میں سب سے پہلے آزادی کا اعلان کیا

---

[19] ملاعبید اللہ اخوند شہید رحمہ اللہ کو پاکستان کے خائن اور بدکردار سیکورٹی اداروں نے گرفتار کر کے خفیہ ٹارچر سیلوں میں بدترین تعذیب و تشدد کا نشانہ بنا کر شہید کیا

[20] ملا داداللہ شہید رحمہ اللہ، جہادِ پاکستان کو ترتیب دینے اور اسے پروان چڑھانے والے اہم ترین قائدین میں شمار ہوتے ہیں

تھا اور اہلِ قندوز نے صرف آزادی کا اعلان ہی نہیں کیا بلکہ اس آزادی کو برقرار رکھ کر بھی دکھایا۔ تب سے اب تک امریکی و افغان افواج دوبارہ کبھی بھی پورے قندوز پر قبضہ حاصل نہیں کر سکیں۔

علاوہ ازیں افغانستان پر امریکی قبضے کی گزشتہ ۱۷ سالہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ امارت اسلامیہ کے ہاتھوں امریکی و نیٹو افواج کی جب بھی درگت بنتی ہے تو وہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق معصوموں اور کمزوروں پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ دنیا کو انسانیت کا درس دینے والے امریکہ و مغرب کی افواج نے افغانستان میں جنازوں پر بھی بم باری کی اور شادیوں پر بھی۔ مساجد و مدارس کو بھی نشانہ بنایا اور کھیل کے میدانوں کو بھی۔ نہتی آبادیوں کو بھی بموں سے اُڑایا اور شفاخانوں کو بھی۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ ۲۸ ستمبر ۲۰۱۵ء کو امارت اسلامیہ نے اسی قندوز پر قبضہ کر کے وہاں موجود افغان انتظامیہ اور سیکورٹی فورسز کو قندوز سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ قندوز پر امارت اسلامیہ کے اس قبضہ کو نا صرف مقامی بلکہ بین الاقوامی عسکری تجزیہ کاروں نے بھی ۲۰۰۱ء کے بعد سے اب تک افغانستان میں طالبان کی سب سے بڑی فتح قرار دیا۔ ایسے موقع پر امریکی کی جھنجھلاہٹ دوچند ہوتی ہے۔ کیونکہ طالبان کے ہاتھوں شکست سے بڑی ہزیمت اور کیا ہو سکتی ہے؟ چنانچہ امریکی و نیٹو افواج قندوز فتح کرنے والے طالبان کا تو کچھ نہ بگاڑ سکیں، البتہ انہوں نے اس شکست کے ردعمل میں صرف تین روز بعد یکم اکتوبر ۲۰۱۵ء کو قندوز کے سول ہسپتال پر بم باری کر کے وہاں موجود نہتے مریضوں، ڈاکٹروں اور نرسوں کو لہویں نہلا دیا۔ یقین رکھیے کہ ابھی دشت آرچی کے معصوم فرشتوں پر بم باری کا فوری محرک بھی کوئی ایسی ہی شکست بنی ہو گی۔

تازہ ترین اطلاعات یہ ہیں کہ آنے والے دنوں میں امریکہ کی اس جھنجھلاہٹ میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے، کیونکہ افغان جہادی تحریک اب فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہونے جا رہی ہے۔ واقفانِ حال کا دعویٰ ہے کہ اس وقت بھی افغانستان کے ۸۰ فی صد حصے پر امارت اسلامیہ کی شیڈو گورنمنٹ نہیں بلکہ باقاعدہ حکومت کام کر رہی ہے، جہاں ان کی عدالتیں فعال ہیں، ان کے زیرِ اثر علاقوں میں ترقیاتی کاموں کا سلسلہ جاری ہے اور عوام اپنے مسائل کے حل کے لیے ان کے نمائندوں سے رجوع کرتے ہیں۔ آنے والا موسمِ گرما افغانستان میں قابض امریکی افواج کے لیے گرم ترین ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ افغان مجاہدین کی یہ ہزاروں برس پرانی روایت ہے کہ وہ قابض قوتوں کے خلاف موسم سرما میں لڑائی نہیں لڑتے، بلکہ ان کا جنگی موسم یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے اور ستمبر اور اکتوبر تک رہتا ہے۔ لیکن رواں سال موسمِ سرما میں بھی امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے قابض افواج کے خلاف جس شدت سے حملے کیے ہیں، اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آنے والے موسم گرما میں وہ قابض افواج کو کتنا "ٹف ٹائم" دیں گے۔

لاریب کہ دشت آرچی کے معصوم فرشتوں کی المناک شہادت پر ہر کلمہ گو کی آنکھ اشک بار ہے، ہر دردمند دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ لیکن امید واثق ہے کہ ان معصوم فرشتوں کا پاکیزہ لہو افغانستان میں تحریکِ جہاد کو نئی زندگی دے گا۔ مدرسے کی چٹائیوں پر بہنے والا وہ مقدس خون، تحریکِ جہاد کے لیے خونِ تازہ ثابت ہو گا۔ کیونکہ یہی وہ شہادت ہے جسے قوموں کی حیات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آج پھر قاری حنیف شاہد رامپوریؒ بے حد یاد آئے، جنہوں نے برسوں پہلے آٹو گراف دیتے ہوئے ڈائری پر لکھا تھا کہ

جب تک نہ جلیں دیپ شہیدوں کے لہو سے
سنا ہے جنت میں چراغاں نہیں ہوتا

لیکن ہمارا دل آج اس خوب صورت شعر سے اتفاق نہیں کر رہا۔ اس کا اصرار ہے کہ نہیں نہیں، جنت میں چراغاں تو عام شہدا کے لہو سے ہوتا ہو گا۔ قندوز کے معصوم فرشتوں کے لہو سے تو جنت بقعۂ نور بن گئی ہو گی!

"اے قابلِ احترام مسلمانانِ پاکستان اور دینی غیرت کے حامل نوجوانانِ اسلام! آج ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم کرۂ ارضی میں اور بالخصوص پاکستان سمیت پورے برصغیر میں اسلام کو عظمت دلانے کے لیے جہاد کا علم بلند کریں۔ یہ پاکستان ہمارے بڑوں نے بہت قربانی دے کر بنایا ہے۔ اسے بنانے میں علماء و صلحاء کے پیشِ نظر ایک ہی مقصد تھا کہ یہاں اسلام کا کلمہ بلند ہو گا اور مسلمان اسلام کے سائے تلے زندگی گزاریں گے۔ لیکن یہاں کے مقتدر طبقے اور یہاں کی خائن فوج نے دیگر ممالکِ اسلامیہ کے حکمرانوں اور افواج کی طرح امریکہ اور مغربی کفری اقوام کی صف میں شامل ہونا اور ان کی قیادت میں اقامتِ دینِ اسلام اور نفاذِ شریعت کو روکنے کی راہ کو پسند کیا۔ پارلیمنٹ کے ماتھے پر کلمہ لکھ دینا اور آئین میں اللہ کے اقتدارِ اعلیٰ کی شق شامل کر دینا تو ویسا ہی ہے جیسا عبد اللہ بن ابی نے کیا اور پوری تاریخ اسلام میں ملحدین و زنادقہ کرتے آئے۔ ان سے کسی خیر کی توقع رکھنا عبث ہے کیونکہ یہ خود دشمنانِ دین ہیں۔ یہ حقیقت آج اچھی طرح ہر پاکستانی پر واضح ہو جانی چاہیے۔ ان کی تاریخ، ان کی گفتار، ان کا کردار سب اسی کی غمازی کرتا ہے کہ اس طبقے کو نہ اسلام سے کوئی وابستگی ہے، نہ مسلمانانِ برصغیر سے انہیں کوئی لگاؤ ہے اور نہ پاکستان کے بننے میں دی گئی قربانیوں سے انھیں کوئی غرض ہے، بلکہ ان کا مطمحِ نظر اپنے مغربی آقاؤں کی طرح اسلام کے نفاذ کا راستہ روک کر اپنے دنیوی مفادات کا حصول ہے"۔

مولانا مثنیٰ حسان حفظہ اللہ

ہم سر فروشی کے لیے تن بدن پالتے ہیں

ابو ربیعہ

تم نے پگڑیاں کیوں باندھ رکھی ہیں

ہم حفاظ ہیں، ہماری دستار بندی ہے۔ دستار بندی کو کونوو کیشن بھی کہتے ہیں

لیکن یہ پگڑیاں تو حفاظ ہونے کی دلیل نہیں ہیں۔

ملالہ تو کہتی ہے کہ پگڑی اور حجاب پتھر کے دور کی باتیں ہیں۔

اچھا صاحب! ملالہ کا کام ہی ملالی کرنا ہے جگالی کرنا ہے۔ ہمارا ملالہ سے کیا لینا دینا؟

سنو صاحب! ہم نے کرتا شلوار بھی پہن رکھے ہیں۔ ہم حفاظ ہیں۔

میرے حفاظ، میرے بچو دنیا میں مقامی ثقافت کی پذیرائی کرنے والے تو کرتا شلوار کو ثقافت تک ماننے کو تیار نہیں اور تم اسے علم کی سند بنائے جاتے ہو؟

صاحب سنو!

جی سنائیں!

ہم نے ہاتھوں میں اسناد بھی سنبھال رکھی ہیں۔ یہ بھی ہمارے حفاظ ہونے کی گواہی دے رہی ہیں۔

ارے کمبختو! یہ کیا دلیل ہوئی مدرسے کی سند کو پوچھتا کون ہے؟ یہ چلتی کہاں ہے؟

تمہاری ان اسناد کو تو ایک بھیڑیے نے جہالت کی اسناد تک کہہ ڈالا تھا اور وہ ۶۰ سالہ شیطان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک اہم عہدے پہ بھی فائز تھا۔

دانش ور صاحب!

یہ اسناد ہمارا سبق سننے کے بعد دی گئی ہیں۔

ارے نادانو! تمہیں کیا علم، علم کیا ہوتا ہے، تمہارے استاد بھی بھلا کسی کھاتے میں آتے ہیں؟

دانش ور صاحب! پگڑی، لباس، استاد، درگاہ، تکمیل قرآن کی تقریب ایک طرف رکھیے ہم سے قرآن سنو، رب کی امانت سینوں میں محفوظ ہے آپ قرآن پاک اٹھائیے اور ہم سے پوچھ لیجیے۔

اب کیا ہوا دانش ور صاحب؟

دجال کے پالتو ملالوں کا حفاظ سے مکالمہ جاری تھا، دجال کے پالتو ملال دلیل کی کیوں دلیل و سبیل کو ختم کرنے کے لیے۔

مگر کہاں؟

رب نے اپنا کمال دکھانا تھا۔

بچے معصوم تھے۔ بچوں نے یہ دلیل نہیں دی کہ سند، لباس، پگڑی، استاد، درس گاہ و تقریب ایک طرف رکھو۔ ہمارا ڈی این کرو۔ قرآن ہمارے لہو میں شامل ہے اور ہمارا لہو قرآن میں شامل ہے۔

یہ دلیل مطابقی تھی اور دلیل اصلی بھی۔

پھر یوں ہوا کہ بھاری آوازوں کے ٹکراؤ کا ہجوم چیخ اٹھا دلیل پوری ہوئی ڈرون گرا لہو میں سے قرآن نکلا اور قرآن میں سے لہو نکلا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی یاد تازہ ہوگئی۔ ہم یہ کیوں کوئی پل گزرے کہ ہم خلفاء الراشدین کی سنت تازہ نہ کریں؟

بھلا یہ ممکن ہی کیسے ہے؟

میرے حفاظ کے لہو اور قرآن کے اوراق دامن گیر ہو لیے۔

جنھوں نے قرآن کو آغوش میں لیا تھا ان کے لہو کو قرآن نے اپنی آغوش میں لیا

دلیل پوری ہوئی خلیفہ ثالث سیدنا عثمان رضی عنہ کی سنت کو تازگی ملی۔ شہدائے لال مسجد کی سنت کو دوام ملا۔

کسی ملالہ کو علم پہ حملہ نظر نہیں آیا دجال کے ملال آشکارہ ہوئے۔ دنیا بھر میں پالتو کتے پالنے والا امریکہ اور اس کے حواری ننگے ہوئے۔

ایک بار پھر حق و باطل کے درمیاں لکیر واضح ہوئی اور یوں میرے حفاظ کی دلیل پوری ہوئی۔

ہمیں رب کو اپنے بچے پیش کرنے ہوتے ہیں۔ ہم اجڑنے کے لیے پیدا ہوتے ہیں ہم کٹنے کے لیے جنم لیتے ہیں۔ ہم سر فروشی کے لیے تن بدن پالتے ہیں

تم ملالائیں پالو ہم حفاظ پالیں گے۔ تمہیں ملالاؤں کی وفائیں مبارک ہمیں حفاظ کے لاشے مبارک!

☆☆☆☆☆

"پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اس خطے میں اسلام کے نفاذ کی خاطر گھروں سے نکلیں اور اس کے راستے میں حائل رکاوٹوں کا مقابلہ کریں۔ اس دھرتی پر مسلط مغربی نظامِ حکومت کو ختم کریں اور اس نظام کے چلانے والوں اور محافظوں سے نجات حاصل کریں، اور ان کی جگہ صالح مخلص مسلمان قیادت کو لائیں جو یہاں جمہوری نظام ختم کر کے شریعت کی پابند حکومت قائم کرے جس میں عدل وانصاف کا بول بالا ہو، شرعی حقوق کی دستیابی ہو، اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی روک تھام ہو، مظلوموں کی دادرسی ہو اور جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے جائے پناہ ہو"۔

مولانا مثنیٰ حسان حفظہ اللہ

مجھے مار کے خوشی تو ہوئی ہو گی نا تمہیں؟

محمد علی فاروقی

ہاں مگر یاد رکھنا میں ایک معصوم بچہ نہیں تھا جسے بم باری کر کے شہید کر دیا گیا ، میں تو ایک فکری و نظریاتی طالب علم تھا، جس کے خون کا ایک ایک قطرہ تمہارے لیے موت کا ساماں پیدا کرے گا۔ تمہارے ماتھے پہ ذلت ورسوائی کا نشاں بن کے ابھرے گا...تم کیا سمجھے کہ میں افغانستان کے صوبہ قندوز کے دینی مدرسہ کا طالب علم تھا؟نہیں نہیں یہ تمہاری خوش فہمی ہے میں تو ملا عمر اور اسامہ بن لادن کا شیدائی تھا...میں غمگین نہیں ہوا پشیماں نہیں ہوا میں تو منصب شہادت سے سرفراز ہو گیا، میں تو لاکھوں مسلمانوں کو بے داری کا سبق پڑھا گیا...میں تو امت مسلمہ کے اصلی اور ابدی دشمن کی پہچان کروا گیا...میں حقوق انسانی کے جھوٹے دعوے داروں کے چہرہ سے منافقت کی چادر ہٹا گیا...میں تو ملالہ جیسی بے حیا اور غدار عورت کی حقیقت کو واضح کر گیا...ہاں میں مرا نہیں میں تو زندہ ہوں ...ذرا پلٹ کے دیکھیں میں زندہ ہوں...کسی کی باتوں میں مت آنا کہ میں مر گیا ...میں مرا نہیں بلکہ جینے کے اصول بتا گیا...تم ہی کہتے تھے نا کہ وہ امریکہ امن پسند ملک ہے، انسانیت کو تحفظ فراہم کرنا چاہتا ہے ، دنیا میں امن وسلامتی چاہتا ہے...یہ جھوٹ ہے، دھوکہ ہے، مکاری ہے، فریب کاری دکھا رہا ہے...میں بھی تو انسان ہوں، میرے بھی ابو امی ہیں، میرا بھی خاندان ہے، مجھے بھی زمین پہ رہنے کا حق حاصل ہے... مگر مجھے اس قدر ظلم وبربریت کی بھینٹ چڑھا دینا اور اس طرح بچوں کے ساتھ بھی کوئی کرتا ہے؟

امریکیو!تم ہی کہتے تھے نا کہ بچے سب کے برابر ہوتے ہیں، بچوں کا بھلا کیا جرم ہوتا ہے؟ بچے تو اچھے ہوتے ہیں...لیکن اب بولو نا!میں بھی تو بچہ تھا، مجھے بھی دیگر بچوں کی طرح کھلونوں سے کھیلنا تھا، مجھے بھی ماں باپ کا پیار لینا تھا...پاکستان میں ملالہ نامی لڑکی کے ساتھ جب زیادتی ہوئی تو تم ہی چیخے چلائے تھے، تم بھی سیخ پا ہوئے تھے...اب بتاؤ نا میں بچہ نہیں تھا؟

آخر میرے ساتھ یہ ناروا سلوک کیوں؟ تم تو بلا تفریق حقوق انسانیت کی بات کے دعوے دار تھے، تمہارے دعووں کے مطابق تو تم سے یہ امید ہرگز نہ تھی کہ تم بھی بچوں کے ساتھ اس طرح کی زیادتی اور تشدد کرو گے!آخر کس جرم کے بدلے تم بھی حقوق انسانی کے تقاضے بھول گئے؟ مجھے میرا جرم تو بتاؤ تاکہ آئندہ کوئی میری طرح دوسرا بچہ اس جیسے ظلم وبربریت کا نشانہ نہ بنے؟

بتاؤ نا؟ کیوں چپ ہو؟ اتنی خاموشی کیوں ہے؟ میڈیا والو!آپ ہی بتادو نا؟ این جی اوز والو!بتادو نا؟ اسلامی ممالک کے سربراہان آپ تو بولیں نا؟ یہ سب خاموش کیوں ہیں؟ کیوں نہیں میرے حق میں بولتے؟ آخر جرم کیا ہے کہ اپنے بے گانے سب خفا نظر آتے ہیں؟ ہاں تم نہیں بولو گے اور کبھی نہیں بولو گے...یاد آیا کہ میرا جرم کیا ہے، کس گناہ کے بدلے مجھے خاک وخوں میں ملا دیا گیا، مجھ جیسے معصوم پھول کو کیوں مسل دیا گیا؟

میرا یہی جرم تھا نا کہ میں مسلم ہوں، میری پیدائش دینی گھر میں ہوئی، میری پرورش بھی مسلمان کے گھر میں ہوئی، اور جرم یہ کہ میں ایک دینی ادارے کا طالب علم تھا، مجھے بڑا ہو کر دین کی خدمت کرنا تھی، دین کے دشمن کے خلاف بر سرپیکار رہنا تھا، مجھے دنیا کے ہر ظالم وجابر کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا تھا...اچھا تو یہ جرم تھا!اسی جرم کے عوض مجھے مارا گیا!بس اتنی سی بات پہ بچوں کا بھی لحاظ نہ کیا؟ یہ بھی بھول گئے کہ بچے تو ایک سے ہوتے ہیں؟ اچھا تو مجھے یہی الزام دے کر کہ میں مستقبل میں شدت پسند بنوں گا، اور دنیا کے امن کو بدامنی کا رنگ دوں گا اسی جرم میں مار ڈالا؟

امریکیو!برما، عراق، شام، کشمیر میں مجھ جیسے جو پھول مسلے جا رہے ہیں ان کا بھی یہی قصور ہے نا!دنیا کے اکثر اسلامی ممالک میں تمہاری مداخلت سے وہاں بدامنی ہے تو کیا ہر جگہ میں ہی قصوروار کیوں ہوں؟ مجھے معلوم ہے کہ اس سوال کا جواب مجھے زندگی بھر نہیں ملے گا۔

امریکیو!میرا جواب بھی سن لو، میرے اللہ نے میرے ساتھ ایک وعدہ کیا ہے کہ مجھے وہ ہمیشہ بلند رکھے گا، مجھے میرے رب پر کامل یقین ہے...کہیں ایسا تو نہیں کہ تم افغانستان میں شکست کا بدلہ ہماری صورت میں لینا چاہتے ہیں ...مجھے یہی لگتا ہے، تمہارا کا کیا خیال ہے ؟ یہی وجہ ہے نا؟

ٹھیک ہے کہ مجھے تم نے مار دیا، یہ سمجھ کر میری آواز دب جائے گی، میں کم ہمت ہو جاؤں گا، میرے ارادے کمزور پڑ جائیں گے... نہیں ایسا ہرگز نہیں میں تو ایک کاررواں بن کے نکلوں گا، میں مثلِ سورج طلوع ہوں گا، جو تمہارے غرور کا سورج غروب کر دے گا...میں اس قدر آگے بڑھوں گا کہ دنیا کے نقشے بھی تمہیں جگہ نہیں دیں گے...یاد ہے نا وہ روس! کیسے ملایا تھا خاک میں اس کا غرور...

آج نہیں تو کل کے دن کا انتظار کرو!جب میرا خون تمہارے لیے ذلت ورسوائی کا پیغام بن کے آئے گا!اس وقت تم ناکام اور میں کامیابی کے منصب کا بادشاہ ہوں گا!ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

آؤ کہ دشتِ آرچی کے غنچوں کو رولیں

مفتی محمد طیب سکھیرا

آؤ تمہیں بتاؤں

کہ

خود کش بم بار کیسے بنتے ہیں

جب آسمان سے بغیر تعیین کے آگ برستی ہے

تو زمین پر وہ آگ اکٹھی ہو کر بگولہ بن جاتی ہے

اور وہ بگولہ کسی دن پھٹ جاتا ہے

آؤ تمہیں بتاؤں

ماں کیسے بنتی ہے

برسوں انتظار کے بعد اک لمحہ سعید آتا ہے

جب ماں کے جسم میں اک نیا جسم حرکت کرتا ہے

کیسے بتاؤں

اس اک لمحے کہ مسرت،

وہ خوشی سے پھولی نہیں سماتی،

پاؤں زمیں پر نہیں لگتے،

نو ماہ کی

ہر گھڑی کا عذاب اس کے لیے راحت بن جاتا ہے،

پھر اپنا وجود خطرے میں ڈال کر ماں بچے کو دنیا میں لاتی ہے

آؤ تمہیں بتاؤں

کہ بچے کیا ہوتے ہیں

جانوروں کے بیک وقت چھ چھ بچے ہوتے ہیں

پھر بھی

کبھی خرگوشنی کو ایک بچے کے لیے سانپ سے الجھتے دیکھا ہے؟

مرغی کو بلی پر غراتے، جھپٹتے تو دیکھا ہو گا؟

تو انسانی ماں کو ایک بچے سے کیسا پیار ہوتا ہو گا

آؤ تمہیں بتاؤں

بچے کیسے جوان ہوتے ہیں

ایک نسل کے بچوں کو جوان کرتے کرتے دو نسلیں بوڑھی ہو جاتی ہیں

تمہیں کیا معلوم کہ

نئی نسل کیسی کیسی امیدوں کے پندار لیے عہد شباب میں قدم رکھتی ہے

آؤ تمہیں بتاؤں

الم سے والناس تک قرآن کیسے حفظ ہوتا ہے

اس نعمت کو سمونے میں کیسے اک عمر کی ریاضت درکار ہوتی ہے

صبح پو پھٹنے سے بھی بہت پہلے سے لے کر رات گئے تک جہد مسلسل،

اک عمر گھسٹتے گھسٹتے ٹخنے پھول جاتے ہیں،

چمڑیاں سخت ہو جاتی ہیں،

گلے سوکھ جاتے ہیں،

تب کہیں جا کر سینے منور ہوتے ہیں

آؤ تمہیں بتاؤں

بچے کی آمین کے وقت

ماں کیسے اسے تیار کرتی ہے

سفید پوشاک میں دلہا بنا کر اپنے لعل کی نظر اتارتی ہے

پھر سینے سے لگا کر ماتھا چومتے ہوئے دعاؤں سے وداع کرتی ہے

آؤ تمہیں بتاؤں

آسمان سے آگ کیسے برستی ہے

پہلے پہل گونج سے کانوں کے پردے پھٹتے ہیں

پھر لوہے کے ٹکڑوں سے اعضاء الگ ہوتے ہیں،

پھر گوشت جلتا ہے،

پھر اسی سڑاند میں پورے ہوش و حواس میں سسک سسک کر جان جاتی ہے

آؤ تمہیں بتاؤں

گھر کیسے اجڑتے ہیں

جس گھر کے غنچے مرجھا جائیں

وہ ماتم کدہ بن جاتے ہیں

جو اجڑ جاتے ہیں

ان کے ہونٹوں سے مسکان عنقا ہو جاتی ہے

وہ سراپا غم بن جاتے ہیں

ان کیلیے زندگی بے معنی ہو جاتی ہے

متاع حیات ہی چھن جائے

تو پھر باقی کچھ نہیں رہتا

آؤ تمہیں بتاؤں

انتقام کیا ہوتا ہے

اس اک لفظ پر نسلیں قربان ہو جاتی ہیں

جو ایک بار اجڑ جائیں

پھر کبھی آباد نہیں ہوتے

کسی کو بستا نہیں دیکھ پاتے

وہ ساری عمر دشمن کی تعیین میں فنا کر دیتے ہیں

اگر کامیاب نہ ہو پائیں

تو وصیت میں یہی انتقام اگلی نسل کو منتقل کرتے جاتے ہیں

انتقام انسان کی روایت کا ایسا مضبوط حصہ ہے

جس پر سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے

آؤ تمہیں بتاؤں

کہ

خود کش بم بار کیسے بنتے ہیں

جب آسمان سے بغیر تعیین کے آگ برستی ہے

تو زمین پر وہ آگ اکٹھی ہو کر بگولہ بن جاتی ہے

اور

وہ بگولہ کسی دن پھٹ جاتا ہے

☆☆☆☆☆

بقیہ: اسلام اور اہل اسلام صلیبیوں کے نشانے پر

گزارش ہے کہ اس طرح مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈہ کا حصہ بننے کی بجائے ایسے مظلومانہ واقعات کی کھل کر مذمت کریں اور ان واقعات کے سدباب کے لیے امت کو فریضۂ جہاد و قتال پر تیار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین

یاد رکھیے! کل قیامت کے روز آپ سے امت کی اس حالت کے بارے میں بھی پوچھ ہو گی۔ الولاء والبراء کا عقیدہ کس نے عوام کو سکھانا تھا؟ المسلم اخوا المسلم کا سبق کس نے زندہ کرنا تھا؟ خدارا! اس مظلوم امت کے حال پر رحم فرمائیں... میں آپ کو نہیں کہتا کہ آپ طالبان کا موقف اپنائیں یا القاعدہ کے شاہسواروں کے ترجمان بن جائیں... ان کے لیے رب تعالیٰ کافی ہی، کل بھی اور آج بھی! بس اتنی گزارش ہے کہ بڑھتے صلیبی طوفان اور فکری یلغار کے مقابلے میں اپنا کردار ادا کرنے کی اتنی کوشش کریں جتنا حق ہے اور اتنی کہ جس کے بعد بروزِ قیامت رب تعالیٰ کے دربار میں شرمندہ شرمندہ پیش نہ ہونا پڑے!

سن لیجیے! خیمے جدا ہو چکے ہیں! ایک خیمہ اہلِ ایمان علما، طلبہ اور مجاہدین کا امام مہدی علیہ الرضوان اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر کا اور دوسرا اہل صلیب کفار اور ان کے مقامی اتحادیوں کے دجالی لشکر کا! تیسرا کوئی خیمہ نہیں ہے!!! اور یاد رکھیے! دجال سے پہلے اس کا فتنہ پھیلے گا، لہٰذا جو خود اس فتنے کا شکار ہے دوسروں کی رہ نمائی کیا کر پائے گا؟ کیا اس امت میں ایسے اصحاب علم و عزیمت نہیں ہیں جو مفتی نظام الدین شامزئی، شیخ ولی اللہ کابلگرامی، مولانا نصیب خان، شیخ ابو یحییٰ، شیخ اسامہ، شیخ عطیۃ اللہ، غازی عبد الرشید، شیخ انور العولقی رحمھم اللہ اجمعین کی طرح امت کی ان مشکل حالات میں رہ نمائی کریں اور اپنے لہو سے داستانِ وفا لکھیں! فیا غربۃ الاسلام!!!

اللہ تعالیٰ آپ کو سراج الامۃ امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبہ، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمھم اللہ اجمعین جیسا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور امت کی منجدھار میں پھنسی ناؤ کو کنارے لگانے کا عظیم المرتبت اور مبارک کام آپ سے لے لے، اور تمام عالمِ اسلام کے لیے آپ کو ٹھنڈی چھاؤں بنائے، آمین یارب العالمین۔

آخر میں چند اشعار شہدائے قندوز، کنڑ اور فراہ کے نام:

میں تو مقتل میں بھی قسمت کا سکندر نکلا

قرعۂ فال مرے نام کا اکثر نکلا

تھا جنہیں زعم وہ دریا بھی مجھی میں ڈوبے

میں کہ صحرا نظر آتا تھا سمندر نکلا

میں نے اس جانِ بہاراں کو بہت یاد کیا

جب کوئی پھول میری شاخِ ہنر پر نکلا

شہر والوں کی محبت کا میں قائل ہوں مگر

میں نے جس ہاتھ کو چوما وہی خنجر نکلا

تو یہیں ہار گیا ہے مرے بزدل دشمن

مجھ سے تنہا کے مقابل تیرا لشکر نکلا

میں کہ صحرائے محبت کا مسافر تھا فرازؔ

ایک جھونکا تھا کہ خوشبو کے سفر پر نکلا

افغانستان میں امریکی جنگی جرائم

قادر خان

بین الاقوامی فوجداری عدالت گزشتہ تین مہینوں سے افغانستان میں ممکنہ طور پر جنگی جرائم میں ملوث افراد کے خلاف شواہد اکٹھے کر رہی ہے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰ نومبر ۲۰۱۷ء سے ۳۱ جنوری ۲۰۱۸ء میں اکٹھی کی جانے والی ۱۱ لاکھ ۷۰ ہزار سے زیادہ دستاویزات جمع ہوئی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ وہ جنگی جرائم کا ہدف بن چکے ہیں۔ انسانی حقوق و تشدد کے خاتمے سے متعلق ایک گروپ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر عبدالودود پدرام کا ماننا ہے کہ ان ۱۱ لاکھ ۷۰ ہزار دستاویزات کو بنیاد بنا کر جنگی جرائم کی تحقیقات کے لیے بین الاقوامی فوجی عدالت فیصلہ کر سکتی ہے کہ افغانستان میں جہاں پورا کا پورا گاؤں بھی جنگی جرائم کا شکار ہو چکا ہے، تحقیقات ہونی چاہیے۔

ایگزیکٹو ڈائریکٹر عبدالودود پدرام نے اعتراف کیا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان میں متاثرہ افراد اور ان کے خاندانوں کو اس ملک کے نظام عدل سے انصاف فراہم نہیں ہو رہا۔ انہوں نے ان گروپوں کے حوالے سے مزید تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا تاہم اس بات کا اظہار کیا کہ ان کے پاس فہرست موجود ہے کہ کون سے گروپ افغانستان میں جنگی جرائم کے ذمے دار ہیں۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر عبدالودود پدرام کے بیان سے قبل ۲۰۱۷ء میں بھی بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے افسر استغاثہ کی جانب سے ذرائع ابلاغ کو آگاہ کیا گیا تھا کہ بین الاقوامی عدالتِ انصاف (آئی سی سی) کے سامنے بھی یہی شکایات سامنے آئی تھی۔

آئی سی سی نے تحریری درخواستوں پر افغانستان میں پیش آنے والے واقعات کی نوعیت پر چھان بین کے لیے غور شروع کیا کہ افغانستان میں لاکھوں درخواستوں پر جنگی جرائم کی تحقیقات شروع کی جاسکیں۔ جج اس بات کا تعین کر رہے ہیں کہ وہ افغانستان کے متاثرہ افراد کی تحریری درخواستوں کی چھان بین کرنا شروع کریں گے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ ممکنہ تحقیقات کس نکتے پر مرکوز کی جائیں۔ ۲۰۱۷ء میں آئی سی سی کے افسر استغاثہ فاتو بینسودا نے کہا تھا کہ اس بات کی 'قابلِ قدر بنیاد موجود ہے کہ جنگی جرائم کا ارتکاب ہوا ہے۔ آئی سی سی کی جانب سے اس مجوزہ تفتیش میں مئی ۲۰۰۳ء کے بعد کے واقعات کا جائزہ لیا جانا ہے۔

توقع یہ رکھی جارہی ہے کہ اگر تحقیقات کی اجازت مل جاتی ہے تو کسی غیر ملکی کو بھی تفتیش میں شامل کیا جاسکے گا خاص کر بدنام زمانہ بگرام حراستی مرکز میں قیدیوں کو بغیر کسی قانون کے تحت رکھ کر بدترین بہیمانہ تشدد کے حوالے سے بھی سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔ ایسے بے شمار قیدی ہیں جنہیں بگرام حراستی مرکز میں انسانیت سوز تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جنہیں کسی قانونی تقاضوں کو اپنائے بغیر بگرام حراستی سینٹر میں رکھے گئے اور پھر انہیں گوانتانا موبے منتقل کیا گیا۔ مارچ ۲۰۰۳ء کے بعد سے آج تک منظر عام پر آنے والے سنگین نوعیت کے واقعات کے ذمے داروں کے تعین کے لیے تحقیقات انتہائی ضروری ہے۔

ابتدائی طور پر یہ حراستی مرکز امریکیوں نے تعمیر کیا تھا اور وہ ہی اسے چلاتے تھے، تاہم بعد میں اس کا انتظامی کنٹرول افغان حکام کو دے دیا گیا۔ گوتانا موبے کے چند موجودہ اور سابق قیدیوں کے لیے فلاحی تنظیم ریپریو انٹرنیشنل کریمینل کورٹ میں درخواستیں جمع کروا رہی ہے۔

تنظیم ریپریو کی ڈائریکٹر مایا فوکا کہنا تھا کہ بگرام میں مبینہ تشدد کے واقعات میں پستولوں کے ساتھ رشیئن رولٹ، قیدیوں کو کئی روز تک سٹریس پوزیشن میں رکھنا شامل ہیں، ایسا تشدد جس نے ان افراد کو جسمانی اور ذہنی طور پر تباہ کر دیا۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اگرچہ وہ طالبان کو انصاف کے کٹہرے تک لانا چاہتے ہیں، مگر آئی سی سی کی تفتیش 'بلاجواز اور غیر منصفانہ' ہوگی۔ امریکہ آئی سی سی کا رکن ملک نہیں ہے۔

۲۰۰۲ء میں امریکی کانگریس نے ایک قانون منظور کیا تھا جس کے تحت امریکی حکام کو اجازت دی گئی کہ آئی سی سی کے زیر حراست کسی بھی امریکی اہل کار کو چھڑوانے کے لیے کچھ بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی حکام کے خلاف کامیاب مقدمات چلانا انتہائی مشکل ہے۔ مگر آئی سی سی پر بھی دباؤ ہے کہ کیا وہ سیاسی طور پر نازک معاملات سے نمٹ سکتی ہے۔

جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی سنگین پامالی کے حوالے سے منظر عام پر آنے والی اہم رپورٹس میں ظاہر ہوتا ہے کہ افغانستان میں امریکی مداخلت کے بعد جنگی جرائم کے حوالے سے بین الاقوامی فوجداری عدالت اور بین الاقوامی عدالتِ انصاف تحقیقات کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے لیکن یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ان تحقیقات کے سامنے امریکی حکام کا عدم تعاون بھی مشکلات کا سبب بن رہا ہے کیونکہ جنگی جرائم کے حوالے سے امریکہ، افغان سیکورٹی فورسز کے خلاف افغان عوام کی شکایات زیادہ ہیں۔

گو کہ افغان طالبان، داعش سمیت دیگر گروپوں کے خلاف بھی تحقیقات کا عندیہ دیا گیا ہے لیکن جنگی جرائم کے حوالے سے کابل حکومت اور امریکی افواج کو کافی تنقید کا سامنا ہے۔ خاص طور پر افغانستان کے نائب صدر جنرل دوستم جو افغانستان میں موجود نہیں ہیں اور علاج کے غرض سے بیرون ملک گئے تھے انہیں حیرت انگیز طور پر کابل حکومت نے دوبارہ افغانستان میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی، مئی ۲۰۱۷ء میں جنرل دوستم افغانستان سے بیرون ملک گئے تھے لیکن جولائی میں جب واپس آنے کی کوشش کی تو ان کے طیارے کو افغانستان کی سرزمین میں اترنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ افغانستان کے نائب صدر کے موجودہ کابل انتظامیہ سے اختلافات ہیں یا پھر کابل حکومت انہیں انسانی

حقوق کی خلاف ورزیوں اور جنگی جرائم میں ملوث ہونے پر بچانا چاہتی ہے یہ امر نہایت حیران کن ہے کہ کابل حکومت کا اہم اتحادی جو کہ افغانستان کا نائب صدر بھی ہے اس کے حکومتی اتحادی ہی افغانستان میں جنرل دوستم کو افغانستان میں آنے کی اجازت نہ دے رہے ہو۔ان کے خلاف عرصہ دراز سے شمال افغانستان میں انسانی حقوق کی پامالی سمیت جنگی جرائم میں ملوث ہونے کے سنگین الزامات ہیں اور بارہا جنرل دوستم عدالتوں میں پیش ہونے سے انکار کرچکے ہیں۔

انٹرنیشنل کریمنل کورٹ کی پراسیکیوٹر افغان جنگ میں مبینہ جنگی جرائم کے ارتکاب پر باضابطہ تحقیقات کرانے کے لیے کوششیں کررہی ہیں۔نومبر۲۰۱۷ء میں جاری اپنے ایک بیان میں پراسیکیوٹر فاتو بینسوڈا نے کہا تھا کہ 'قابل یقین شواہد موجود ہے کہ جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب ہوا۔فاتو بینسوڈا کا کہنا تھا کہ "صورت حال کا ابتدائی جائزہ لینے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ تحقیقات کرنے کے لیے تمام مطلوبہ قانونی تقاضے پورے ہوچکے ہیں"۔

پراسیکیوٹر فاتو بینسوڈا کے مطابق انھوں نے جرائم کی بین الاقوامی عدالت سے تحقیقات کا آغاز کرنے کی اجازت مانگی۔اگر ان کی درخواست منظور ہو گئی تو یہ پہلا موقع ہو گا کہ کسی امریکی کو مبینہ طور پر ہونے والے جنگی جرائم میں ذمہ دار ٹھہرایا جاسکے گا۔یہ امر قابل توجہ ہے کہ امریکہ آئی سی سی کا رکن نہیں،لیکن فاتو بینسوڈا اس لیے تحقیقات کرنا چاہتی ہیں کیونکہ افغانستان آئی سی سی کا رکن ہے۔اس وجہ سے عدالت اپنے کسی بھی ممبر ملک کی حدود میں ہونے والے جرائم کا احاطہ کرسکتی ہے چاہے مجرم کسی بھی قومیت سے تعلق رکھتا ہو۔بینسوڈا نے اپنی تحقیقات کے حوالے سے بتایا کہ وہ افغان جنگ میں تمام فریقین کے الزامات کو دیکھ رہی ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ وہ غیر جانبدار اور آزادانہ تحقیقات کریں گے۔

پراسیکیوٹر فاتو بینسوڈا کا اننا ہے کہ اگر تحقیقات کی اجازت ملی تو اس سے پھر دنیا میں جولائی ۲۰۰۲ء کے بعد مبینہ طور پر ہونے والے جنگی جرائم جنھیں افغانستان کی صورتحال سے بہت قریبی طور پر جوڑا جاتا ہے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ہیومن رائٹس واچ نے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے۔تنظیم کے ترجمان نے انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'افغانستان میں لاتعداد افرد ایسے سنگین جرائم شکار ہوئے جنھیں سالوں سے سزا نہیں ہو سکی'۔افغان صوبے پکتیکا میں ملٹری کے تربیتی مرکز پر خودکش حملے کے بعد ۲۰۱۶ء میں بھی آئی سی سی نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ اس پر یقین کرنے کی معقول بنیاد موجود ہے کہ امریکی فوج نے افغانستان میں خفیہ قید خانے بنا رکھے تھے جنھیں سی آئی اے چلا رہی تھی۔

اکتوبر۲۰۱۵ء میں نیٹو و امریکی افواج کی جانب سے جنگی جرائم پر مبنی ایک سنگین کارروائی پر اقوام متحدہ نے بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے قندوز میں ہسپتال پر کی جانے والی امریکی بم باری کو اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے ادارے کے مندوب نے المناک،ناقابلِ معافی اور ممکنہ طور پر مجرمانہ فعل قرار دیا تھا۔انسانی حقوق کے مندوب زید رعد نے واقعے کی شفاف اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔

بین الاقوامی تنظیم میڈیسنز سانز فرنٹیئرز (ایم ایس ایف) نے احتجاج کرتے ہوئے کہا تھا کہ قندوز میں تنظیم کے ہسپتال پر فضائی کارروائی پر افغان حکومت کا بیان نفرت انگیز ہے اور جنگی جرائم کے اقبال کے مترادف ہے۔یاد رہے کہ قندوز میں ایم ایس ایف کے ہسپتال پر فضائی کارروائی کے نتیجے میں ایم ایس ایف کے سٹاف سمیت ۲۲ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ایم ایس ایف کے مطابق بم باری میں ۱۳۹افراد شدید زخمی ہوئے ہیں جن میں سے ان کے ۱۹ کارکن ہیں۔بم باری کے وقت ہسپتال میں کم از کم ایک سو مریض موجود تھے،لیکن حملے کے بعد ابھی تک مریضوں کی اکثریت کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ وہ کدھر گئے۔

ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے بیان اپنے بیان میں کہا تھا کہ قندوز میں قائم ایم ایس ایف کے ٹراما سنٹر پر پے در پے کئی بار بم باری کی گئی جس سے سینٹر کو زبردست نقصان ہوا ہے۔بم باری سے متاثرہ افراد کے آبائی وطن کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا گیا ہے تاہم طبی ادارے کا کہنا ہے کہ انھیں اموات کا مکمل علم نہیں ہے لیکن بم باری کے وقت اس جگہ ۱۰۵ مریض اور ان کی خدمت میں حاضر افراد کے علاوہ ۸۰ سے زیادہ سٹاف موجود تھے۔ادارے کا کہنا ہے کہ مرکز پر موجود زیادہ تر سٹاف افغان باشندے تھے۔ادارے کے ڈائریکٹر آپریشنز بارٹ جانسینس نے کہا تھا کہ ہم ان حملوں پر بہت غمزدہ ہیں کیونکہ اس میں ہمارے سٹاف اور مریضوں کی موت ہوئی ہے اور اس سے ہمارے ہسپتال کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

۲۰۱۱ء میں نیٹو فوج کے انخلا سے قبل ہی افغانستان میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے حوالے سے خدشات کا اظہار کر دیا گیا تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ ثابت ہو رہا ہے کہ افغانستان میں جنگی جرائم عروج پر ہیں۔برطانوی امدادی ادارے اوکسفیم کا کہنا تھا کہ افغان سیکورٹی فورسز نیٹو سے سیکورٹی ذمہ داریاں لینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ادارے نے خبردار کیا تھا کہ افغانستان کی سیکورٹی فورسز کو مزید تربیت کی ضرورت ہے جب کہ فورسز کی جانب سے فرنٹ لائن کی ذمہ داریاں سنبھالنے سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔برطانوی امدادی ادارے اوکسفیم کی جانب سے ظاہر کیے جانے والے خدشات کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا اور مسلسل افغانستان میں جنگی جرائم میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔افغانستان میں سابق برطانوی سفیر سر شررڈ کوپر کولز نے اعتراف کیا کہ

امریکی جنرل پٹریئس کی افغانستان کی جنگ کی حکمت عملی انتہائی غلط اور نقصان دہ تھی۔ ہر وہ جنرل جو پشتونوں کی ہلاکت کے بارے میں شیخی مارتا ہے اسے اپنے آپ پر شرمندہ ہونا چاہیے۔

جنگی جرائم کے حوالے چند واقعات پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو کابل و امریکی حکومت کا کردار سنگین نظر آتا ہے کہ ان کی جانب سے جنگی جرائم کو چھپانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ جیسے افغانستان کے شمالی صوبے تخار کے شہر تالوقان میں نیٹو افواج کے حملے میں شہری ہلاکتوں کے خلاف عوامی احتجاج پر سکیورٹی فورسز نے مشتعل مظاہرین پر فائرنگ کی تھی جس سے بارہ افراد ہلاک اور اسّی زخمی ہو گئے تھے۔ تالوقان نامی شہر میں ہلاک ہونے والے افراد نیٹو اور افغان افواج کی جانب سے رات کو کیے گئے حملے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔

دوسری جانب امریکی فوج کی موجودگی کے باوجود داعش کا فروغ پانا اور عام شہریوں اور مسلک کے نام پر جنگی جرائم کرنا بھی اہم نکتہ ہے کہ کابل حکومت اور امریکی مشیران افغانستان کو مسلکی خانہ جنگی میں بھی الجھنا چاہتے ہیں کیونکہ اس سے قبل مسلکی بنیادوں پر افغانستان میں مساجد کو نشانہ نہیں بنایا گیا۔ لیکن خانہ جنگی کے لیے داعش نے مسلکی نوعیت کے جنگی جرائم کیے۔ بڑے واقعات میں افغانستان کے صوبے غور میں ایک اور مسجد پر ہونے والے حملے میں ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ شدت پسند تنظیم دولتِ اسلامیہ نے کابل میں ہونے والے حملے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ بیس اگست کو کابل میں نمازیوں پر ہونے والے ایک حملے میں ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ گزشتہ سال مئی میں کابل میں ہونے والے ایک ٹرک بم حملے میں ۱۵۰ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ کابل میں شیعہ برادری کو بم دھماکے میں اس وقت نشانہ بنایا گیا تھا جب وہ سخی مزار پر جمع تھے۔ اقوامِ متحدہ نے اس حملے کو سفاکانہ قرار دیا تھا اور ہلاکتوں کی تعداد ۱۸ بتائی تھی۔ ان حملوں کی ذمہ داری شدت پسند گروہ دولتِ اسلامیہ (داعش) نے قبول کی تھی۔

افغانستان میں قائم اقوام متحدہ کے دفتر ''یوناما'' نے بھی اپنی ایک سالانہ رپورٹ جاری کی جس میں بتایا گیا کہ پچھلے دس سالوں میں ۶۷ ہزار افغان ہلاک ہوئے۔ واضح رہے کہ سرکاری ذرائع کے مطابق ۲۰۰۱ء سے اب تک افغانستان ۳ ہزار ۴۸۰ غیر ملکی فوجی بھی ہلاک ہوئے ہیں جن میں سے ۲ ہزار ۳۴۶ کا تعلق امریکی افواج سے بتایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک معاون ادارے نے کہا ہے کہ ۲۰۱۶ء میں افغانستان میں حملوں میں تین ہزار ۴۹۸ افراد ہلاک ہوئے۔

افغانستان میں اقوام متحدہ کے معاونتی مشن (یوناما) نے ۲۰۱۶ء کے دوران سویلین ہلاکتوں سے متعلق سالانہ رپورٹ جاری کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق یکم جنوری ۲۰۱۶ء سے ۳۱ دسمبر ۲۰۱۶ء تک افغانستان میں تین ہزار ۴۹۸ افراد مارے گئے اور سات ہزار ۹۲۰ افراد زخمی ہوئے۔ افغانستان میں داعش کے داخلے کے باعث اس برس ہلاکتوں میں ۱۰ گنا اضافہ ہوا ہے۔ طالبان کے حملوں میں ایک ہزار ۶۱۸ ہلاکتیں ہوئیں، جب کہ تین ہزار ۳۳۵ افراد زخمی ہوئے۔ داعش کے حملوں میں ۲۰۹ افراد ہلاک اور ۶۹۰ زخمی ہوئے۔

امارت اسلامیہ مساجد، عوامی مقامات و مفاد عامہ کے منصوبوں اور عوام شہریوں پر حملوں کی مخالفت و مذمت کرتی رہی ہے ان کا موقف ہے کہ ہسپتالوں، مساجد اور مظاہروں میں جو افراد دھماکے کرواتے اور کروار ہے ہیں، یہ سب کابل انتظامیہ کے اعلیٰ حکام کے مطابق اسی انتظامیہ کے ایوانوں میں تربیت پا کر لیس کیے جاتے ہیں۔ اس حکمت عملی کو وہ مؤثر سمجھتی ہے اور کہتے ہیں کہ اب اس طرح افراد کو منظم کرنے سے طالبان کا روک تھام کریں گے۔

افغانستان میں جنگی جرائم کے حوالے سے تفصیلات کا ایک انبار ہے۔ امریکی طیاروں کی بم باریوں میں عام شہریوں، مساجد و عوامی مقامات پر بم باریوں سے لے کر داعش کی جانب سے مساجد و عوامی مقامات پر خودکش حملوں میں جانی و مالی نقصانات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

امارت اسلامیہ (افغان طالبان) کی جانب سے افغان سیکورٹی فورسز سمیت امریکی و نیٹو افواج پر حملوں میں بھی بڑی ہلاکتیں واقع ہوئی ہیں۔ تاہم جنگی ماحول میں گروپوں کے مسلح فورسز اور مزاحمت کاروں کی ہلاکتوں کے معاملے سے زیادہ اہمیت اس بات کو دی جاتی ہے کہ کسی بھی مسلح گروپ کی جانب سے عام شہریوں اور مقامات کو دانستہ نقصان پہنچایا گیا ہے یا پھر جنگ میں کیے جانے والے حملوں کی زد میں آئے ہیں۔ بالا سطور میں انسانی حقوق کی عالمی تنظیم، بین الاقوامی عدالتِ انصاف اور بین الاقوامی فوجداری عدالت نے گزشتہ ہفتوں میں اپنی اس بات پر اپنے سخت تحفظات کا اظہار کیا ہے کہ افغانستان میں جنگی جرائم شدید نوعیت کے ہو رہے ہیں اور باقاعدہ ۱۱ لاکھ سے زاید دستاویزات بھی ان کے پاس جمع ہوئی ہیں۔

افغانستان میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنا ایک مشکل کام ہے کیونکہ اقوام متحدہ کے ادارے کابل و امریکی حکومت کی منشا اور منظوری کے بغیر متاثرہ علاقوں میں جا کر شواہد حاصل نہیں کر سکتی۔ امارت اسلامیہ اپنے بیانات میں عام شہریوں، مساجد و مدارس میں کیے جان ے والی بم باریوں میں جانی و مالی نقصانات سے تسلسل کے ساتھ آگاہ کرتی رہتی ہے۔

چونکہ افغان طالبان امریکہ مخالف گروپ ہے اس لیے ان کے بیانیہ کو کابل حکومت و امریکہ کی جانب سے رد کیا جاتا ہے۔ کابل حکومت افغان طالبان کی جانب سے حملوں میں عموماً عام شہریوں کی ہلاکتوں کی بابت بیانات جاری کرتی ہے (بقیہ: صفحہ ۹۶ پر)

مولوی سنگین فاتح شہید...زندگی و کارنامے

نصیب زردان

تعارف:

'مولوی سنگین فاتح شہید' حاجی مرسلین کے بیٹے تھے۔اُن کا زدران قبیلے سے تعلق تھا۔وہ صوبہ پکتیکا کے ضلع زیڑوک کے گاؤں 'تنگی' کے باشندے تھے۔مولوی صاحب ۱۹۷۴ء میں جلاوطنی کے وقت شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں پیدا ہوئے۔وہ پانچ بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔

ابتدائی زندگی و تعلیم:

ملا سنگین نے ابتدائی تعلیم شمالی وزیرستان کے علاقے 'ہمزونی' میں مولوی حبیب الرحمن صاحب سے حاصل کی۔بعد ازاں مزید علم کے حصول کی خاطر عظیم مجاہد مولوی جلال الدین حقانی کے مدرسہ منبع العلوم میں داخلہ لے لیا۔اس وقت وہ جوان ہو چکے تھے۔انہیں جہاد اور اپنے وطن سے بے پناہ محبت تھی۔امارت اسلامیہ کے دور حکومت میں مدرسے میں سالانہ چھٹیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے افغانستان میں شر و فساد کے خلاف جہاد میں حصہ لیتے تھے۔مولوی صاحب نے درسِ نظامی کے آخری دو سال موقوف علیہ اور دورہ حدیث مدرسہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ زرگری میں شیخ الحدیث مولوی عبد الستار جان رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولوی سیف اللہ صاحب سے مکمل کر کے ۲۰۰۵ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔

اہلِ صلیب کے خلاف جہاد:

جب صلیبی استعمار نے افغانستان پر یلغار کی تو عوام اس کی ٹیکنالوجی، طاقت اور پکڑ دھکڑ سے مرعوب ہو گئے تھے۔اس وقت امارت اسلامیہ نے مولوی سنگین فاتح کو صوبہ پکتیکا میں مولوی جلال الدین حقانی صاحب کے زیرِ انتظام جہادی محاذ کے ایک عسکری یونٹ کا سربراہ بنایا تھا۔مولوی صاحب ان ابتدائی مجاہدین میں سے تھے، جنہوں نے محدود وسائل کے ساتھ سب سے پہلے خوست اور پکتیکا میں غیر ملکی حملہ آوروں کی سپلائی لائن اور فوجی اڈوں پر تابڑ توڑ حملوں کا آغاز کیا تھا۔

عوام میں مقبول جہادی رہ نما:

موصوف عسکری علم اور پیشہ ورانہ مہارت کے علاوہ عوام کے مسائل اور قومی تنازعات کو حل کرنے میں بھی خداداد صلاحیت کے حامل تھے۔مولوی سنگین میدانِ جنگ کے بہادر کمانڈر ہونے کے ساتھ ساتھ عوام میں اپنے حسنِ سلوک کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔وہ مجاہدین کی فوجی اور اخلاقی تربیت پر خاصی توجہ دیتے تھے۔فوجی کارروائیوں کے وقت شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کا خاص خیال رکھتے تھے۔

اوصاف و عادات:

ایمان داری، دیانت اور سنت نبوی سے محبت ان کی طبعی خصوصیت تھی۔وہ ریاکاری سے نفرت کرتے تھے۔اپنے ساتھیوں کے علاوہ دشمن کے فوجی بھی انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔مولوی سنگین ایک کامیاب کمانڈر بھی تھے۔ان کے حکم پر 'قاری محمد اسماعیل یونٹ' کے مجاہدین نے ۲۰۰۹ء میں صوبہ پکتیکا کے امریکی اڈے سے چند کلومیٹر کے فاصلے سے ایک امریکی افسر بوبر گڈال کو ہتھیار سمیت گرفتار کر لیا۔بوبر گڈال کی گرفتاری، امارت اسلامیہ اور امریکہ کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ در اصل صوبہ پکتیکا میں مولوی سنگین شہید کی ذمہ داریوں میں سے ایک تاریخی واقعہ ہے۔معروف سیاسی تجزیہ نگار جناب وحید مژدہ نے ایک تحریر میں مجاہدین کے ہاتھوں امریکی افسر کی گرفتاری سے متعلق لکھا ہے:

"جب ۳۰ جون ۲۰۰۹ء کو صوبہ پکتیکا کے ضلع 'یوسف خیل' میں امریکی بوبر گڈال اپنے فوجی اڈے سے باہر نکلا تو مجاہدین نے اُسے گرفتار کر لیا۔گرفتاری کے دوران اس کے پاس M16 رائفل بھی تھی۔امریکی فوجیوں نے بوبر گڈال کو بازیاب کرانے کے لیے صوبہ پکتیا، پکتیکا اور غزنی کے ضلع اندڑ سمیت دیگر اضلاع میں وسیع پیمانے پر کارروائیاں کیں۔بوبر گڈال کا پتا بتانے والے شخص کا نام صیغہ راز میں رکھنے اور اس کو انعامات دینے کے وعدے بھی کیے گئے تھے۔تاہم امریکہ اس مہم میں مکمل ناکام رہا ہے۔مجاہدین کے مطابق مولوی سنگین نے بوبر گڈال کو ایک بوڑھے افغان کے گھر میں رکھا اور بوڑھے سے کہا:

'باباجی! اس آدمی کا خیال رکھنا۔یہ بھاگنے نہ پائے۔مَیں کچھ دنوں تک مصروف ہوں۔اس لیے آپ اس کی حفاظت کریں۔'

بوڑھے نے سوچا کہ اس قیدی کے لیے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہے۔اگر وہ گھر سے نکل جائے تو کہاں جائے گا؟ اس لیے اس کے ہاتھ پاؤں نہیں باندھے۔دوسری طرف بوبر گڈال خوف زدہ تھا۔وہ سوچ رہا تھا مجاہدین جلد ہی اس پر تشدد کریں گے۔اس کا سر قلم ہونے کی ویڈیو نشر کی جائے گی۔تاہم مجاہدین کو اس قیدی کی اہمیت کا احساس تھا۔بوبر گڈال راہ فرار اختیار کرنے کی تلاش میں تھا۔جب بوڑھا اس کے لیے کھانا لاتا تو وہ کچھ کھا کر کچھ چھپا لیتا۔ایک دن بوڑھا وضو کے لیے گھر سے باہر گیا تو قیدی بھی چپکے سے گھر سے نکل کر بھاگ گیا۔چوں کہ قیدی کو وردی کے بجائے مقامی لباس پہنایا ہوا تھا، اس لیے عام لوگ اسے پہچان نہیں سکے۔وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلدی سے گاؤں سے دور نکل کر پہاڑ تک پہنچ گیا۔جب بوڑھے کو قیدی کے بھاگنے کا پتا چلا تو اُس نے فوراً مجاہدین کو اطلاع دی۔مجاہدین نے تین دن کی تلاش کے بعد گاؤں سے باہر اُسے ایک بار

پھر گرفتار کر لیا۔ بوبر گڈال سمجھ گیا کہ وہ فرار نہیں ہو سکتا۔ اس نے سوچا اب اُس کو ایک نئی صورت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بعد ازاں امارت نے بوبر گڈال کو امریکہ کے ساتھ گوانتاناموبے میں بارہ سال سے قید اپنے ۵ رہ نماؤں کی تبادلے میں رہا کر دیا۔

دشمن کے خلاف کامیاب کارروائیاں:

مجاہدین نے مولوی سنگین فاتح کی قیادت میں ۲۰۰۶ء میں صوبہ پکتیکا کے ضلع 'نکی' پر حملہ کیا اور اسے مکمل آزاد کر کے وہاں سفید پرچم لہرا دیا۔ امریکی اور کٹھ پتلی فورسز نے اس ضلع پر اپنا کنٹرول قائم کرنے کے لیے کئی حملے کیے، تاہم مولوی سنگین کے ساتھیوں نے دشمن کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا اور اب تک یہ ضلع امارت اسلامیہ کے کنٹرول میں ہے۔ مجاہدین نے کمانڈر سنگین کی قیادت میں صوبہ پکتیکا کے ضلع 'گیان' کی عمارت اور قریب واقع امریکی فوجیوں اور اسپیشل فورسز کے مشترکہ کمپاؤنڈ پر حملہ کیا، شدید لڑائی کے بعد دونوں مرکز فتح ہو گئے۔ اب وہاں امارت اسلامیہ کا پرچم ان پر لہرا رہا ہے۔ ضلع گیان کے قریبی علاقے 'لواڑہ' میں امریکیوں کا ایک کمپاؤنڈ تھا۔ مجاہدین نے اس مرکز کے سپلائی کانوائے پر مسلسل حملے کر کے اُسے کاٹ دیا۔ جس سے امریکی تنگ آکر 'لواڑہ کمپاؤنڈ' چھوڑ گئے۔ اسی طرح پکتیکا کا ضلع 'زیڑوک' بھی مولوی سنگین کی قیادت میں فتح ہوا تھا۔

سفرِ جہاد میں زخم:

مولوی صاحب جہادی کارروائیوں کے دوران دو بار زخمی ہوئے۔ ایک بار پکتیکا کے ضلع 'ارگون' کے علاقے 'گربگی کنڈو' میں امریکی بم باری سے مولوی صاحب کے چالیس ساتھی شہید، جب کہ مولوی صاحب شدید زخمی ہو گئے۔ یہ بہت بڑا سانحہ تھا، لیکن مولوی صاحب کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ انہوں نے صحت یابی کے بعد بدستور امریکہ کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ ایک بار میران شاہ میں شرپسند عناصر اور چوروں کے خلاف آپریشن کیا، جس میں مولوی صاحب صفِ اول کا کردار ادا کر رہے تھے، جس میں وہ گولی لگنے سے زخمی ہو گئے، لیکن پھر صحت یاب ہو گئے۔

شہادت:

امریکہ مولوی سنگین شہید کے کامیاب آپریشنز اور کارروائیوں سے بہت تنگ تھا۔ اسی وجہ سے اُس نے ۲۰۰۱ء میں مولوی سنگین کو بلیک لسٹ میں شامل کر دیا۔ ۹ ستمبر ۲۰۱۳ء کو پاکستانی فوج کی جاسوسی پر امریکی ڈرون طیارے نے شمالی وزیرستان میں ان کو اپنے ایک ساتھی کے کمرے میں نشانہ بنایا، جس میں پکتیکا کے سنگلاخ پہاڑوں کے شاہین، مجاہدین اور عوام کے محبوب رہ نما اور بہادر غازی مجاہد جام شہادت نوش کر گئے۔

مولوی صاحب اپنے والد کے پہلے یا آخری شہید بیٹے نہیں تھے، بلکہ اس سے پہلے مولوی صاحب کے بھائی عبدالوارث حیدری صوبہ پکتیکا کے ضلع زیڑوک میں امریکیوں کے ساتھ دوبدو لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں، جب کہ ایک اَور بھائی 'محمد فاروق' ملا عبدالسلام ضعیف کے ساتھ ناپاک سلوک کرنے والی پاکستانی فوج کے ہاتھوں جنوبی وزیرستان میں شہید ہوئے[21]۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

قندوز والوں کو یہی سزا ملنی تھی اس سے کم کے وہ حق دار ہی کب تھے ۲۰۰۱ء میں جب طالبان کابل ہرات اور قندھار سے بھی پسپائی اختیار کر گئے تو یہ وہ آخری شہر تھا جہاں بچی کھچی جمعیت اپنی جگہ ڈٹی ہوئی تھی اور ساری دنیا کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں، کئی روز کے محاصرے کے بعد معاہدے کے تحت انہوں نے شمالی اتحاد کے سامنے ہتھیار ڈالے اس وقت ان کی تعداد ۸۰۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ ان قیدیوں کو مزار شریف کے قریب قلعہ جنگی منتقل کر دیا گیا جہاں ناروا سلوک پر قیدیوں نے بغاوت کر دی جسے ختم کرنے میں پورا ہفتہ کھپ گیا۔ سی آئی اے کے آفیسر اور درجنوں شمالی اتحاد کے فوجیوں کے علاوہ مرنے والوں میں ۵۰۰ سے زائد قیدی بھی تھے بقیہ ساڑھے سات ہزار قیدیوں کو لوہے کے کنٹینروں میں ٹھونس کر شبرغان جیل منتقلی کے لیے روانہ کر دیا گیا۔ کئی روز پر محیط اس سفر میں بیشتر قیدی بھوک پیاس اور دم گھٹنے سے شہید ہو گئے، کچھ ادھ موئے کنٹینروں سے نکال کر دشت لیلیٰ میں زندہ دفنا دیے گئے۔ اب اتنی بربریت کے بعد مزاحمت نامی بیج کو ناپید ہونا چاہیے تھا لیکن گردشِ ایام کا کیا کریں کہ ٹھیک ۱۴ سال بعد وہ طالب پورے طمطراق سے ہزاروں کی تعداد میں اسی قندوز میں داخل ہوئے اور چند گھنٹوں میں پورے شہر پر قبضہ کیا ہر عمارت پر اپنے پرچم لہرائے اطمینان سے سڑکوں پر شہریوں سے معانقے کیے اور اگلے روز پھر فرصت سے آنے کا کہہ کر خراماں خراماں چل دیے... جاتے ہوئے پیغام چھوڑ کر گئے کہ غیرت اور بے غیرتی کے اپنے اپنے جینز ہوتے ہیں جو نسلوں کو منتقل ہوتے ہیں طاقت سے بغاوت اور مزاحمت کچلی تو جا سکتی ہے لیکن یہ ایک نسل تک کی ہی پیش بندی ہوتی ہے اور یہ صرف قندوز کا معاملہ نہیں...

شام کے شہر حما میں حافظ الاسد نے اسی بربریت کا مظاہرہ کیا تھا متصل ۲۲ روز کی بم باری و گولہ باری کے ذریعے پورے شہر کو منہدم کر دیا تھا لیکن وہ حما جسے بچوں اور بیواؤں کا شہر کہا جاتا تھا وہی حما بشار کے خلاف بغاوت کا سرخیل بنا۔

خزاں و بہار کے یہ سلسلے جب تک ہیں پتے سوکھ کر گرتے رہیں گے اور نئی کونپلیں پھوٹتی رہیں گی طاقت پر نازاں لوگوں کو خبر ہو کہ وقت جب بدلتا ہے تو طبع نازک پہ بہت گراں گزرتا ہے

[21] یہ مضمون 'امارت اسلامیہ افغانستان کی رسمی اردو ویب سائٹ 'الامارہ اردو' پر شائع ہو چکا ہے

عالمی تحریکِ جہاد کے مختلف محاذ

سعود میمن

صومالیہ:

31جنوری:پنٹ لینڈ بندر گاہوں کا وزیر احمد سعید عابدی بوصاصو شہر ایک حملے میں زخمی ہوا۔

1 فروری: بوصاصو شہر کے مضافاتی علاقے سرجیور گاؤں میں تعینات پنٹ لینڈ کے اہل کاروں کو نشانہ بنایا گیا۔ حملے میں کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

2 فروری: جنوبی صومالیہ مرقاہ کے قریب برونڈی فورسز کی فوجی گاڑی کو مائن بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔

جالکعیو میں پنٹ لینڈ ملیشیا کی انٹیلی جنس ادارے کا اعلی افسر مائن بم حملے میں مارا گیا۔

4فروری: جنوبی صومالیہ مرقاہ شہر کے مضافاتی علاقے علواریجو کے قریب لگائی گئی کمین میں یوگینڈا کے کئی فوجی ہلاک ہوئے۔

اس سے قبل گزشتہ رات ہی مجاہدین نے یوگینڈا کے بیس پر حملہ بھی کیا تھا۔

بقارومارکیٹ میں ایک انٹیلی جنس افسر مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔

6 فروری: جنوب مغربی صومالیہ خانصاہ دہر کے علاقے میں ایک حملے میں کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

حیران صوبے کے اضلاع بلدوین اور مطابن کے درمیان کے علاقے میں مجاہدین نے ایتھوپیا کے ایک فوجی قافلے پر کمین لگائی جس میں انکولے جانے والی گاڑی تباہ ہوئی اور کئی فوجی ہلاک ہوئے۔

حیران کے ضلع جالعکسی میں سرکاری ملیشیا پر کیے گئے حملے میں ایک اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

ولایہ الشبلی بلاد کے مضافات میں واقع قلیمو قصبے پر ایک تعارض کے بعد کنٹرول حاصل کر لیا گیا۔

7 فروری: ساحلی شہر بوصاصو شہر میں سرکاری ملیشیا پنٹ لینڈ کے پولیس سٹیشن پر حملہ کیا گیا۔ جس میں آفیسرز سمیت کئی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

وسطی ولایہ الشبلی کے مہادے ضلع کے مضافات میں واقع برونڈی فوج کے بیس پر حملہ کیا گیا

ھدان ضلع میں ایک فوجی آفیسر فرحان حسین برقدلی کو نشانہ بنایا گیا۔

وسطی ولایہ الشبلی ایمیسوم فوجی اڈے پر حملے میں بڑے پیمانے پر آگ بھڑک اٹھی۔

8 فروری: مقدیشو سے تیس کلو میٹر فاصلے پر افجوی قصبے میں سرکاری ملیشیا کے اکٹھ پر مائن بم حملہ کیا گیا جس میں پانچ سپاہی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

بیداؤ شہر میں بھی مجاہدین کے مائن بم حملے میں کئی صومالی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

10 فروری: افجوی شہر میں سرکاری ملیشیا کی چیک پوسٹوں کو نشانہ بنایا گیا۔

11 فروری: جیدو اور حیران صوبوں میں بردھیر اور بلادوین شہروں میں دو سپاہیوں کو نشانہ بنایا گیا۔

12 فروری: سڑک کنارے نصب بموں اور کمین کے ذریعے امریکی، ایمیسوم اور صومالی فوجیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ انہی صلیبی دستوں نے صبح مبارک اور اودیغلی قصبے میں مجاہدین پر حملہ کیا تھا۔

سڑک کنارے نصب بم کے ذریعے صومالی دارالحکومت کے قریب بلقد قصبے کے نواح میں ایمیسوم کے سپاہیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ حملے میں ایک فوجی گاڑی تباہ ہوئی قریولی قصبے کے نواح میں بھی سخت لڑائی ہوئی۔

13 فروری: ولایہ الشبیلی دارالسلام اور اودیغلی پر امریکی اور صومالی افواج سے سخت لڑائی کے بعد کنٹرول حاصل ہوا۔

14 فروری: یوگینڈا کے n-60 اور قریولی میں فوجی مرکز پر حملے میں کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

مقدیشو ہروائی میں ایمیسوم کے فوجی بیس حیرو مصلحہ پر تعارض کیا گیا۔

15 فروری: جلجالا کی پہاڑیوں میں واقع سجور ملٹری بیس پر مائن بم حملے میں پنٹ لینڈ کے کئی سپاہی ہلاک ہوئے۔

مقدیشو بقارہ مارکیٹ میں ایک سپاہی ہلاک اور اس کا اسلحہ غنیمت ہوا۔ مقدیشو دارالسلام کے نواح میں بھی ایک سپاہی ہلاک ہوا۔

باری کے علاقے جلجالا کی پہاڑیوں میں ایک مائن بم حملے میں پنٹ لینڈ کے دو سپاہی قتل اور کئی زخمی ہوئے۔

16 فروری: مجاہدین کے ایک حملے میں قصرا پرائمری سکول کے تین عیسائی ٹیچر قتل ہوئے۔

جنوبی صومالیہ ولایہ الشبیلی بلیدوغل فوجی ہوائی اڈے کے قریب امریکی اور صومالی فوجیوں کے ایک قافلے کو بارود سے بھرے ٹرک کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔

17 فروری: ولایہ الشبیلی براوی شہر کے نواح میں ایبے کے علاقے میں لگائی گئی ایک کمین میں ایمیسوم اہلکاوں پر حملہ کیا گیا جس میں فوجی گاڑی تباہ ہوئی۔

جنوبی صومالیہ کے ساحلی شہر کسمایو کے نواح میں عبداللہ بریوی کے علاقے میں کے ڈی ایف اور سرکاری ملیشیا کے بیس پر تعارض کیا گیا

19 فروری: شہر کسمایو کے نواح میں صومالی اور امریکی افواج کے جتھے پر کمین لگائی گئی۔

20 فروری: ساحلی شہر کسمایو کے بلوجود قصبے کے نواح میں امریکی, ایمیسوم اور صومالی افواج کا حملہ ناکام بنایا گیا جس میں ایک امریکی اور چار صومالی فوجی ہلاک ہوئے۔

ولایہ الشبیلی میں ویناداوین اور ورمھان قصبوں کے درمیانی علاقے میں مائن حملے میں سرکاری ملیشیا کے کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

21 فروری: جیدو صوبہ بردھیر ایئر پورٹ جو کہ ایتھوپیا کی افواج بطور بیس کے استعمال کر رہی ہیں پر تعارض کیا گیا

22فروری: مقدیشو یاقشد ضلع میں سرکاری اہل کار مجاہدین کا نشانہ بنا۔

23فروری: دار لحکومت مقدیشو میں صدارتی محل اور انٹیلی جینس ہیڈ کوارٹر پر استشہادی حملوں میں اسی سے زائد اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔ پہلے ایک استشہادی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی سے صدارتی محل کے باہر چیک پوسٹ پر دھماکہ کیا اس کے بعد وسیع حملہ شروع کیا گیا۔ پانچ گھنٹوں تک سخت لڑائی جاری رہی۔ صرف صدارتی محل کے 45 گارڈز ہلاک کیے گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں سابق ممبر پارلیمینٹ احمد حسین, وزارت انصاف میں قانون سازی کا سربراہ عبدالرزاق علی محمد, SNA کا سیکنڈ لیفٹیننٹ مہند سلاد، سیکنڈ لیفٹیننٹ سٹیٹ ہاؤس سیکورٹی شریف، کیپٹن جیجے، صدر کا سپیشل سیکورٹی افسر مصلحہ شام تھے۔ اس معرکہ میں حرکتہ الشباب کے 5 مجاہدین شہادت کے رتبے سے سرفراز ہوئے جب کہ باقی مجاہدین بحفاظت اپنے مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

24فروری: مقدیشو ھودان ضلع میں فیڈرل گورنمنٹ پولیس افسر محمد جمعہ کو نشانہ بنایا گیا۔

25فروری: جنوبی صومالیہ الواق کے نواح میں بصر کے علاقے میں کینیا ڈیفنس فورسز kdf پر حملے میں کئی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مقدیشو بھریو اضلع میں فوجی کیمپ پر حملے میں سرکاری ملیشیا کے کئی اہل کار قتل ہوئے۔

26فروری: مقدیشو سے تیس کلو میٹر شمال افجوی ضلع کے نواح میں ورابولی کے علاقے میں ایک بیس پر حملہ کیا گیا کئی گاڑیاں غنیمت ہوئیں۔

جالکعیو میں پنٹ لینڈ ملیشیا کا اعلی افسر بشیر وفا مجاہدین کے ہاتھوں مارا گیا۔

صوبہ اَب ڈسٹرکٹ کمشنر کی رہائشی عمارت پر حملے میں تین سپاہی زخمی ہوئے۔

27فروری: جیدو، فحفھدون قصبے میں کے ڈی ایف فورسز پر لگائی گئی کمین میں 25 اہل کار ہلاک ہوئے۔ حملے میں فوجی گاڑیاں ٹرک اور فوجی ساز و سامان بھی غنیمت ہوا۔

مقدیشو کے نواح میں ویدو کے علاقے میں صومالی فوجی عدالت کا اٹارنی جنرل مجاہدین کا نشانہ بنا۔

1 مارچ: مقدیشو کے شمالی داخلی راستے پر سنکا دھیر کے علاقے میں ایک چیک پوسٹ پر استشہادی حملے میں سرکاری ملیشیا کے 20 سپاہی ہلاک ہوئے۔

2 مارچ: جنوبی صومالیہ افجوی شہر میں صومالی فوج کے بیس پر استشہادی حملہ کیا گیا۔ متحدہ عرب امارات کے تربیت یافتہ 80 اہل کار اور 4 جنوب افریقی تربیتی اہل کار ہلاک ہوئے اور 7 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

مقدیشو اور بلعد شہر کے درمیان برونڈی فوج کے 13 گاڑیوں پر مشتمل قافلے پر حملہ کیا گیا۔

3مارچ: بلعد دارالحکومت سے 30 کلو میٹر شمال مشرق شہر میں برونڈی فوج کے ایک قافلے پر حملے میں ایمیسوم کے 23 اہل کار ہلاک ہوئے۔ 17 فوجی گاڑیاں غنیمت بنائی گئیں۔

4مارچ: جنوبی صومالیہ بیدوا کے نواح میں ایک ٹرک کو مائن بم حملے کا نشانہ بنایا گیا جس میں ایتھوپیا کے 30 سپاہی ہلاک ہوئے۔

5مارچ: جنوبی صومالیہ مرقاہ کے نواح میں فوجی کیمپ پر حملے میں ایک سپاہی قتل ہوا۔ مقدیشو انڈسٹریل روڈ پر فوجی گاڑی کو مائن بم کا نشانہ بنایا گیا جس میں کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

مقدیشو ھریو اضلع میں سرکاری ملیشیا کے اہل کار کو نشانہ بنایا گیا۔

6مارچ: مقدیشو ھودان کے ضلعی ڈویژنل کمشنر کو نشانہ بنایا گیا۔

7مارچ: مقدیشو ولایہ بنعادیر سرکاری ملیشیا کی چیک پوسٹ کو نشانہ بنایا گیا جس میں کئی آفیسر ہلاک ہوئے۔

ھیران صوبے میں بلا برتی مائن بم۔ حملے میں جبوتی کی فورسز کے کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

جنوبی صومالیہ ونلاوین قصبے کے قریب لگائی گئی کمین اور مائن بم حملے میں جنوب مغربی ریاست کا سیکیورٹی وزیر اور ممبر پارلیمنٹ مارا گیا۔ حملے میں اس کے باڈی گارڈ بھی مارے گئے۔

8مارچ: جنوبی صومالیہ مرقاہ کے نواح میں ایلواریجو کے علاقے میں ایمیسوم کے قافلے پر حملہ کیا گیا۔

9مارچ: مقدیشو ھروائی ضلع میں ایمیسوم بیس بھیرو مصلحہ پر حملہ کیا گیا۔ مقدیشو حماروین ضلع میں سرکاری انٹیلی جنس افسر مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہوا۔

10 مارچ: الشبیلی براوی شہر کے نواح میں امباریسو میں قائم ایمیسوم کے بیس پر حملہ کیا گیا۔

مقدیشو، تاریدھسو کے علاقے میں مائن بم حملے میں گاڑی کو نشانہ بنایا گیا جس میں سوار متحدہ عرب امارات کی تیار کردہ ملیشیا کے 6 اہل کار ہلاک ہوئے۔

11مارچ : حرکتہ الشباب المجاہدین نے مقدیشو یاقشد اور قہداء اضلاع میں سرکاری سپاہی اور ایک آفیسر کو ہلاک کرنے کی ذمہ داری قبول کرلی۔

12مارچ : بردالی اور بیداؤ اضلاع کے درمیانی علاقے میں ایک مائن بم حملے میں غاصب ایتھوپیا فوج کے کئی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مقدیشو قہداء ضلع میں NISA کی انٹیلی جنس ملیشیا کا آفیسر حملے میں ہلاک ہوا۔

جیدو کے صوبائی دارلحکومت جربھارے میں صومالی اور ایتھوپیا فوج کے ایک بیس پر تعارضی حملہ کیا گیا۔

13مارچ : جنوبی صومالیہ باکول کے صوبائی دارالحکومت حدر ضلع میں ایک حملے میں سرکاری ملیشیا کے چار اہل کار ہلاک ہوئے اور اسلحہ غنیمت ہوا۔

ولایہ الشبیلی صومالی ملیشیا اور ایمیسوم بیس پر تعارض کیا گیا۔

14مارچ: جیدو صوبہ ایلواق قصبے کے نواح میں ایک مائن بم حملے میں کینیا کے چار سپاہی ہلاک ہوئے۔

صوبہ باری، جلجالا کی پہاڑیوں میں مجاہدین کی بچھائی گئی ایک مائن کو ناکارہ بناتے ہوئے پنٹ لینڈ انتظامیہ کا ایک افسر کرنل حدیگ عبد اللہ جنیئر اور ایک اہل کار ہلاک ہوا۔ چار ماہ قبل بالکل اسی قسم کے ایک واقعہ میں کرنل عثمان عمر کبیری ہلاک ہوا تھا۔

جنوبی صومالیہ حرکتہ الشباب المجاہدین نے امریکی اور کینیائی فوج کے مشترکہ آپریشن کے دوران جوابی حملے میں صومالی ملیشیا کے بارہ اہل کار ہلاک کیے۔ اس جوابی کاروائی نے دشمن کو کسمایو شہر میں اپنے بیس کی طرف لوٹنے پر مجبور کیا۔

ولایہ الشبیلی جلوین کے علاقے میں سرکاری ملیشیا کی بارکوں پر حملے میں تین اہل کار ہلاک اور اسلحہ غنیمت ہوا۔

ولایہ الشبیلی مرقاہ شہر کے نواح میں ایلواریجو کے علاقے کے نزدیک ایمیسوم کے قافلے پر کمین لگائی گئی جس میں یوگینڈا کے کئی صلیبی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

15مارچ: صوبہ باری بوصاصو شہر میں پنٹ لینڈ ملیشیا کا ایگزیکٹو سینئر آفیسر کو نشانہ بنا کر ہلاک کیا گیا۔

مشرقی صومالیہ بوصاصو شہر میں پنٹ لینڈ ملیشیا کے اڈے پر ہینڈ گرنیڈ حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں پانچ اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

16مارچ: وسطی صومالیہ حیران صوبہ میں محاس شہر کے جنوب میں بیس کلو میٹر کے فاصلے پر ایک فوجی بیس پر حملے میں 42 سرکاری اہل کار ہلاک ہوئے۔

17مارچ: جیدو صوبہ لق شہر میں ہرقد کے قریب ایتھوپیا کے فوجی قافلے پر مائن بم حملے میں کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

19مارچ: مقدیشو ھرکینلی ضلع میں سرکاری ملیشیا کے اعلیٰ افسر کو نشانہ بنایا گیا۔

جیدو صوبہ ایلعادی شہر میں دو سرکاری اہل کار حرکتہ الشباب المجاہدین کے سامنے تسلیم ہوئے۔

صوبہ جیدو بردھوبو شہر کے وسیع و عریض علاقے پر ایک تعارض کے بعد کنٹرول حاصل کر لیا گیا۔

20مارچ: جنوبی صومالیہ صوبہ جیدو بردیریی شہر میں سرکاری ملیشیا پر حملے میں کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

21مارچ: مقدیشو تربونکا جنکشن پر متحدہ عرب امارات کی تیار کردہ ملیشیا اور صومالی انٹیلی جنس ملیشیا پر تعارض کیا گیا۔

22مارچ: مقدیشو کے وسط میں وہائل ہوٹل کے قریب کار بم حملے میں دس سرکاری اور انٹیلی جنس فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

24مارچ: وسطی صومالیہ حیران کے صوبائی دارلحکومت بلادوین کے نواح میں ایتھوپیا اور صومالی افواج کے اڈے پر کمین لگائی گئی۔

مقدیشو ھودان اور یاقشد اضلاع میں فوجی بیس پر حملے میں چار سپاہی ہلاک ہوئے۔

25مارچ: مقدیشو پارلیمینٹ بلڈنگ کے قریب انتہائی ہائی سیکورٹی کے علاقے میں وزارت داخلہ ہیڈ کوارٹر کے سامنے چیک پوسٹ پر بارود سے بھری کار کے ذریعے حملہ کیا گیا جس میں 13 سرکاری اہل کار جہنم واصل ہوئے۔

26مارچ: مقدیشو دینیلی ضلع اودوین کے مضافات میں مائن بم حملے میں ایک سیکیورٹی افسر اور 4 ملیشیا کے اہل کار ہلاک ہوئے۔

27مارچ: وسطی صومالیہ بلادوین کے قریب ایس این اے اور حرکتہ الشباب المجاہدین کے مابین جھڑپ میں 27 فوجی ہلاک اور فوجی گاڑی تباہ ہوئی۔ کئی دھماکوں کی بھی اطلاعات موصول ہوئیں۔

28مارچ: مقدیشو صومالی پارلیمینٹ کا ایک ملازم اپنی کار میں نصب بم کے پھٹنے سے ہلاک ہوا۔

29مارچ: مقدیشو ھریوائی ضلع میں ایک حملے میں سرکاری افسر ہلاک اور اس کا محافظ زخمی ہوا۔

مقدیشو صنعتی روڈ کے علاقے میں ایک حملے میں سرکاری ملیشیا کے کئی اہل کار ہلاک اور گاڑی تباہ ہوئی۔

31مارچ: مقدیشو کے نواح لافول ضلع میں فوجی بارکوں پر دھاوا بولا گیا جس میں سرکاری ملیشیا کے کئی اہل کار ہلاک ہوئے۔

مقدیشو ھمروین کے نواح میں فگیر نامی سرکاری افسر کو نشانہ بنا کر قتل کیا گیا۔

کینیا

3مارچ: منہ بھیرا کے علاقے میں ایک حملے میں کینیا کے چھ سپاہی ہلاک ہوئے۔

ایتھوپیا

28 جنوری: شمالی امہارار کے علاقے ولدایہ سے سترہ کلو میٹر کے فاصلے پر مرصا قصبے میں ضلعی عدالت کا سربراہ بمعہ گیارہ افراد کے قتل ہوا۔ مقامی عدالت، پولیس سٹیشن اور مقامی انتظامیہ کا آفس جلا دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

محسن

رضوان اللہ

میں نے ایک خواب دیکھا۔۔۔ یہ خواب قندوز میں فرعونِ وقت امریکہ کی جانب سے حالیہ بم باری میں شہید ہونے والے بچوں کی قبر دیکھنے کے بعد آیا تھا۔

سفید لباس میں ملبوس ایک بچہ میرے پاس آتا ہے۔۔۔ وہ میرا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔ میں اپنی عادت کے برعکس ہاتھ جھٹکے سے چھڑوالیتا ہوں اور اسے پہچاننے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔ میں اسے نہیں جانتا۔۔۔ میں نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

وہ خاموش کھڑا مجھے دیکھتا رہتا ہے۔۔۔ میں منہ دوسری جانب پھیر لیتا ہوں۔ وہ ہمت کرکے دوبارہ میری جانب بڑھا۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑا۔۔۔ اب کی بار اس نے میرا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

"جاؤ جاؤ۔۔۔ میں بھی تمہاری سفارش نہیں کروں گا" وہ زور سے چلایا۔

"کون ہو تم؟ کس بات کی سفارش؟" میں نے حیران ہوتے ہوئے سوال پوچھا۔

کہنے لگا: "میں حبیب اللہ ہوں۔۔۔ تم نے رات میری قبر کی تصویر دیکھی تھی۔۔۔ میں جنت سے آیا ہوں۔۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھو"۔

میں نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ وہاں بہت سے روشن چہروں والے سفید لباس میں ملبوس بچے کھڑے تھے۔۔۔

"یہ سب کون ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"یہ سب میرے دوست ہیں۔۔۔ ہم جنت سے آئے ہیں۔ ہم شہید ہیں"۔ حبیب اللہ نے جواب دیا۔

میں فوری گھٹنوں کے بل بیٹھا: "ارے معذرت میں تمہیں جانتا نہیں تھا"۔

"ہاں ہاں تو جاؤ جاؤ۔۔۔ ہم بھی تمہیں نہیں جانتے" حبیب اللہ غصہ میں تھا۔

میں ان کا رتبہ جانتا ہوں۔۔۔ مجھے ان کا مقام معلوم ہے۔۔۔ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔۔۔ میں نے التجا کی

"اللہ کے بندے ایسا نہ کہو۔۔۔ تم حبیب اللہ ہو۔۔۔ میں تمہیں جانتا ہوں۔۔۔ یہ سب شہدا ہیں۔۔۔ تم قندوز کے شہداء ہو۔۔۔ تم اسلام کے چہیتے ہو۔۔۔ تم معصوم سے چیتے ہو۔۔۔

کہو تم مجھے جانتے ہو۔۔۔ کہو تم میری سفارش کرو گے۔۔۔ کہو تم مجھے شارٹ کٹ سے جنت لے جاؤ گے۔

مجھ پر احسان کرو۔۔۔ میرا نام رضوان اللہ ہے۔۔۔ دیکھو میں لاہور کا رہنے والا ہوں۔۔۔ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔ مجھے پہچاننے سے انکار مت کرو۔۔۔ تم سب مجھے جانتے ہو"۔

وہ مجھے گھور رہا تھا۔۔۔ چلایا "نہیں نہیں!!! ہم نہیں جانتے۔۔۔ تم میں سے کسی کو نہیں جانتے۔۔۔ کسی پاکستانی کو نہیں جانتے۔۔۔ ہم یہاں اپنے محسنوں سے ملنے آئے تھے۔۔۔ تم پر نظر پڑی تو رک گئے۔۔۔ اب ہم جارہے ہیں"۔

مجھ سے ہلا نہیں جارہا تھا۔۔۔ ہونٹ خشک ہوچکے تھے "یارو! ایسا نہ کرو۔۔۔ مجھے محروم نہ کرو۔۔۔ بتاؤ تمہارے محسن کون ہیں۔۔۔ میں ان سے ملتا ہوں۔۔۔ میں ان سے سفارش کرواتا ہوں۔۔۔ بس مجھے پہچان لو۔۔۔ میرا ہاتھ تھام لو"۔

کہنے لگا: "ہمارے محسن وہ ہیں جو حملے سے پہلے بھی امت کے لیے دعا کرتے تھے اور ہماری شہادت کے بعد بھی ہمارے لیے روئے تھے"۔

"ارے اللہ کے بندوں۔۔۔ دعا تو میں بھی کرتا ہوں۔۔۔ رویا تو میں بھی تھا۔۔۔ تمہاری قبریں دیکھ کر رویا۔۔۔ تمہارا لہو دیکھ کر رویا۔۔۔ تمہارے چہرے دیکھ کر رویا۔۔۔ تمہارے گھر والوں کا درد، دکھ اور غم محسوس کرکے رویا۔۔۔ تم مجھے کیوں محروم کرتے ہو۔۔۔ ایسا نہ کرو۔۔۔

دیکھو میں نے کسی جگہ حدیث پڑھی تھی۔

قیامت کا منظر ہوگا۔۔۔

سب لوگ، سب امتیں، تمام انبیاء پریشان ہوں گے۔۔۔ افراتفری کا عالم ہوگا۔

لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔۔۔ انبیاء بھی نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے۔

ایسے میں چند لوگ آئیں گے۔۔۔

وہ اکڑ اکڑ کر چلتے ہوں گے

ان کے کاندھوں پر تلواریں لٹک رہی ہوں گی۔۔۔

ان کے جسم اور تلواروں سے لہو بہہ رہا ہوگا۔

وہ اکڑ کر کہتے ہوں گے: ہمارا راستہ چھوڑو۔

لوگ پیچھے کو ہٹتے ہوں گے۔۔۔

انہیں راستہ دیتے ہوں گے۔

یہ لوگ ایسے ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے بنا کسی حساب کتاب کے... یہ امت کے شہداء ہوں گے... یہ لوگوں کی سفارش کریں گے... جن کی یہ سفارش کریں گے وہ لازم جنت میں داخل ہو گا۔

دیکھو تم تو جنت پا چکے... مجھے پہچان لو... مجھے شناخت کر لو... میرا چہرہ یاد رکھو... میرا نام یاد رکھو... میری سفارش کر دینا"۔

حبیب اللہ مسکرانے لگا... اس کے سب ہی دوست میرے قریب آئے... وہ سب یک آواز ہو کر کہنے لگے: "محسن دو آنسوؤں کو آنسو نہیں سمجھتے، وہ دو دعاؤں کو دعا نہیں سمجھتے... وہ روتے ہیں تو خوب روتے ہیں... دعا کرتے ہیں تو خوب کرتے ہیں۔

تم تو ایسے ہر گز نہیں ہو... تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے... محسن آنسو اور دعا پر اکتفا نہیں کرتا... محسن تو عمل کی شمع جلاتے ہیں... خود جاگتے ہیں اوروں کو جگاتے ہیں"۔

میں نے ایک بار پھر التجا کی، گڑگڑایا: "میں محسن نہیں بن سکتا... تم ہی میرے محسن بن جاؤ... تم پاکیزہ فطرت ہو... تمہارے سینوں میں قرآن چمکتا ہے...

مجھ پر احسان کرو... مجھے پہچان لینا... میں رونے کی بھی کوشش کروں گا، دعائیں بھی کیا کروں گا، اوروں کو جگاؤں گا اور خود بھی جاگتا رہوں گا"۔

حبیب اللہ نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا... کہہ رہا تھا:

"ہاں پھر ہم کوشش کریں گے تم سب کو یاد رکھنے کی... سفارش کی بات کرنے کی"۔

یہ کہتے ہی ان کے چہرے بدلنے لگے... وہ سبز پرندوں کی صورت اختیار کر گئے... سب نے پر پھڑ پھڑائے... ہواؤں میں بلند ہوئے... کہنے لگے محسنوں کے پاس جائیں گے... ان کے حالات دیکھیں گے... ان کے لیے دعائیں کریں گے... اور دشمنوں کے خلاف بد دعا کریں گے... منافقوں پر لعنت کریں گے... ہمارے حق میں نہ بولنے والوں کو ستائیں گے اور مخالفت کرنے والوں کو ڈرائیں گے۔

بقیہ: افغانستان میں امریکی جنگی جرائم

لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ان مقامات پر کئی کئی گھنٹے آزاد میڈیا کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ جس کی وجہ سے اصل حقائق غیر جانبدار نہیں کہلائے جا سکتے۔ افغانستان میں میڈیا کو شدید مشکلات کا سامنا بھی ہے اور انہیں آزاد ذرائع سے اپنی رپورٹس دینے میں سنگین دشواریوں کا سامنا رہتا ہے۔ دوسری جانب امریکی فنڈنگ سے چلنے والے بعض میڈیا ہاؤسز واقعات کی غلط تشریح کر کے اصل حقائق کو چھپانے کی بھی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے اقوام عالم تک امریکی جنگی جرائم کا پردہ مکمل منکشف نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود انسانی حقوق کی عالمی تنظیم سمیت کئی عالمی اداروں نے کابل و امریکی فورسز کی جانب سے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں اور جنگی جرائم کا پردہ چاک کیا ہے اور اپنی رپورٹس مرتب کر کے عالمی ادارہ برائے انسانی حقوق اقوام متحدہ کو ارسال کیں ہیں لیکن انہیں افغانستان میں شفاف تحقیقات کے لیے محفوظ ماحول سمیت باقاعدہ اجازت دینے میں تامل کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

امریکی افواج کی جانب سے قندوز میں غیر جانبدار غیر ملکی اسپتال بین الاقوامی تنظیم میڈیسنز سانز فرنٹیئرز (ایم ایس ایف) پر بہیمانہ بم باری کیے جانے جیسے واقعات کا سامنے آنا ثابت کرتا ہے کہ افغان سیکورٹی فورسز اور امریکی فوجیوں کی جانب سے عام شہری تو کیا اسپتال بھی محفوظ نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں کابل حکومت کی جانب سے عام شہریوں کو بغیر کسی ثبوت کے غیر مصدقہ اطلاعات پر رشوت کی وصولی کے لیے گرفتار کرنے اور ان گنت افغان شہریوں کو بغیر مقدمہ چلائے جیلوں میں رکھے جانے کے ان گنت واقعات ہیں۔ جن کی سنوائی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ توقع تو نہیں کی جا سکتی کہ عالمی اداروں کو جنگی جرائم کی تحقیقات کے حوالے سے اجازت مل جائے۔ اگر مل بھی جاتی ہے تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ امریکہ کے صدور کو جنگی جرائم کا ذمے دار قرار دیا جائے گا بلکہ خدشہ ہے کہ وہی ہو گا جو امریکہ چاہے گا۔

☆☆☆☆☆

"جہاد اس وقت تک فرض عین کی حیثیت سے برقرار رہے گا جب تک ہم اس آخری بقعہ ءزمین کو بھی آزاد نہ کرا لیں جو کبھی ایک دن بھی اسلام کے زیر سایہ رہا ہو. پس جہاد ہم سب پر فرض عین ہے جب تک ہم فلسطین، بخارا، تاشقین، اندلس، سائبیریا، آدھا فرانس (اور دیگر مقبوضات) واپس نہ چھین لیں۔ اسی طرح ہر وہ بقعہ ٔزمین جس پر کسی بھی زمانے میں، چاہے ایک دن اسلام کی حکمرانی رہی ہو۔

جب تک ہم اسے دوبارہ نہ چھڑا لیں جہاد ہر مسلمان پر تعین کے ساتھ فرض رہے گا اور جہاں تک جہاد بالمال کا تعلق ہے، تو جب تک جہاد کو مال کی ضرورت ہے، یہ بدرجہ اولیٰ فرض عین رہے گا"۔

شیخ عبد اللہ عزام شہید رحمہ اللہ

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ فروری ۲۰۱۸ء میں ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ یہ تمام اعدادوشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں۔ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.urdu-alemarah.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

یکم فروری:

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں تیمور بند کے علاقے میں نام نہاد کمانڈوز نے امریکی طیاروں ہمراہ آپریشن کا آغاز کیا، اور ظلم ووحشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے 30 زیادہ شہری شہید، متعدد سویلین گاڑیاں تباہ، جب کہ سویلین کے گھروں سے قیمتی سامان بھی چوری کرلیے۔ اس دوران میں مجاہدین نے نادشمن پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 3 گاڑیاں تباہ، 14 سپیشل فورسز اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع قادس میں خیر خانہ کے علاقے میں دشمن نے ایک یونٹ اور پانچ چوکیاں چھوڑ کر فرار کی راہ اپنالی۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں نغلک کے علاقے میں بم دھماکے ہوئے، جس سے 2 ٹینک تباہ، 4 فوجی ہلاک، جب کہ 4 مزید زخمی ہوئے۔

2 فروری:

☆صوبہ کنڑ کے ضلع وٹہ پور میں لاچی نامی دفاعی چوکی پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں 12 سیکورٹی اہل کار مارے گئے۔

3 فروری:

☆صوبہ غزنی کے ضلع دہ یک میں سلیمانزئی کے علاقے پر سپیشل فورس اہل کاروں نے چھاپہ مارنے کی کوشش کی، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں 8 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں پارچاؤ کے علاقے میں چوکی پر حملہ ہوا، جس سے 9 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ روزگان کے ضلع چورہ میں قلعہ راغ کے علاقے میں واقع اہم مرکز پر حملہ ہوا، جس سے مرکز فتح، 3 اہل کار ہلاک، 2 زخمی، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے 2 امریکن ہیوی مشن گن اور ایک راکٹ لانچر سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

4 فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں تریخ ناور کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 11 سنگور جنگ جو ہلاک، جب کہ 2 زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور 3 کلاشنکوف سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں ماتکہ، سید آباد اور پاچاؤ کے علاقوں میں فوجی یونٹ اور آپریشن کرنے والے پولیس اہل کاروں وفوجیوں پر حملہ ہوا، جس سے ٹینک تباہ، اور اس میں سوار 9 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع زیڑوک میں سرہ میدان کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں پولیس کمانڈر اول خان 3 اہل کاروں سمیت ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع دہ یک میں سلیمانزئی کے علاقے میں مجاہدین نے آپریشن کے لیے آنے والے کٹھ پتلی فوجوں پر شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 6 اہل کار ہلاک جب کہ 8 زخمی ہوئے۔

5 فروری:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع شیرین تگاب میں فیض آباد کے علاقے میں واقع جنرل مالک کے اہم مرکز (آفس حزب آزادی) پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے مرکز فتح، اور دشمن نے نقصانات اٹھاتے ہی فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گن، 2 راکٹ لانچر، 4 کلاشنکوف، ایک مسلسل، ایک بم آفگن اور 2 وائیرلیس سیٹ سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں ٹانگان گوڈر کے علاقے میں واقع سنگور جنگ جوؤں کی چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے 2 چوکیاں فتح، 12 شرپسند ہلاک، جب کہ ایک گاڑی، 2 سائیکل تباہ ہوئے۔ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گن، 2 راکٹ لانچر اور سات کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

ضلع نادعلی سے اطلاع ملی ہے کہ اتوار کے روز عصر کے وقت پارچاؤ اور شین گاؤں کے علاقوں میں دشمن پر حملے ودھماکے ہوئے، جس سے 3 ٹینک تباہ، کمانڈر) سالار) سمیت 19 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ کے آھینو اور سپین کاریز کے علاقوں میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں کو ہلکے و بھاری ہتھیاروں اور بم دھماکوں کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ سفاک جنگ جو کمانڈر سخی سمیت 8 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندہار کے صدر مقام قندہار شہر میں رنگریزان کے مقام پر مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں 3 فوجی اور 3 سپیشل فورسز اہل کار ہلاک ہوئے۔

6فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں ترابی ہوٹل کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 2 گاڑیاں تباہ، کمانڈر (شمس اللہ) سمیت 14 سنگور جنگ جو ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور 3 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ تخار کے خواجہ بہاؤالدین اور ینگی قلعہ اضلاع کے القناق اور دروازہ پتہ کے علاقوں میں پولیس اہل کاروں اور کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑگئی، جو دیر تک جاری رہی، جس کے نتیجے میں 8 پولیس اہل کار ہلاک جب کہ 10 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندوز ضلع دشت آرچی کے مربوطہ علاقے میں مجاہدین نے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بناکر مار گرایا۔ اس میں سوار اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع خوگیانی میں سرہ قلعہ، سیدان، ولی قلعہ اور گل سرخ کے علاقوں میں مجاہدین نے فوجی قافلے پر اسی نوعیت کا حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ 8 زخمی اور دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع شیرین تگاب میں فیض آباد کے علاقے میں فوجیوں سے جھڑپیں ہوئیں، جس سے 2 ٹینک تباہ اور اہم افسر (عبد المعروف) ہلاک، جب کہ ایک فوجی زخمی ہوا۔

☆صوبہ پروان کے ضلع سیاہ گرد کے خیشکو درہ کے علاقے اجتگاہ کے مقام پر امریکی و کٹھ پتلی فوجوں نے حملہ کیا اور اس دوران پانچ گھنٹے تک مسلسل شدید بم باری کی، لیکن اللہ تعالی کی نصرت سے دشمن کو مجاہدین کی مزاحمت کا سامنا ہوا اور دشمن نے جانی و مالی نقصانات اٹھاتے ہی فرار کی راہ اپنالی۔

☆صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں واقع پرانے ایئرپورٹ پر جہاں جارح امریکی وکٹھ پتلی فوجیں تعینات ہیں، میزائل داغے، گئے جو اہداف پر گر کر صلیبی وکٹھ پتلی دشمن کے لیے جانی ومالی نقصانات کے سبب بنے۔

7فروری:

☆صوبہ کنڑ کے نرنگ اور مانوگی اضلاع میں امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے داعش اور حزب کے درجنوں اہل کاروں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ ضلع نرنگ کے مربوطہ علاقوں میں داعش اور حزب کو منسوب 105 جنگ جوؤں کے چار کمانڈروں زاخیل، عبدالجلال عرف سلمان، حبیب اللہ اور نظامی نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے جنگ جو گروہوں سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے، جنہوں نے مختلف النوع ہلکے و بھاری ہتھیار بھی مجاہدین کے حوالے کردیے۔ ضلع مانوگئی کے کلایگل اور گرنگل کے علاقوں میں داعش گروہ سے وابستہ 25 جنگ جو کمانڈر محمد عارف کی قیادت میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین سے آملے، جنہوں نے اپنا اسلحہ اور دیگر فوجی سازوسامان بھی مجاہدین کے سپرد کردیا۔ واضح رہے کہ سرنڈر ہونے والے اہل کاروں نے امارت اسلامیہ کے زعیم عالی قدر امیر المؤمنین شیخ الحدیث مولوی ہبۃ اللہ اخندزادہ حفظہ اللہ سے بیعت کا اعلان بھی کیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ میں تریخ ناور کے علاقے میں واقع چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے 3 چوکیاں فتح، 9 سنگور جنگ جو ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن اور 3 کلاشنکوف سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں ماتکہ کے علاقے میں واقع پولیس چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 2 ٹینک تباہ، 7 پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے ایک مارٹر توپ اور ایک کلاشنکوف غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے چوکی فتح، ٹینک تباہ اور کمانڈر (اسماعیل) سمیت 7 اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور 2 کلاشنکوف غنیمت کرلیا۔

صوبہ اورزگان کے ضلع چورہ میں سرئی اور تورہ چینہ کے علاقوں میں لیزر گن سے 4 کمانڈر (کمانڈر میرزادہ، کمانڈر بسم اللہ، کمانڈر کریم اور کمانڈر تورلالا) سمیت 10 پولیس وفوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع چرخ میں خواجہ اسماعیل کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر شدید حملہ کیا، اس دوران میں ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوا اور اس میں سوار 5 اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں واقع جارح امریکی فوجوں کے سب سے بڑے اڈے بگرام ایئربیس پر مجاہدین نے میزائل داغے۔ میزائل اہداف پر گریں، جس کے نتیجے میں صلیبی دشمن کو جانی ومالی نقصانات کا سامنا ہوا۔

8فروری:

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر کے چھاؤنی کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر حملہ کیا، جس میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار ہلاک جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ تخار کے ضلع ینگی قلعہ میں المیجر کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی دشمن کے خلاف وسیع کارروائی کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت سے مذکورہ علاقہ مکمل طور پر فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں 12 ہلاک ہوگئے۔ اس کے علاوہ 2 ٹینک

بھی تباہ ہوئے اور مجاہدین نے ایک فوجی رینجر گاڑی اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کرلی۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع جلگہ کے مرکز پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں نائب پولیس چیف کمانڈر نیاز علی مارا گیا۔

9فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک کے نہر سراج کے یخچال کے مقام پر واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح،4 اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے 3 ہیوی مشن گن اور ایک کارمولی سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع سرخ رود میں درونٹہ لالا کے علاقے میں بم دھماکہ سے جنگ جوؤں کی رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار 4اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ نیمروز کے ضلع دلارام میں ضلعی مرکز کے قریب سپلائی کاروان پر حملہ ہوا، جس سے 5 ٹینکر تباہ، 2 فوجی ہلاک، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع قلندر میں زنڈی کے علاقے میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3اہل کار ہلاک جب کہ 3زخمی ہوئے۔

10فروری:

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ میں سپین کاریز کے علاقے میں بم دھماکوں سے 2فوجی ٹینک تباہ ہوئے اور شام کے وقت لیلی زئی کے علاقے میں سپیشل فورس اہل کاروں کا ٹینک اسی نوعیت دھماکہ سے تباہ ہوا۔ ان واقعات میں 5 کمانڈوز ہلاک جب کہ 7 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغہ میں دہ نو کے علاقے لشکری خیل کے مقام پر مجاہدین نے سپیشل فورسز کے اعلیٰ افسر اجمل کو مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوی میں سرخدوز کے علاقے میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 3 چوکیاں فتح، 2 گاڑیاں اور 2 موٹر سائیکل تباہ، سنگور جنگ جو ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے 3 کلاشنکوف، 2 ہیوی مشن گن اور ایک مارٹر توپ سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ تخار کے ضلع درقد میں بصیر خیل اور قرہ تپہ کے علاقوں میں کٹھ پتلی دشمن کے ہیلی کاپٹر زبم باری کر رہا تھا اور اس دوران مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر کو اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنایا، جو جرئی قشلاق کے علاقے میں گر کر تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام اہل کار عملہ سمیت ہلاک ہوئے۔ بھارت نے چندماہ قبل کٹھ پتلی انتظامیہ کو افغان نسل کشی کی خاطر چند ہیلی کاپٹر دیے، جو وقتاً فوقتاً سویلین کو آبادی نشانہ بنارہے ہیں۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں ترابی ہوٹل کے علاقے میں واقع سنگور جنگ جوؤں کے مرکز میں تعینات 3 رابط مجاہدین نے مرکز میں موجود شر پسندوں پر فائرنگ کا سلسلہ کھولا، جس سے 16 سنگور موقع پر ہلاک ہوئے۔ رابط مجاہدین 2 ہیوی مشن گنوں، 2 راکٹ لانچروں، ایک اینٹی ائیر گرافٹ گن متعدد کلاشنکوفوں، ایک گاڑی اور ایک موٹر سائیکل سمیت مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

11فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں نہر سراج کے علاقے کے یخچال کے مقام پر ہونے والے بم دھماکوں سے 2 ٹینک ایک گاڑی تباہ اور ان میں سوار اہل کاروں کو ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر ائیر بیس پر مجاہدین نے امریکی و اطالوی فوجوں کی رہائش گاہ پر میزائل داغے، جو اہداف پر گرے، جس سے 8 اطالوی فوجی ہلاک، جب کہ 16 مزید زخمی ہوئے۔

12فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں سیدان کے علاقے میں واقع دفاعی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 6 اہل کار ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک کارمولی بندوق اور ایک وائیرلیس سیٹ سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ تخار کے ضلع درقد میں بصیر خیل کے علاقے میں کمانڈوز نے مجاہدین کے مراکز پر زمینی اور فضائی حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں 12 کمانڈوز ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہونے کے علاوہ ایک رینجر گاڑی اور دو ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے صدر مقام قندہار شہر میں واقع ائیر بیس میں امریکی رہائش گاہ پر میزائل داغے، جو اہداف پر گر کر دشمن کے لیے نقصانات کا سبب بنے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع گلران میں فرغہ کے علاقے میں فوجی قافلے پر حملہ ہوا، جس سے 2 ٹینک تباہ، 2 فوجی ہلاک، جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں منڈیان، سید تاجدار آغا اور بغرا کے علاقوں میں پولیس اہل کاروں پر حملہ ودھماکہ ہوا، جس سے 2 گاڑیاں تباہ، 5اہل کار ہلاک، جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

13فروری:

☆صوبہ فراہ کے ضلع پشترود میں بلندی کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے ٹینک تباہ، 2 اہل کار ہلاک، جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع شیبکوہ میں فوجی قافلے پر حملہ ہوا، جس سے 2 فوجی ہلاک، جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع نیش میں ضلعی مرکز کے قریب واقع چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 2 چوکیاں فتح، 17 فوجی ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع چھلگزئی میں گند آب کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 3 جنگ جو ہلاک، جب کہ ایک زخمی، ایک گرفتار ہوا۔ مجاہدین نے مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں ٹانگان گودر کے علاقے میں واقع چوکیوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ ہوا، جس سے ایک چوکی فتح، 7 جنگ جو ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے 4 کلاشنکوف اور ایک وائیرلیس سیٹ سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا

14 فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں نہر سراج کے علاقے کے بلوچان کے مقام پر پولیس، جنگ جو اور فوجیوں امریکی طیاروں ہمراہ آپریشن کا آغاز کیا، جن پر مجاہدین نے حملے ودھماکے کیے، جس سے 2 ٹینک تباہ اور 13 فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے حلقہ نمبر دو کے علاقے کے پیر سبز قلعہ کے مقام پر چوکی پر حملہ ہوا، جس سے 6 پولیس موقع پر ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں واقع دفاعی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 9 فوجی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر، ایک بم آفگن، سات کلاشنکوف اور 2 بندوق سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں عزیز آباد کے علاقے میں سپلائی کانوائی پر حملہ ہوا، جس سے 4 آئل ٹینکر، ایک ٹینک تباہ، 2 فوجی ہلاک، جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

15 فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں سیدان کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے 5 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں لیزر گن حملہ سے 3 پولیس ہلاک ہوئے۔

۱۶ فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناد علی میں فوجیوں، پولیس وجنگ جوؤں پر حملے ودھماکے ہوئے، جس سے رینجر گاڑی تباہ اور 9 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

17 فروری:

☆صوبہ نیمروز کے ضلع خاشرود میں عالیلیئی کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 2 گاڑیاں تباہ، 3 پولیس ہلاک، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے 2 کلاشنکوف، ایک راکٹ لانچر اور ایک ہیوی مشن گن سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر کے تبسخر کے علاقے میں واقع چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے 2 چوکیاں فتح، 7 فوجی ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک کلاشنکوف سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں نعلک کے علاقے میں واقع فوجی مرکز پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے یونٹ فتح، 10 فوجی ہلاک ہوئے، ایک گرفتار، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ٹینک، 2 ہیوی مشن گن، 12 کلاشنکوف، ایک راکٹ لانچر، 3 بم آفگن، ایک بندوق اور ایک دوربین سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناد علی میں فوجیوں، پولیس اہل کاروں اور جنگ جوؤں نے امریکی طیاروں کے ہمراہ نوروز کے علاقے میں آپریشن کا آغاز کیا، جن پر پہلے سے نصب شدہ بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا، جس سے کمانڈر (بور جان) سمیت 3 اہل کار ہلاک، جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں کمانڈوز نے چھاپہ مارا، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں 7 کمانڈوز ہلاک ہونے کے علاوہ مجاہدین نے تین اعلی گنیں، ایک دوربین اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کرلی۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناد علی میں نورزو اور شاول کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجیوں، پولیس اہل کاروں اور جنگ جوؤں نے امریکی طیاروں ہمراہ آپریشن کا آغاز کیا، جن پر امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہدین نے جوابی حملہ کیا، جس سے کمانڈر جاوید سمیت 28 اہل کار ہلاک اور زخمی اور 3 ٹینک تباہ ہوئے۔

☆صوبہ میدان کے صدر مقام میدان شہر میں واقع جیل سے امارت اسلامیہ کے 7 قیدی مجاہدین 'اللہ کی نصرت سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناد علی میں شہید چارراہی کے علاقے میں واقع پولیس چوکی پر لیزر گن حملہ ہوا، جس سے 7 اہل کار ہلاک ہوئے۔

18 فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں نہر سراج کے علاقے کے یخچال کے مقام پر واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 4 فوجی ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور 2 کارمولی بندوق سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں ٹانگان گودر کے علاقے میں لیزر گن سے مجاہدین نے 3 جنگ جوؤں کو مار ڈالے۔

☆صوبہ پروان کے صدر مقام چاریکار شہر میں خلازئی کے علاقے میں معروف جاسوس اور انٹیلی جنس سروس اہل کار ببرک ولد عبدالہادی کو مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا۔

19فروری:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع زرمت میں گردیز شہر کے مقام پر ڈسٹرکٹ پولیس چیف کی گاڑی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کمانڈر محافظ سمیت شدید زخمی ہوا۔
☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے حلقہ نمبر دو کے علاقے میں ششک اول کے مقام پر واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے چوکی فتح، رینجر گاڑی وموٹر سائیکل تباہ، 8 پولیس ہلاک ہوئے، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔

20فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں ٹانگان گودر کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 8 کمانڈوز ہلاک، جب کہ مجاہدین نے 2 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی کے کوچیان اور مالدار کے علاقوں میں واقع پولیس چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے ایک چوکی فتح، 20 پولیس ہلاک، جب کہ ایک گاڑی تباہ ہوئی۔ مجاہدین نے 4 کلاشنکوف، ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور ایک کارمولی بندوق غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب میں کیچو اور شنوٹاٹ کے علاقوں میں فوجی کاروان پر حملہ ہوا، جس سے ایک ٹینک، 2 رینجر گاڑیاں تباہ اور 3 اہل کار ہلاک، جب کہ 6 مزید زخمی ہوئے۔
☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں شمالگاہ کے علاقے میں واقع چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے 3 چوکیاں فتح، 26 فوجی وپولیس ہلاک، متعدد زخمی، جب کہ 10 گرفتار ہوئے۔ مجاہدین نے مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں کوچیان اور مالدار کے علاقوں میں دشمن کے مراکز پر حملہ ہوا، جس سے ایک چوکی فتح، 20 پولیس ہلاک، ایک گاڑی تباہ، جب کہ مجاہدین نے مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں ٹانگان گودر کے علاقے میں کمانڈوز کی چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے ایک اور چوکی فتح، 8 کمانڈوز ہلاک، جب کہ مجاہدین نے مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ ہرات کے ضلع گلران میں یکہ چاہ کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 3 اہل کار ہلاک، جب کہ 2 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں واقع ایئر بیس پر قابض افواج کے رہائش گاہ پر مجاہدین نے میزائل داغے، جو اہداف پر گرے، جس سے 2 ہیلی کاپٹر تباہ اور 3 صلیبی فوجی ہلاک، جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

21فروری:

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں چار قلعہ کے علاقے میں مجاہدین نے صوبائی سیکورٹی اسفر اور سابق کمیونسٹ کمانڈر گلاجان کو 4 محافظوں سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا اور اسلحہ اور دیگر فوجی سازوسامان مجاہدین نے غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ فراہ کے ضلع بالابلوک میں گرانہ اور گنج آباد کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجیوں نے امریکیوں کے ہمراہ مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا، جن پر مجاہدین نے جوابی حملہ کیا، جس سے سیکڑوں کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہونے کے علاوہ 5 امریکی ہلاک، جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

22فروری:

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع گومل میں بندر کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجوں پر پہلے دھماکہ ہوا اور بعد مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 6 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں حاجی قدوس ہاؤس کے علاقے میں دو رابط مجاہدین نے چوکی میں تعینات اہل کاروں پر حملہ کیا، جس سے کمانڈر (معلم) سمیت 8 پولیس موقع پر ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں نام نہاد کمانڈوز نے امریکیوں ہمراہ ضلع بالابلوک کے گنج آباد اور گرانہ کے علاقوں میں آپریشن کا آغاز کیا، جس کے جواب میں مجاہدین نے جوابی کارروائی کی، جس سے 5 امریکی اور 16 کمانڈوز ہلاک، 6 امریکیوں اور 32 کٹھ پتلی زخمی، جب کہ متعدد فوجی گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ دشمن نے فرار کی راہ اپنالی۔
☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں واقع ایئر بیس میں واقع امریکی فوجیوں کی رہائش گاہ پر مجاہدین نے میزائل داغے، جو اہداف پر گر کر دشمن کے نقصانات کا سبب بنے
☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ کے مرکز کے قریب واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے 10 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔
☆صوبہ زابل کے ضلع سیوری میں شارہ گاؤں کے علاقے میں واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے ٹینک تباہ اور 7 اہل کار ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ غزنی کے ضلع دہ یک میں رباط کے علاقے میں واقع جنگ جوؤں کی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت سے چوکی فتح اور وہاں تعینات کمانڈر سمیت 9 جنگ جو ہلاک جب کہ ایک زخمی حالت میں

گرفتار ہوا، اس کے علاوہ مجاہدین نے 9 عدد کلاشنکوفیں، 2 ہیوی مشین گنیں، ایک راکٹ لانچر اور مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا

23فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں اوپاشک ماندہ کے علاقے میں فوجیوں پر لیزر گن حملہ ہوا، جس سے 3 اہل کار ہلاک ہوئے۔

24فروری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں نہر سراج کے علاقے کے دوبند مقام پر واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 9 فوجی ہلاک، ایک زخمی ہوا۔ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر، 6 کارمولی اور 2 مارٹر توپوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں کوچیان اور مالدار کے علاقوں میں دشمن پر حملہ ہوا، جس سے 9 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالابلوک میں کنسک کے علاقے میں واقع اہم مرکز پر حملہ ہوا، جس سے مرکز فتح، ٹینک تباہ 20 فوجی ہلاک، 2 گرفتار، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ٹینک، ایک رینجر گاڑی، 11 ہیوی مشن گن، 12 جلسئی بندوق، ایک مارٹر توپ، ایک رائفل گن، 5 راکٹ لانچر، 4 کلاشنکوف اور 4 بم آگنوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مانکئی کے علاقے واقع فوجی یونٹ پر جس میں 150 فوجی رہائش پزیر تھے، فدائی مجاہد (**حافظ فضل المتکبر نور الهادي تقبله الله**) نے بارودی مواد سے بھری گاڑی کے ذریعے شہیدی حملہ انجام دیا، جس سے مرکز منہدم اور اہم کمانڈروں سمیت سیکڑوں فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں حلقہ نمبر دو کے علاقے کے کارتگان کے مقام پر واقع انٹیلی جنس مرکز پر فدائی مجاہد (**خان گل نصیب الله هلمندي تقبله الله**) نے بارود بھری گاڑی کے ذریعے شہیدی حملہ کیا، جس سے اہم جواسیس سمیت سیکڑوں پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں قلعہ شامیر کے علاقے کے عطاکاریز کے مقام پر واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، ٹینک تباہ اور 9 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر اور سنگین، مارجہ ونادعلی اضلاع میں لیزر گن حملوں سے 13 اہل کار ہلاک ہوئے۔

25فروری:

کابل شہر کے خیر خانہ کوتل کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی انتظامیہ کے چیف ایگزیٹو ڈاکٹر عبداللہ کے مشیر رفیع اللہ گل افغان کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں واقع ائیر بیس میں رہائش پذیر امریکی واطالوی فوجیوں پر مجاہدین نے مسلسل میزائل داغے، جس سے دشمن نے جانی ومالی نقصانات اٹھاتے ہی فرار کی راہ اپنالی۔ گزشتہ 16 روز میں 13 غاصبین ہلاک، جب کہ 22 زخمی ہوئے۔

26فروری:

☆صوبہ قندھار کے ضلع نیش میں شنبہ ماندہ کے علاقے میں فوجی کاروان پر یکے بعد دیگرے بم دھماکے ہوئے، جس سے 4 ٹینک، 3 گاڑیاں تباہ اور متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرمیسر میں امیر آغا اور کرم دوراہی کے علاقوں میں پولیس اہل کاروں، فوجیوں اور جنگ جوؤں نے امریکی طیاروں ہمراہ آپریشن کا آغاز کیا، جن پر مجاہدین جوابی حملہ کیا، جس سے ایک گاڑی تباہ، کمانڈر سمیت 9 اہل کار ہلاک، جب کہ 4 مزید زخمی ہوئے۔

27فروری:

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغہ میں وغجان بازار کے درمیان میں مجاہدین نے شکار قلعہ نامی کمپائن کی فوجوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں فوجی ہلاک اور مجاہدین نے ایک ہائی لکس گاڑی، تین کلاشنکوفیں اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کرلیے۔

☆صوبہ جوزجان کے ضلع آقچہ میں تبہ کے علاقے میں انٹیلی جنس سروس اہل کارون پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کمانڈر عمر سمیت 4 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں لیوان کنڈاو کے علاقے میں جارح امریکی فوجوں کے ٹینک پر ہوا، جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

28فروری:

☆صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے گورنر اورزگان کے ترجمان سمیت 17 پولیس اہل کار گرفتار کرلیے۔

☆صوبہ تخار کے ضلع درقد میں کمانڈوز، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین کے مراکز پر کئی اطراف سے حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی،، جس کے نتیجے میں میں 13 کمانڈوز ہلاک جب کہ 15 زخمی ہوئے اور دیگر نے فرار کی راہ اپنائی۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبد الرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲ فروری: بلوچستان کے علاقے ضلع مستونگ میں شیخ واصل ایف سی چھاؤنی پر فدائی حملہ میں دسیوں فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

۲ فروری: ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹانک اڈہ کے قریب سابق تحصیل ممبر تیمور بلوچ کو قتل کر دیا گیا۔

۳ فروری: سوات کی تحصیل کبل میں پاکستانی فوجی کیمپ پر فدائی حملے میں سیکورٹی ذرائع کے مطابق کیپٹن سمیت ۱۱ فوجی اہل کار ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوگئے۔

۴ فروری: باجوڑ کے علاقے ہاشم چارمنگ میں پچو کنڈو سر پر موجود فوجی پوسٹ میں موجود فوجی اہل کار کو اسنائپر حملہ سے نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔

۴ فروری: باجوڑ ایجنسی کے علاقے غاخی کنڈو ٹامبکو میں باڑ لگانے والے فوجی دستے پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں متعدد فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

۶ فروری: مہمند ایجنسی میں سنائپر حملے میں ایک فوجی اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۷ فروری: شمالی وزیرستان کے علاقے حدی اور نورک میں راکٹ حملے میں نائب صوبے دار اور نائک سمیت ۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔

۷ فروری: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل چارمنگ کے علاقے بلال خیل میں امن کمیٹی سربراہ فاروق کو مائن دھماکہ کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا گیا۔

۹ فروری: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے نختر کلی میں ۲ فوجی اہل کار مائن بم حملے کا نشانہ بن کر ہلاک ہوگئے۔

۹ فروری: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقت مٹاک سر میں تین مائن بم دھاکوں کے نتیجے میں ۳ فوجی اہل کار ہلاک اور ۵ زخمی ہوگئے۔

۱۱ فروری: خیبر ایجنسی میں باڑ لگانے والے فوجی دستوں پر مجاہدین کے حملے میں ۵ فوجی اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۱۴ فروری: کوئٹہ کے علاقے لانگو آباد میں مجاہدین کے حملے میں ایف سی بلوچستان کے ۴ اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۵ فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے اتم کلی میں واقع زڑئی سر پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں متعدد فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

۱۶ فروری: اورکزئی ایجنسی میں بارودی سرنگ دھماکہ سے حکومتی حمایت یافتہ قبائلی رہ نما ملک شاہ کو قتل کر دیا گیا۔

۱۶ فروری: باجوڑ ایجنسی کے تحصیل لوے ماموند کے علاقے ایراب میں امن کمیٹی سربراہ ملک عبد الرحمن کی گاڑی کو مائن دھماکہ کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں گاڑی تباہ اور امن کمیٹی سربراہ ہلاک ہوگیا۔

۱۷ فروری: ڈیرہ غازی خان میں مجاہدین سے مقابلے میں ۲ رینجر اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۷ فروری: ڈیرہ غازی خان میں چھابری کے علاقے میں فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار زخمی ہوگیا۔

۱۸ فروری: باجوڑ ایجنسی کے علاقے برہ آگرہ میں خاصہ دار فورس کے ۲ اہل کار مائن دھماکہ کے نتیجے میں شدید زخمی ہوگئے۔

۱۸ فروری: صوابی کے علاقے پنج پیر میں شاہ منصور انسویسٹی گیشن آفس میں تعینات فضل رزاق نامی پولیس اہل کار کو ہدفی کارروائی کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔

۲۱ فروری: خیبر ایجنسی میں باڑ لگانے والے فوجیوں پر مجاہدین کے حملے میں متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۲ فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے قندہاری میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک لیوی اہل کار ہلاک اور کئی ایک زخمی ہوگئے۔

۲۲ فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے قندہاری میں مائن بم دھماکہ کے نتیجے میں ایک لیوی اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۲۲ فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے خاخ بازار میں واقع چوکی پر مجاہدین کے چھاپہ مار حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کار زخمی ہوگئے۔

۲۳ فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں خاخ باراز میں ایک چیک پوائنٹ پر راکٹ حملے کے نتیجے میں متعدد اہل کار زخمی ہوگئے۔

۲۳ فروری: پشاور کے علاقے دیر کالونی میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر پی ڈی ایم اے کی گاڑی پر بم حملے میں ڈرائیور سمیت متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۳فروری: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئے ماموند کے علاقے ٹامبکو سرچیک پوسٹ پر مجاہدین کے تعارضی حملے میں ۲ فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

۲۴فروری: کوہاٹ کے علاقے توغ بالا میں آئی ایس آئی کے اہل کار کامران کو مجاہدین نے فائرنگ کرکے قتل کر دیا۔

۲۵فروری: شمالی وزیرستان میں راکٹ حملے میں ۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۲۸فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے قندہاری میں نصب مائن کو ناکارہ بناتے ہوئے بم ڈسپوزل سکواڈ کا ایک اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

۲۸فروری: کوئٹہ میں سمنگلی ایئر بیس پر استشہادی حملہ ہوا۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا جب سمنگلی ایئر بیس پر نئے جنگی طیارے لائے گئے اور اسی سلسلے میں تقریب بھی منعقد کی گئی، اس تقریب میں ایئر چیف کو مہمانِ خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا۔ اسی دوران میں استشہادی مجاہد نے فدائی حملہ سرانجام دیا، جس کے نتیجے میں دسیوں ایف سی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۸فروری: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں خیبر لیویز فورس کے اہل کار حوالدار دلاور خان کو فائرنگ کرکے قتل کر دیا گیا۔

یکم مارچ: خیبر ایجنسی میں بم دھماکہ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع کے مطابق کیپٹن سمیت ۲ ایف سی جوان شدید زخمی ہوئے۔

۳مارچ: خیبر ایجنسی میں جمرود بازار میں فائرنگ کے نتیجے میں خیبر لیویز فورس کا حوالدار دلاور خان ہلاک ہوگیا۔

۶مارچ: ضلع قلات کی سب تحصیل جوہان میں ایف سی کی گاڑی کے قریب بم دھماکے سے ایک اہل کار ہلاک اور ۶ اہل کار زخمی ہوگئے۔

۷مارچ: کوئٹہ: کوئٹہ کے علاقے سریاب میں ہزار گنجی کی فروٹ منڈی کے قریب فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

۱۰مارچ: حب کے علاقے پیرکس میں ایف سی قافلے کے قریب دھماکہ سے ۲ اہل کار زخمی ہوگئے۔

۱۶مارچ: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادئ تیراہ میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک سی اہل کار حنیف خان ہلاک ہوگیا۔

۱۹مارچ: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقہ قندہاری میں مجاہدین نے لیویز فورس کی ایک گاڑی پر حملہ کیا جس میں ایک اہل کار ہلاک جبکہ متعدد اہل کار زخمی ہوئے

۱۹مارچ: کرم ایجنسی کے پاتالی چیک پوسٹ پر بھی مجاہدین کے ایک حملے میں متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۲مارچ: باجوڑ ایجنسی کے سرحدی علاقے گبری کنڈو میں پاکستانی فوج کے مورچوں کو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا جس میں فوج کا ایک مانیٹرنگ کیمرہ تباہ ہوگیا اور ایک آرمی اہل کار ہلاک ہوا۔

۲۴مارچ: باجوڑ ایجنسی کے سرحدی علاقے سلارزئی میں پاکستانی فوج کے اہل کار گشت پر تھے، جن پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں متعدد فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۲۴مارچ: ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن کے علاقہ سکندر جنوبی میں سیکورٹی اہل کاروں پر حملہ ہوا جس میں ۲ اہل کار ہلاک اور ۲ ایف سی اہل کاروں سمیت متعدد افراد زخمی ہوئے۔

۲۵مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان میں شدت پسندوں نے پاک فوج کی چوکیوں پر حملہ کر دیا۔ جھڑپ اس قدر شدید تھی کہ پاک فوج کے جوانوں کو مورچے چھوڑنے پڑیں جس کے بعد مجاہدین پوسٹوں میں داخل ہوگئے اور وہاں موجود اسلحہ بھی ساتھ لے گئے جب کہ مجاہدین نے پوسٹوں کو بموں سے اڑا دیا

۲۸مارچ: ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے مظفر آباد میں ایک پولیس اہل کار طارق کو فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا گیا۔

۳۱مارچ: باجوڑ ایجنسی کے سرحدی علاقہ سدین سر پر مجاہدین اور فوج کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔ جس کے نتیجے میں دسیوں فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

مقتل سے اپنی یاری ہے !! اب دار پرانا لگتا ہے
صدیوں سے کٹنا عادت ہے ! ہر وار پرانا لگتا ہے
تم لاکھ اٹھاؤ دیواریں !! ہم لوگ ہیں خوشبو پھیلیں گے
یہ طوق و سلاسل زیور ہیں !! منجدھار پرانا لگتا ہے
ڈیزی کو بھی ہم نے چُوما تھا، بارش میں کلسٹر کی کھیلے !!
ہر بار بدلتے ہو داؤ !! ہر بار پُرانا لگتا ہے
اس کھیل میں اپنی عمر کٹی !! حیرت کو بھی حیرت ہے ہم پر !!
ہر دُشمن دیکھا بھالا ہے ہر یار پُرانا لگتا ہے

عابی مکھنویؔ

خواہشِ قرب

خواہشِ قرب میں سر اپنا کٹائیں ہم بھی
قُلزُمِ خون میں پھر ڈوب کے جائیں ہم بھی

بے نیازی ہے اگر شیوۂ دلبر اے دل!
سر ہتھیلی پہ لیے اُن کو منائیں ہم بھی

آتشِ ہجر سے دل تو نے کیا خاکستر
برقِ دیدار سے نظروں کو جلائیں ہم بھی

چھوڑ کر اُلفتِ اموال و متاعِ دنیا
جنتِ خلد میں گھر اپنا بسائیں ہم بھی

شدّتِ ظلم میں غزواتِ نبی ﷺ یاد آئے
لشکرِ کفر میں اک حشر اُٹھائیں ہم بھی

قبضۂ کفر میں بہنیں ہوں تو پھر کیا سوچیں
جان و تن وار کے بہنوں کو چھڑائیں ہم بھی

آہ یہ وقت! کہ حرمین پہ دشمن قابض
خوابِ غفلت سے مسلماں کو جگائیں ہم بھی

کب سے ہے برکتِ اسلام کی دنیا پیاسی
غلبۂ دین سے یہ پیاس بجھائیں ہم بھی

تیری امّت کی ترے بعد ہوئی کیا حالت؟
پیشِ حضرت ﷺ یہ خبر جا کے سنائیں ہم بھی

حافظ آبن الامام

شام میں موجود ہمارے معزز مومن ومجاہد بھائیو! ہم آپ سے ہیں اور آپ ہم سے ہیں!

”ہماری طرف سے سرزمینِ شام کے مجاہدین کے لیے یہ نصیحت ہے کہ وہ شام میں ایک شرعی اسلامی امارت کے قیام کے لیے متحد ہو جائیں...جو انصاف کی فراہمی یقینی بنائے، مظلوموں کو ان کا حق دلوائے، فلسطین کی آزادی، جہاد کی دوبارہ احیا اور خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے عملی اقدامات کرے۔ان شاء اللہ، یہ جماعتی یا تنظیمی تعلقات کبھی بھی امت کی ان امیدوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ہم اس امت کا حصہ ہیں نا کہ اس پر مسلط حکمران۔ہم نے کسی مجہول خلیفہ پر بیعت کرکے امت کی حق تلفی نہیں کی ہے۔کیا اگر جبھۃالنصرۃ اگر القاعدۃ سے الگ ہوگئی تو یہ عالمی مجرمین اس سے راضی ہو جائیں گے؟ یا پھر وہ قاتلین کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کا مطالبہ کریں گے؟

کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ اسے پھر شرمناک شرائط پر جھکنے اور ذلت کو گلے لگا کر ہار مان لینے کے لیے مجبور کریں تاکہ پھر وہ جمہوریت کا منحوس ڈرامہ رچا سکیں؟اس کے بعد وہ پھر ان سب کو جیلوں میں ڈال دیں گے جس طرح انہوں نے الجیریا اور مصر میں اسلام پسندوں کے ساتھ کیا؟اللہ عزوجل نے سچ فرمایا کہ ”یہود و نصاریٰ کبھی بھی تجھ سے راضی نہ ہوں گے الاّیہ کہ تم بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلو،ان سے کہوں کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔اگر تم علم مل جانے کے باوجود بھی ان کے خواہشات کے مطابق چلے تو تم پھر کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤگے جو تمھیں اللہ کے غضب سے بچائے“۔

ہم یعنی القاعدہ نے کسی سے زبردستی بیعت نہیں لی مگر جنہوں نے بھی ہمیں بیعت دی ہے اپنی خوشی اور رضامندی سے دی ہے۔ہم نے اس کے لیے کسی پر زیادتی نہیں کی ہے اور نہ ہی ہم اس بات پر ان کی گردنیں ماری ہیں جس طرح خوارج جدید کر رہے ہیں۔

پس شام میں موجود ہمارے معزز مومن ومجاہد بھائیو!ہم آپ سے ہیں اور آپ ہم سے ہیں، باوجود اس کے کہ آپ کے اور ہمارے درمیان کئی ممالک حائل ہیں لیکن ہمارے ایمان اور دین کا رشتہ ہمیں ایک دوسرے سے مضبوطی سے باندھتا ہے۔ہم اور آپ مختلف محاذوں پر ایک ہی صلیبی دشمن اور ان کے مرتد معاونین سے برسرِپیکار ہیں۔آپ کی فتح ہماری فتح ہے، آپ کی عزت ہماری عزت ہے اور آپ کی مدد کرنا ہماری مدد کرنا ہے۔

اے اللہ کے بندو! نصیریوں، روافض اور ان کے مشرق ومغرب میں موجود صلیبی اتحادیوں کے شدید حملوں میں ثابت قدم رہیے۔صبر کیجیے اور تنگ دل مت ہوئیے۔صلیبی جنگجو مشینوں کو دیکھ کر خوف زدہ نہ ہو جائیں کہ یہ اس سے پہلے افغانستان و عراق میں ٹکڑے ٹکڑے کیے جا چکے ہیں۔اللہ کے دین پر ثابت قدمی سے جمنے والے امیر ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے ان الفاظ کو یاد رکھیں کہ

”اللہ نے ہم سے فتح کا وعدہ کیا ہے اور بش نے شکست کا، اور اب دیکھیں کہ کس کا وعدہ سچا ہے“۔

ان کے یہ الفاظ یاد رکھیں جب انہوں نے کہا کہ

”اسامہ کا مسئلہ کسی ایک شخص کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ امت کی عزت کا معاملہ ہے۔اور جب نے انہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ اگر آج میں اسامہ کو امریکہ کے حوالے کردوں تو کل تم مجھے بھی ان کے حوالے کر دوگے“۔

پس اللہ ہی پر توکل کیجیے جس کی کوئی ہمسر نہیں۔وہی ذات پاک ہے جس نے مشرق ومغرب کے صلیبیوں کے جنگی مشینوں کو افغانستان و عراق کے اندر پرخچوں میں تبدیل کیا اور انہیں شام میں بھی رسوا کرے گا ان شاء اللہ۔

مرتد حکومتوں کی مذاکرات کی سرگوشیوں اور ان کے عمل دخل سے محتاط رہیں جو آپ کو ہرگز آزادی، عزت نہ دے سکے گی کہ جس کے پاس یہ چیزیں موجود ہی نہ ہوں وہ دوسروں کو کیا دے سکیں گے۔پس اس بات کا ثبوت اپنے عمل سے دیجیے جب آپ نے کہا تھا کہ ’شہادت یا عزت کی زندگی‘۔“

امیر جماعۃ قاعدۃ الجہاد، شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ